يبني اسرآئيل اذكروا نعمتي التي انعمت عليكم

الحمد للہ کہ بتائيد رب جليل

(رسالہ)
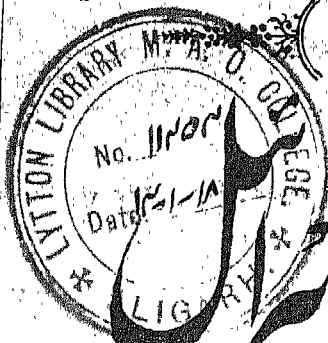
ارمغان اسرائيل

زبدہ خاندان قديم افتا و قضا دار النور فتحپور سيکری و خلاصۂ خاندان مخدوم زادگان

اکبرآباد مولوی شيخ محمد منظور الدين طاب اللہ مرجعہ الی يوم الدين

حسب فرمايش خال معظم جناب حاجی مولوی محمد سعيد صاحب مالک مطبع مجيدی و تاجر کتب

کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

باہتمام عاجز نياز مند بارگاہ احد غنی احمد غفر لہ

مطبع رزاقی کانپور مين طبع ہوا

التماس بفضلہ تعالیٰ عاجز کے کتب خانہ مین ہر علم و فن کی کتب کا بہت بڑا ذخیرہ مطبوعۂ کانپور۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ میرٹھ
بمبئی۔ لاہور۔ مصر وغیرہ کا موجود ہے جسکی فہرست شائقین کی طلب پر بھیجی جاسکتی ہے۔ زیادہ تر اہتمام شائقین
کے لیے کتب مطابع صحیحہ کے بھیجنے کا کیا گیا ہے۔ البتہ وہ کتاب جو اسوقت تک کسی مطبع مین صحیح عمدہ طبع ہی نہین ہوئی
بدرجۂ مجبوری غلط اور خراب روانہ ہوتی ہے اس فہرست مین صرف وہ چند کتب درج کی جاتی ہین جنکو عاجز نے طبع کرایا ہے

الملتمس محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ و مالک مطبع عبیدی کا پور

خیر المجالس ترجمۂ اُردو نزہتہ المجالس یہ کتاب فن وعظ گوئی مین بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے اور وعظ و نصیحت کی دو
کتابون سے بے پروا کر دینے والی ہے نہایت مبسوط اور جامع کتاب ہے ہر مضمون ایسا بسیط اور مفصل [illegible] ایک
مدت تک نہایت عمدہ اور مسلسل طریقے سے بیان کر سکتا ہے جس مضمون کو شروع کیا ہے پہلے نصوص قرآنیہ سے
استدلال کیا ہے اُسکے بعد احادیث پھر صحابہ کرام کے آثار اور بزرگان دین اور فقہا و مجتہدین کے اقوال درج
کیے ہین۔ اُسکے بعد ناموران اسلام کے واقعات عبرت انگیز اور سلف صالحین کی حکایات تعجب خیز متقدمین کے
حالات متاخرین کے حادثات نہایت خوبی سے بیان کیے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین۔ اور ایسی عجیب و غریب
حکایتین اور نادر روایتین بیان کی ہین جسکے دیکھنے سے مرتکبین معصیت کو عبرت و نصیحت اور نیک کارون کو ایمان کی
تقویت ہوتی ہے ہر جملے مین بیشمار لطائف و حقائق بے انتہا نکات و دقائق بیان کیے ہین۔ مزید بران طبی مسائل بیان
امراض کی تحقیق اُنکے متعلق مجرب و آزمودہ نسخجات معتبر اور صحیح اعمال۔ دنیا کی ہر چیز کی حقیقت ماہیت اور خواص
[illegible] کے منافع و فوائد۔ اسماے حسنیٰ کی خاصیتین نہایت مفصل اور واضح بیان کی ہین۔ آخر مین رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتداے پیدایش سے لیکر سن وفات تک کے صحیح صحیح واقعات خلفاے اربعہ کے
مناقب و فضائل اور امہات المومنین اور صحابہ کے واقعات و کرامات نہایت شرح و بسط سے مذکور ہین خلاصہ
یہ کہ ابتک ایسی جامع اور مفید کتاب نظر سے نہین گذری اور جسکی اس کتاب پر نظر ہو وہ تمام علوم سے واقف
ہو سکتا ہے اور ایسے مضامین بیان کر سکتا ہے جو ایک بڑا اور جید عالم بھی بمشکل بیان کر سکتا ہے۔ لیکن کتاب
عربی زبان مین ہونے کی وجہ سے عوام کو نفع نہ ہوتا تھا اسلیے احقر نے ایک نہایت ادیب اور فاضل اور جید
[illegible] اسکا ترجمہ نہایت سلیس اور فصیح زبان اُردو مین کرایا ہے جسکی پوری خوبی دیکھنے پر منحصر ہے کتاب
[illegible] مین (۸۲۴) صفحون پر ختم ہوئی ہے۔ اور قیمت باوجود ان سب خوبیون کے صرف تین روپیہ بارہ آنہ ہے

قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ ایک ترجمہ اُردو اور دوسرا فارسی حاشیہ پر تفسیر جلالین و تفسیر عباسی [illegible]
[illegible] کاغذ [illegible] چھ روپیہ
ایضاً مجلد طلائی عمدہ آٹھ روپیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہست نخستین سخن ہر اثیم
کین شود م باعث فوز مرام	آرم ازان بعد تحیت بکام

الحمد للہ الذی اغرق الفرعون والھامان والصلوٰۃ علی سید المرسلین
رسولہ الکریم الذی اخبر بفساد آخر الزمان والسلام علی آلہ وسائر اصحابہ
الذی قلعوا بنیان اہل البدع والبہتان

اما بعد خیرخواہ اہل اسلام الراجی الی رحمۃ رب العالمین محمد منظور الدین ابن
مولوی شیخ محمد ظفر الدین ابن مولوی شیخ محمد اصلح الدین اکبرآبادی المدعو
بمظہر الحق اصلح اللہ تعالیٰ حالہم واحسن مآلہم وامور دینہم ومالہم مدعا گذار ہے کہ
علم تواریخ عجب برگزیدہ علم ہے سبحان اللہ خود کتب آسمانی خصوصاً ہماری قرآن مجید
و فرقان حمید میں تواریخی واقعات (قصص) موجود ہیں پس تواریخی واقعات کا ماننا
بے شائبہ امور دین میں داخل ہے تمام انبیاء کے حالات اور بعثت کے کوائف تواریخ ہی سے

معلوم ہوئے ہین جنپر ایمان لانا فرض ہے۔ دنیا مین بھی ہمیشہ تاریخ دان مُدام زیب مجالس سلطانی اور باعث حظ زندگانی ہوتا ہوا اور تواریخ کے پڑھنے سے مسرّت و خرّمی اور اطمینان قلب اور انقلاب روزگار دیکھکر عبرت و تنبیہ حاصل ہوتی ہو اس لیے ارادہ کرتا تھا کہ مین بطور یادگار کچھ لکھون مگراپنی عدیم الفرصتی سے معذور تھا ایک شب القاء غیبی سے دل مین یہ خیال آیا کہ بمقابلہ دیگر اذکار و تواریخ کے ذکر بزرگان دین خصوصاً حضرات انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کا ذکر افضل اور موجب نزول رحمت خداوند تعالی ہے اور جہان تک تواریخ پر نظر گئی اُس مین زیادہ تر واقعات عجیب غریب خاندان اسرائیل مین پائے گئے حتیٰ کہ خداوند تعالی جلّ شانہ نے بھی قرآن مجید و فرقان حمید مین انکا ذکر کہین بطور قصّہ اور کہین بطور مثال ارشاد فرمایا ہے ؎

عند ذکر الصالحین الحق نزولِ رحمت ست	جابجا ذکر جوان مردان دین بسیار کن

اس لیے ابتدا سے انتہا تک اس خاندان کے واقعات تاریخ ایک نئی طرز پر لکھے اور قصّہ پر تاریخ کو مقدّم رکھا۔ گو یہ کتاب تحریر عبارت اور الفاظ کی حیثیت سے اس درجہ کی نہین ہو کہ عالمون اور دانشمندون کے نزدیک کوئی وقعت اور قدر پیدا کرے مگر بسبب شمول حالات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کے اگر اولی الابصار اُسکو اپنی آنکھون مین جگہ دین تو لائق ہے۔

علماء دین اور واقفان راہِ یقین سے امید ہو کہ جو غلطی ہوگئی ہو اُسکی اصلاح فرمادین یا عین عنایت سے چھپادین ہدفِ ملامت نہ بنادین ؎

غلام ہمت آن صاحبان پاکرم	کہ یک صواب بہ بینند و صد خطا پوشند

اور جو صاحب اس کتاب کو ملاحظہ فرمادین وہ دعاء مغفرت سے یاد کرین کہ تبارک و تعالے بطفیل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری اور تمام مومنین و مومنات و مسلمین و

مسلمات کی مغفرت فرما دے۔ آمین مصرع استجب ہذا الدعا یا ربنا ۵

بیا بی ہر چہ خواہی از خدا ایم	خدایا کن پذیرا این دعا ایم

مقدمہ در بیان فضیلت و آغاز مع وجہ تسمیہ خاندان اسرائیل

سورۃ الجاثیہ کے دوسرے رکوع مین اللہ جلت حکمتہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمنے دی ہی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری اور کہانے کو دین ہمنے ستھری چیزین اور بزرگی دی اُنکو تمام جہان پر۔

واضح ہو کہ دنیا مین بنی اسرائیل کا خاندان ہمیشہ سب سے اعلی اور فائق چلا آیا ہی اسرائیل نام حضرت یعقوبؑ کا ہی عبرانی مین اسرا کے معنی بندہ اور ایل کے معنی اللہ کے پس معنی اسرائیل کے عبداللہ ہوئے عبدبن حمید ابو مجلز سے روایت ہی کہ دراصل نام حضرت یعقوبؑ کا جو آپ کے والد ماجد نے رکھا یعقوب تھا اسواسطے کہ حضرت یعقوبؑ اور حضرت عیصؑ توام پیدا ہوئے تھے اور عیصؑ پہلے پیدا ہوئے اور یعقوبؑ بعد مین۔ یعقوب کے معنی عبرانی مین پس آیندہ کے ہین اور یہ نام آپکا جوانی تک جاری رہا ایک روز حضرت اسحاقؑ مصروف بعبادت تھے اور حضرت یعقوبؑ دروازہ عبادت خانہ پر بیٹھے تھے تاکہ وقت خاص مین غیر شخص نہ چلا آوے اور مناجات الٰہی مین تشویش پیدا ہو اتفاق سے ایک فرشتہ مقربان درگاہ الٰہی سے بصورت آدمی واسطے زیارت حضرت اسحاقؑ کے آیا اور چاہا کہ حضرت اسحاقؑ کے پاس جاوے حضرت یعقوبؑ اُسکو مانع آئے اور فرشتہ نے دست درازی کی مگر آپ نے اُسکو اندر نہ جانے دیا حتی کہ حضرت اسحاقؑ عبادت سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے اور حال ملاحظہ فرمایا کہ حضرت یعقوبؑ فرشتۂ مقرب سے جھگڑا کر رہے ہین حضرت اسحاقؑ نے اُس فرشتہ سے عذر کیا اور کہا کہ یہ تمکو نہین پہچانتا تھا فرشتے نے حضرت یعقوبؑ کو

تحسین فرمائی اور کہا کہ ادائے حق خدمت ایسا ہی چاہیے اور فرشتہ نے نام دریافت کیا حضرت اسحاقؑ نے کہا کہ اسکا نام یعقوبؑ ہے فرشتہ نے کہا کہ میری جانب سے اسکا نام اسرائیل رکھیں کیونکہ اسرا کے معنی مرد برگزیدہ اور ایل معنے خدا ہے اور یہ صاحبزادہ آپ کا مرد خدا ہے کہ ہرگز کسی کا خیال و خوف نہیں کرتا۔ اُسوقت سے آپ کا نام اسرائیل مشہور ہوا اور یہ نام مشابہ نام مشاہیر فرشتگان مقرب مثل حضرت جبرئیلؑ و میکائیلؑ کے ہے جب حضرت اسحاقؑ کا زمانہ وفات قریب پہونچا تو آپ نے دونون صاحبزادون کو مسجد مین سجادہ نشین کیا اور مال و اسباب اپنا نصف نصف دونون کو تقسیم کر دیا حضرت اسحاقؑ حضرت عیصؑ کو زیادہ عزیز رکھتے تھے اور اہلیہ حضرت اسحاقؑ کی دختر حضرت لوطؑ کی تھین حضرت یعقوبؑ کو زیادہ عزیز رکھتی تھین ایک روز حضرت اسحاقؑ نے حضرت عیصؑ سے کہا کہ خاص وقت پر تم آنا مین تمھارے لیے دعا کرونگا یہ بات اُنکی اہلیہ بھی سُن رہی تھین اُنھون نے حضرت یعقوبؑ کو حضرت عیصؑ کا لباس پہنایا اور فرمایا کہ اپنے والد ماجد کی خدمت مین جاؤ اور حضرت عیصؑ کی سی آواز بناکر کہو کہ دُعا کے واسطے حاضر ہوا ہون۔ حضرت اسحاقؑ کو اخیر عمر مین ضعف بصارت تھا جب حضرت یعقوبؑ اِس شکل و لباس سے حاضر ہوئے تو حضرت اسحاقؑ نے آپ کے واسطے دعا فرمائی جسکا یہ مضمون تھا کہ حق تعالی نبوّت کو تیری اولاد مین جاری رکھے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عیصؑ بھی آئے اور دعا چاہی حضرت اسحاقؑ نے فرمایا کہ خاص وقت پر تم آئے تھے اُسوقت تمھارے لیے دعا کر چکا ہون حضرت عیصؑ نے کہا کہ مجھے خبر بھی نہین بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ وہ برکت دعا حضرت یعقوبؑ کے حصے کی تھی تب حضرت اسحاقؑ نے حضرت عیصؑ سے فرمایا کہ اب تم دوسرے وقت آنا چنانچہ دوسرے موقع پر آپ نے حضرت عیصؑ کے لیے دعا فرمائی کہ حق تعالی بادشاہون کو

اُسکی اولاد سے پیدا کرے حضرت اسحاق نے اپنی وفات کے وقت دونون صاجزادون کو وصیت فرمائی لیکن مسجد اور سجادگی حضرت یعقوبؑ کو دی اس لیے حضرت عیصؑ کو حضرت یعقوبؑ سے رنج پیدا ہوا اور بعد وفات حضرت اسحاقؑ کے تمام مال پر حضرت عیصؑ قابض ہوئے اور خلائق بھی حضرت عیصؑ کی جانب رجوع ہوئی آخلیہ حضرت اسحاقؑ نے یہ حال دیکھکر حضرت یعقوبؑ کو اجازت دی کہ تم میرے بھائی لابان کے پاس جاؤ وہ مرفہ الحال اور مالدار ہے اور اُسکے لڑکیان زیادہ ہین حضرت یعقوبؑ لابان کے پاس گئے لابان نے سب حال دریافت کرکے کہا کہ تم میرے بیٹے ہو اور گھر کا سب کاروبار اُنکے سپرد فرمایا اور اپنی بڑی بیٹی یعنی لنبان سے اُنکی شادی کردی جس سے یہودا روابیل شمعون لادی محرون زیالون چھ صاجزادے پیدا ہوئے اور اُس کے بعد لنبان نے قضا کی لابان نے اپنی دوسری بیٹی راحیل سے شادی کردی اب عمر حضرت یعقوبؑ کی چالیس پر پہونچی اور آپ پر وحی نازل ہوئی اور آپ پیغمبر کیے گئے اور ہدایت ہوئی کہ جانب کنعان جاکر دین ربانی کی وہان کے لوگونکو دعوت کیجیے آپ نے یہ سب حال لابان کے حضور مین عرض کیا لابان سجدۂ شکر بجالایا اور کہا کہ ہرچند تمھاری اور اپنی بیٹی کی جدائی مجھ پر بہت شاق ہو مگر میری رضامندی پر سبحانہ تعالی کی رضامندی مقدم ہو جو کچھ مال تم کو چاہیے ہمراہ لیجائیے حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ مجھے کسی اسباب و مال کی ضرورت نہین مگر میری اہلیہ اور اولاد میرے ساتھ کردیجیے لابان نے اپنی بیٹی کو مع اُسکی اولاد کے رخصت کردیا اور پانچسو راس گوسفند اور پانچسو راس گاؤ اور پانچسو راس شتر اور پانچسو راس گھوڑی اور پانچسو راس استر اور بہت سے غلام واسطے خدمت اور حفاظت جانورون کے اور نقد و پوشاک وغیرہ کثرت سے مال ساتھ کردیا اور حضرت یعقوبؑ

کنعان کو روانہ ہوئے جب حضرت عیصؑ کو آپ کے آنے کی خبر پہونچی تو نہایت جوش
مین مقابلے کے لیے طیار ہوئے اور بالآخر دریافت حال ہونے پر بخندہ پیشانی
ملاقات کی اور باادب تمام آپ سے استدعا کی کہ حق تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے
بھہ پر بزرگی دی ہے میرے لیے دعا کیجیے کہ پیمبر میری اولاد سے بھی ہون حضرت
یعقوبؑ نے آپ کے لیے دعا کی اور کہا کہ تمھاری اولاد مین پیغمبر پیدا ہوگا جسکا نام
ایوبؑ ہوگا اور اسکندر رومی ذوالقرنین حضرت عیصؑ کی اولاد سے ہین بقول
نظامیؒ مصرع نیازادۂ عیصؑ و اسحاقؑ بود ۱۲ اور آخر حضرت عیصؑ حضرت یعقوبؑ سے
نہایت شایستہ طور پر رخصت ہوئے اور حضرت یعقوبؑ کنعان پہونچکر احکام الٰہی کی
ہدایت فرماتے رہے اور وہین حضرت یوسفؑ اور بنیامین پیدا ہوئے حضرت یوسفؑ
دو برس کے تھے کہ آپ کی والدہ راحیل حالت اضطراب و بیقراری و دروزہ مین جنگل
کی طرف گئیں جہان بنیامین پیدا ہوئے اور اُسی وقت راحیل نے انتقال فرمایا چونکہ
بنیامین جانب یمین یعنی دست راست اپنی والدہ کے پائے گئے تھے اِس لیے نام
بنیامین ہی مشہور ہوا۔ لابان نے یہ حال سُنکر چھوٹی بیٹی زلفہ نامی کو بہت جہیز
کے ساتھ حضرت یعقوبؑ کی خدمت مین بھیجدیا جسنے حضرت یوسفؑ اور بنیامین کی
پرورش کی اور دان بعبا و ایک دختر اُس سے پیدا ہوئی اور جب اُسنے انتقال
کیا تب لابان نے سریہ نامی لڑکی حضرت یعقوبؑ کی خدمت کے لیے بھیجدی جس سے
حرفان۔ اشر فتحا پیدا ہوئے حضرت یعقوبؑ کے کُل بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک سے
ایک سبط عظیم پیدا ہوا اور خطاب بنی اسرائیل مین وہ کُل بارہ سبط شامل ہین تعداد
انبیاءؑ و رسل کی خداوند تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر مشہور ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین۔
حاکم ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تمام انبیاء مذکورین اور مشہورین خاندان بنی اسرائیل
مین گذرے ہین باستثناء دس انبیاء ذیل کے جن مین سے بھی بعض اجداد بنی اسرائیل ہین

حضرت یعقوب اسرائیل حضرت شعیب برادر چچازاد یوسف حضرت
اسحاق والد یعقوب اسرائیل حضرت اسمٰعیل برادر اسحاق حضرت ابراہیم
خلیل اللہ جد حضرت یعقوب حضرت لوط برادر چچازاد حضرت اسحاق حضرت
صالح حضرت ہود جد ابراہیم خلیل اللہ حضرت نوح جد حضرت ہود
جناب خاتم الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ طبیبًا لقلوبنا شفیعًا لذنوبنا
صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا و محدثنا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب اپنی تفسیر فتح العزیز مین
تحریر فرماتے ہین کہ ابتدا حضرت یعقوبؑ سے انتہا حضرت عیسیٰؑ روح اللہ تک چار ہزار
پیغمبر بنی اسرائیل مین مبعوث ہوئے ہین اور اسی وجہ سے اس خاندان کو شجرۃ الانبیاء
کہتے ہین یعنی اُن اولوالعزم پیغمبرون مین بعض بصورت بادشاہ گذری ہین مثل حضرت داؤدؑ و حضرت
سلیمانؑ کے ان حضرات کی سلطنت روئے زمین پر ایسی شان و شوکت سے گذری ہے کہ دوسری نہ گذری
اور نہ گذریگی اور بعضے بصورت وزرا و مشیران مملکت مثل حضرت شمویل اور بعضے بصورت علما و مشائخ
مثل حضرت زکریا و حضرت یحیی اور بعضے بصورت زہاد ہوئی ہین مثل حضرت یونس علیہ السلام کے اور توریت
و زبور و انجیل و دیگر صحائف الٰہیہ بکثرت اس خاندان مین نازل ہوئی ہین اور بادشاہان عادل و عالمان
باعمل اُن مین پیدا ہوے اور مہبط وحی الٰہی و مخزن کتب آسمانی اور دانایان اسرار احکام شرعیہ و واقف اوضاع
و اطوار انبیا ہوے ہین اور نزول ملائکہ کے زمانے کی ابتدا حضرت یعقوبؑ سے زمانہ پیغمبر
آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک اسی خاندان مین رہی اور یہ فضیلت و بزرگی
اس خاندان کی تمام موجودات عالم پر فائق و اعلی رہی ہے اور بجز اس خاندان کے
دوسرے فرقے کے لیے قرآن مجید فرقان حمید مین خطاب فضلناہم علی العالمین کا نہین آیا
اور یہ بزرگی سب سے اعلی ترین بزرگی ہے خداوند تعالی نے ان بزرگون کے
حالات سے مصحف مجید کو معمور فرما کر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بطور تاریخ

نازل فرمایا جس سے ظاہر ہے کہ علم تاریخ کو کیا مرتبہ عالی حاصل ہوا چنانچہ سورۂ نمل
مین ارشاد ہوا کہ اِنّ ھٰذا القرآن یقص علیٰ بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ
یختلفون وانہ لھدیٰ ورحمۃ للمؤمنین اور ذیل کی چوبیس سورتون
مین کہین مجملاً اور کہین مفصلاً واقعات وحالات اس خاندان کے تصریحاً ارشاد
فرمائے ہین۔ سورۂ بقر۔ سورۂ آل عمران۔ سورۂ نساء۔ سورۂ مائدہ
سورۂ انعام۔ سورۂ اعراف۔ سورۂ یونس۔ سورۂ ہود۔ سورۂ یوسف
سورۂ ابراہیم۔ سورۂ بنی اسرائیل۔ سورۂ کہف۔ سورۂ مریم۔ سورۂ طٰہٰ
سورۂ انبیاء۔ سورۂ مومنون۔ سورۂ شعراء۔ سورۂ نمل۔ سورۂ قصص
سورۂ صافات۔ سورۂ مؤمن۔ سورۂ زخرف۔ سورۂ دخان۔ سورۂ جاثیہ
سورۂ نازعات خداوند تعالیٰ نے اس خاندان کو بہت سے اوصاف سے
مخصوص کیا تھا چنانچہ کوئی پیغمبر سابقین سے ایسا نہین گذرا جسکے دو نام قرآن مجید
مین آئے ہون مگر حضرت یعقوبؑ کو اسرائیل اور حضرت عیسیٰؑ کو مسیح فرمایا ہے
خداوند تعالیٰ نے اس خاندان کے بارہ قبیلون کے لیے ایک پتھر سے بارہ چشمے
ہر سبط کے لیے جُدا جُدا رحمت فرمائے وہ پتھر ہر جگہ ساتھ جایا کرتا تھا اور منّ وسلویٰ
ایک کثیر چالیس سال کے زمانے تک نازل فرمایا حضرت موسیٰؑ کو اسی خاندان مین
پیدا کرکے دشمنون کے ہاتھ سے انکی پرورش کرائی ظلم وستم فرعون سے اُس
تمام خاندان کو بچایا اور دریائے نیل اور دریائے بحر کو ساکن اور اُس کے
درمیان سے راستہ خشک عطا فرمایا اور ملک شام کی سلطنت عطا فرمائی اسکے
علاوہ اور بھی بڑی بڑی نعمتین ابر رحمت کی طرح عنایت فرمائین اشعار

اہل تفسیر سے ہے یون مکتوب	قوم موسیٰؑ جو تھے بنی یعقوبؑ
اُن مین موسیٰؑ کو جب کیا پیدا	اور توریت کا نزول کیا

قوم موسیٰ سے تھے جو خاص و عام
تا نباً شق نیل جس سے سب
رابعاً چیرنا تھا پتھر کا
تھے جو یعقوبؑ کے پسر بارہ
آل ہر ایک کی پچاس ہزار
خامساً ابر کا وہ سایہ تھا
اور تم پر اُتارا پھر اکدم
اور ہم نے اُٹھایا تم پر طور
اور پھر اُنکو یہ کیا ارشاد
کیسے درجے یہ حق نے اُنکو عطا

بھیجا فرعون سے چھوڑا کے بشام
بچ گئے غرق سے بحکم رب
جس سے بارہ عیون ہو گئے پیدا
ہوئے جاری وہ چشمے بھی بارہ
اہلِ تحقیق کر گئے ہین شمار
وہ جو گرمی مین اُن پہ آیا تھا
منّ و سلویٰ بھی دشت مین پیہم
کہ وہ تھا مُلکِ شام مین مشہور
جا کے ہو ملکِ شام مین آباد
حبّذا حبّذا وصلّ علی

حضرت یوسف صدیق اللہ علیہ السلام

اللہ صاحب نے سورۃ المؤمن مین ارشاد فرمایا کہ البتہ تحقیق آیا تمھارے پاس یوسف پہلے اس سے ساتھ دلیلون کے پس ہمیشہ رہے تم بیچ شک کے۔ اصح قول یہ ہے کہ یوسفؑ سے مراد حضرت یوسف صدیق اللہ بن یعقوب اسرائیل علیہما السلام ہین باقی عجیب و غریب حالات اور مفصّل ذکر خیر آپ کا سورۂ یوسف مین موجود ہے آپ کے قصّے اور حالات کو خداوند تعالیٰ نے احسن القصص فرمایا ہے علماء متقدمین و فضلاء متاخرین و بزرگان دین نے آپ کے حالات کو بہت کثرت سے نظم و نثر عربی و فارسی و ہر زبان مین لکھا ہے اور اُنکی شرح و تفسیر تصنیف و تالیف کی ہین جنکے پڑھنے سے نیک کامون کی محبّت اور گناہون سے عصمت اور طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ یوسف مشتق ہے اسف یا سف سے اول بکسر سین

بمعنی بندہ و دوم بفتح سین بمعنی اندوہ پس یوسف کے معنی بندہ اندوہگین ہوئے حکمت یہ تھی کہ سبحانہ تعالیٰ نے بندگی اور رنج آپ کا حصہ کیا تھا اسی وجہ سے آپ کا یہ نام تاقیامت جاری رہیگا ٥

کہا ہے وہ یوسف نبی اللہ — بلا شبہ تھے خاصئہ بارگاہ
خدا کی طرف سے بھی تحقیق ہے — خطاب انکا جانو کہ صدیق ہے
کبھی وہ اکیلے نہ کھاتے طعام — ہوا محسن اسواسطے ان کا نام

مفسرین نے لکھا ہے کہ جسوقت حضرت یوسفؑ پیدا ہوئے آپ کے حسن وجمال سے تمام زمین و زمان آسمان و مکان در و دیوار تک سب روشن ہوگئی تھے ملائک اس فرحت و خوشی مین تسبیح پروردگار خالق النہار پڑھتے تھے اور ہر جگہ آپ کے تولد کی بشارت ملائکہ مقربین نے سنادی تھی - آپ کا جسم اطہر سراپا نمونۂ قدرت الٰہی و جمال مبارک نمونۂ لطافت و صنعت بارگاہ سبحانہٗ تعالیٰ کا تھا ٥

بوقت ولادت جو کھولی پلک — گئی حسن کی آسمان تک چمک
تولد سے انکے یہ برکت ہوئی — گیا قحط اور سب کو فرحت ہوئی
درختون پہ کلیان ہوئین سب نمود — ہوا پانی ہر جا روان زود زود
ہوئے خوش وہانکے وحوش وطیور — کیا قدرت حق نے اس جا ظہور
فرشتون نے صف باندھ کر یون کہا — کہ اللہ خالق ہے اس نور کا
فرشتے خوشی کے پھرے جابجا — یہ مژدہ سنایا ہر اک شی کو جا
پہاڑون مین ہر جا گئے پھول کھل — خوشی سے کھلے جن و انسان کے دل

روایت معتبر مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے دس حصے فرمائے نو حصے حضرت یوسفؑ کو اور ایک حصہ تمام عالم کو عنایت ہوا اس سے حسن یوسفؑ کا اندازہ کر لینا چاہیے یعنی چشم تماشا حسن پرانوار کے دیکھنے کی تاب نہ لاسکتی تھی

آپ بشکل آدمؑ تھے مگر از بس حسین تھے سے

ازان خوبی کہ باشد دلبران را		دہ اور ابخش و یک مردیگران را

ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہمارا بھائی یوسفؑ کریم ابن کریم ابن کریم ہے یعنی حضرت یوسفؑ کے والد حضرت یعقوب اسرائیل اور دادا حضرت اسحاق اور پردادا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے یہ خوبی پشت بہ پشت کریم ہونے کی اوروں کو حاصل نہین حضرت یوسفؑ کا ایک گھوڑا مر گیا تھا وہ پھر آپ کی دعا سے زندہ ہوا - ریان بادشاہ مصر و فرعون موسیٰؑ آپ پر ایمان لایا تھا - سات برس مصر مین قحط رہا آپ نے اُس قحط مین انتظام فرمایا تھا خلائق نے اول سال محصول زراعت جو جمع کر رکھا تھا وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا دوسری سال نقد اور سونا و چاندی روپیہ و اشرفی بیچا تیسرے سال زیور و فرش فروش اور برتن غلّے کی قیمت مین دیئے چوتھے سال غلام اور چارپائے بیچ کر غلّہ لیا پانچوین سال زمین اور حویلی دے کر جان بچائی چھٹے سال زن و فرزندون کو کہ میوۂ دل اور مایۂ جان تھے بیچ کر جوار و گیہون خریدے - ساتوین سال سب نے اپنی نفوس نفیسہ کو یوسفؑ کے ہاتھ بیچ کر خط غلامی لکھدیا اُسوقت گنج خزانہ اسقدر جمع و مہیّا ہوا تھا کہ ملوک قدیم کے خزانون مین اسکا دسوان حصّہ بھی نہ تھا جب مدّت قحط گذر گئی اور غلّہ نے ارزانی شروع کی اور قحط سے خلاصی ہوئی اُسوقت تو آپ کی صلاح و دولت یہ ہوئی کہ اب مصر کے لوگون کو جو ذلّت بندگی مین گرفتار ہین آزاد کیا جائے اور اُنکی غمگین خاطر کو شاد کیا جائے تاکہ آثار احسان صفحۂ زمین پر تا قیامت باقی رہین - چنانچہ تمام اہل مصر کو جو یوسفؑ کی بندگی کا حلقہ کان مین رکھتے تھے آزاد کرکے زمین اور حویلی اور باندی اور غلام اور مویشی اور اپنی طرف سے

کچھ اور دے کر انکو اپنے احسان کا غلام بنایا ہے

کیا ئین نے آزاد سب کو تمام	دیا مال و اسباب سب لاکلام

اور آپ بادشاہ مصر کے ہوئے اور بعد سلطنت مصر کے آپ کا عقد بحکم خدا ئے تعالی حضرت جبرئیل ؑ نے راعیل عرف زلیخا دختر بادشاہ طیموس سے کیا دالدہ زلیخا یعنی اہلیہ بادشاہ طیموس کا نام عطر یفہ بنت جندع بن عمرو تھا اُس سے آپ کے گیارہ صاحبزادے ہوئے اور یہ سب نبی ہوئے چنانچہ حضرت یوشع نبی آپ کی اولاد سے ہین اشعار

کہا جبکہ جبرئیل نے حق سے آ	لیا سُنکے یوسف ؑ نے سر کو جھکا
کہ کہتا ہے اِس طور سے تیرا رب	زلیخا تھی بوڑھی جوان ہی یہ اب
دیا اسکو پہلا سا حُسن و جمال	تھی کافر ہوئی مومنہ باکمال
یہ سب واسطے تیرے ہم نے کیا	پھر انکار کی اس سے ہے وجہ کیا
یہ کہکر جو جبریل نے پاس آ	زلیخا سے بازو کو اپنے لگا
ہوا اور بھی حُسن اسکا دچند	فروزان ہوئی مہ سے بھی چار چند
نہ آنکھوں سے دیکھا نہ کانوں سُنا	اُسے دیکھ حوروں نے سر کو دھنا
پھر اک روز روح الامین نے صباح	کیا آکے دونوں کا عقد نکاح
زلیخا سے یوسف ؑ کے گیارہ پسر	تولد ہوئے اسکو باور تو کر
حمل پانچ مین دس ہوئے کر حساب	کہ بُرج حمل کے تھے وہ آفتاب
حمل ایک سے ایک پیدا ہوا	یہ گیارہ سے گیارہ ہوئے انبیا

ایک پہاڑی کی چوٹی پر جو جانب مشرق شہر مصر سے ملی ہوئی ہی جہان حضرت زلیخا نے آپ کے انتظار مین رفع وحشت کے لیے مقام کیا تھا وہان حضرت یوسف ؑ نے ایک قلعہ مستحکم اور مسجد اور حمام بنوایا تھا جو اسوقت تک موجود ہی مگر اُس مسجد کا قبلہ

بیت المقدس کی طرف ہے اور حمام ٹوٹ گیا ہی اُسکا ایک ستون ہنوز دروازی کے آگے پڑا ہی جو تین آدمیون کی آغوش مین آتا ہی اور اُس قلعہ کی مرمت و ترمیم متفرق سلاطین کے زمانہ مین ہوئی محمد علی شاہ نے اُس کو بہت خوب درست کیا تھا کاتب کا ایجاد ہونا حضرت یوسفؑ سے ہی حضرت یعقوبؑ آپ کے فراق مین ۲۸- رمضان المبارک کو نابینا ہو گئے تھے ؎

یعقوبؑ چہل سال زہجران بگریست	نابینا شد وزدرد چندان بگریست
سوزِ دلِ او کسے چہ داند کہ چہ بود	او داند و آنکس کہ زہجران بگریست

حضرت یوسفؑ نے اپنا پیراہن جو مہجورون کا باعثِ نجات اور رنجورون کا وسیلہ شفا تھا یہودا کے ہاتھ حضرت یعقوبؑ کے پاس بھیجا اُس پیراہن کو جسم پر ڈالتے ہی حضرت یعقوبؑ فی الفور بینا ہو گئے حضرت یوسفؑ نے حضرت یعقوبؑ کو کنعان سے مصر مین بلایا اور بھائیون کی خطا جسکے سبب اپنے والد ماجد سے جُدا ہوئے تھے معاف کی اور ہر ایک بھائی کے لیے مکانات دلکشا طیار کرائے اور وجہ معاش مقرر کر دی- وہ بھیڑیا جس پر آپ کے بھائیون نے آپ کے کھا لینے کا الزام لگایا تھا اور اُسنے آپ کے بھائیون کو جھوٹا کیا تھا داخل جنت ہوگا- چوبیس برس تک حضرت یعقوبؑ نے بمقام مصر حضرت یوسفؑ کے وصال سے ایام جُدائی کا تدارک حاصل کیا- آخر بحکم رب الجلیل حضرت اسرائیلؑ نے حضرت یوسفؑ کو اپنا ولیعہد فرمایا اور بعد ۳۵۲۰ سال ہبوط آدمؑ سے ہُمای بلند پرواز روح کو میدان قُربِ خداوندی مین بھیجا- حلیہ حضرت یعقوبؑ کا یہ ہی کہ صورت سپیدی مائل بحمرت متواضع- لب زیرین پر خال تھا- بعد چندے ایک روز حضرت یوسفؑ نے شب کو تنہائی مین مناجات کی کہ ای کریم کارساز و اے خدائے بندہ نواز تو نے مجھے عزّو جاہ عطا فرمایا اور اوج عزت پر بلند فرمایا اب مُرغ روح

قفس جسم سے گلشن رضوان مقام ابراہیم مین پہونچا دے بعد یقین ہونے قبولیت
دعا کے پودا کو جسکی پیشانی سے فراست ظاہر تھی بنی اسرائیل اور خاندان
خلیلؑ کی امارت و ریاست بخشی اور آپ عالم قدس کو روانہ ہوئے اور قیامت
تک اُنکے احوال فسانہ ہوئے چنانچہ خلیل الرحمن جسکو کنعان کہتے ہین اور قدس سے
چھ ساع جانب جنوب پہاڑ کے نشیب مین واقع ہے اور اُسکی مسجد مین حضرت اسحاقؑ
اور بی بی رقیہ کے دو قبہ ہین اور مسجد کے محاذ مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور
اُسکے مقابل ہین حضرت سلیمانؑ کے مقبرہ کے ایک مکان مین حضرت یعقوب و
حضرت یوسف علیہما السلام کے مزار کے دو قبہ بنے ہین اور ان جملہ مزارات پر
غلاف مخمل زردوزی کے پڑے ہین خلیل الرحمن قدس سے چھوٹا ہے مگر مکانات
پختہ و باغات کثرت سے آباد ہین ایک پیسہ کے ۳۰ انجیر اور آدھ سیر سے زیادہ انگور
بکتے ہین۔ خدا اگر توفیق خیر رفیق عنایت فرماوے تو ان مقدس اور خدا دوست
برگزیدۂ خلائق بندون کے پاک مزارات کی زیارت سے نور ایمان حاصل کرے
اور وہین مرنا دار النعیم سمجھے آلٰہی تو مجھے اُنکے مزارات کی خاک کے ذرے آنکھون
سے ملنا نصیب کر آمین فاطر السموات والارض انت ولیّی فی الدنیا
والاخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین اللھم اسلکنی فی سبیلک
واجعل موتی فی بلاد رسولک آمین

حضرت موسیٰ کلیم اللہ و حضرت ہارون علیہما السلام

سورۂ صافّات مین اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمنے احسان کیا موسیٰ
اور ہارون پر اور بچا دیا اُنکو اور اُنکی قوم کو اُس بڑی گھبراہٹ سے اور اُنکی مدد کی
تو رہے وہی زبردا اور دی اُنکو کتاب واضح اور سوجھائی اُنکو سیدھی راہ اور باقی رکھا

اُن پر پچھلی خلق مین کہ سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر ہم یون دیتے ہین بدلہ نیکی
کرنے والون کو دونون ہین ہمارے ایماندار بندون مین سے ۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

حضرت موسیٰ و ہارون بڑے پیغمبر و مقرب بارگاہ الٰہی تھے اور اُنکی مرتبت
اور بلندی منزلت کا بیان حد سے باہر ہے ۔
قبل اسکے کہ حضرت موسیٰ کا ذکر لکھا جائے کچھ حال عداوت فرعون و فرعونیان کا
جو فرقۂ بنی اسرائیل سے تھا لکھنا ضرور ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی
تکلیف دور کرنے کے لیے اُنکی بشارت موسیٰ کی پیدائش کی خبر دی تھی فرعون لغت
قبطیان مین بادشاہ کو کہتے ہین اصل نام اُسکا اطلیس ولد کاتم تھا اور اہل آثار نے
اُسکا نام ولید بن مصعب لکھا ہے ۔ اور یہ بھائی قابوس کا تھا بعد انتقال حضرت یوسف
اور فوت ہونے قابوس کے یہ مُلک مصر کا بادشاہ ہوا اور چار سو برس تک بادشاہت
کی اور کبھی بیمار نہین ہوا اُسنے ارادہ کیا کہ سب راکین مصر کو وزیر سے لیکر اُمرا اور رعیت
تک تکلیف دیجیے تا کہ اُسکو سجدہ کرین چنانچہ پہلے جسنے اُسکو سجدہ کیا وہ ہامان اُسکا
وزیر تھا بعد اُسکے دیگر امرا و اعیان نے اُسکو سجدہ کیا اور جو لوگ پایۂ تخت سے
دور رہتے تھے اُنکے واسطے اپنی تصویر سونے کی بناکر تختہ ہاے عاج و آبنوس و چاندی
نصب کی اور کنارہ ہاے تختہ پر درخت ہاے طلائی جنکے پتے زمرد کے تھے
لگائے اور درختون کی شاخون مین چاندی کے جانور بنائے جنکی چونچ جواہرات
نفیس کی تھی اور ہر ایک جانور مین اپنی تصویر چسپان کی تھی جب تخت کو نوکر چاکر
حرکت دیتے تھے تو جانور کے حلق سے آواز آتی تھی کہ اے اہل مصر فرعون تمھارا خدا ہے
اُسکو سجدہ کرو گانون اور قصبون کے لوگ اُسکی آواز سنکر بے اختیار سجدہ کرتے

رسومات کفر وضلالت جو حضرت یوسف علیہ السّلام کی وجہ سے معدوم ہوگئیں تھیں
اُسنے از سرِ نو زندہ کیں اور انا ربکم الاعلیٰ کی ندا دی اور تمام اہل مصر نے فرعون
کی پرستش شروع کردی مگر بنی اسرائیل نے اُس طریقۂ ناپسندیدہ سے مخالفت کی
اور سجدہ نکیا تب فرعون نے سرداران بنی اسرائیل کو طلب کرکے کہا کہ تم زندگی
سے بیزار ہو اگر مجکو سجدہ نہ کروگے تو طرح طرح کے عذاب دونگا اور بنی اسرائیل کو
ڈرایا سرداران بنی اسرائیل نے اپنے فرقہ سے کہا کہ عذاب فرعون ایک ساعت کا ہی
اور عذاب خداوند تعالےٰ ہمیشگی کا ہی بہتر ہے کہ عذاب فرعون پر صبر کیا جاوے۔
مگر اُسکو سجدہ نہ کرنا چاہیے تب فرقۂ بنی اسرائیل نے مضبوط ہوکر فرعون سے کہا
کہ سجدہ بجز خداوند تعالیٰ کے دوسرے کو لازم نہیں ہم تجھکو ہرگز سجدہ نہ کرینگے
جو چاہے سو کر تب فرعون نے دیگہائے مسی و آہنی مین روغن زیتون و گوگرد
ڈالکر آگ سے گرم کیا اور جب روغن جوش مین آیا تو بنی اسرائیل کو اُن دیگون
مین جلانا چاہا اُنھون نے ہرگز سجدہ نہ کیا اور صبر قبول کیا بنی اسرائیل کہتے تھے
ہمارا وہ خدا ہی جو ابراہیم و اسحاق و یعقوب و یوسف علیہم السلام کا تھا ہم اپنے
خداوند تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہین حتیٰ کہ ایک جماعت کثیر کو جلاکر شہید کیا مگر وہ اپنی
شریعت پر قائم رہے وزیر نے فرعون سے عرض کیا کہ اسوقت مہلت دینی چاہیے
تاکہ سوچ سمجھکر حکم قبول کرین اُسوقت فرعون بنی اسرائیل کے جلانے سے رکا اُس
عرصہ مین فرعون نے تین رات متواتر خوابہائے متوحش و خوفناک دیکھے کہتے ہین
کہ ایک آگ اُسنے دیکھی کہ شام کی طرف سے پیدا ہوئی جو تمام شہر مصر اور ملک قبطیان
کو جلاتی ہی اور جب محلہ بنی اسرائیل مین جاتی ہی تو کسیکو نہین جلاتی اور محلۂ
بنی اسرائیل سے ایک بڑا اژدہا نکلکر فرعون پر دوڑا اور اُسے تخت سے گرادیا
فرعون اِس خواب کی ہیبت سے ڈرا اور کانپا صبح کو مُعبّرون اور منجمونکو جمع کرکے

خواب کی تعبیر چاہی سب نے کہا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کے زوال کا باعث ہوگا اور قبطیون کی سلطنت کی بیخ و بنیاد اُکھاڑیگا فرعون نے تعبیر سُنکر کوتوال شہر کو بُلا کر حکم دیا کہ ایک ہزار پیادے خاص محلۂ بنی اسرائیل مین تعینات کرو اور ہزار قابلہ اُنکے ہمراہ کرو کہ محلۂ بنی اسرائیل مین تلاش رکھین کہ جس گھر مین لڑکا پیدا ہو اُسکو مار ڈالین اور لڑکی کو زندہ چھوڑ دین چنانچہ دو سال یہ ظلم جاری رہا نوّے لاکھ بچّے قتل ہوئے تیسرے سال نجومیون نے فرعون سے کہا کہ نطفہ تمھارے دشمن کا فلان رات کو قرار پاوے گا چنانچہ اُسنے منادی کرادی کہ بنی اسرائیل کے تمام مرد آج شہر سے باہر جمع ہون اُنکا قصور معاف کرونگا۔ چنانچہ بنی اسرائیل شہر سے باہر چلے گئے اور فرعون نے خیال کیا کہ آج شہر مین رہکر اپنی منکوحہ سے صحبت کیجیے تاکہ مولود موعود اُسکے صلب سے پیدا ہو اس ارادہ پر عمران کو جو حضرت موسیٰؑ کے والد اور بڑے مقرب سردار اولادی سے تھے واسطے نگہبانی کے مقرر کیا شب کو جب عورتین محل مین آئین اُن مین سے عمران مذکور نے اپنی قبیلہ کو جسکا نام عابدہ تھا اپنے پاس رکھ لیا اور وہ حضرت موسیٰؑ سے حاملہ ہوئین۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جو پیغمبر باپ کی پشت سے جُدا ہوتا ہے تو ستارہ اُسکا اُسی شب آسمان پر ظاہر ہوتا ہے ؎

کہ بنی اسرائیل سے پیدا — ہووے بیدار بخت ایک بیٹا
کرے قبطی کو تاخت و تاراج — زور سے اُنکا ملک لے اور راج

چنانچہ نجومیون نے اُسوقت سے جدید پیغمبر کا ستارہ آسمان پر دیکھکر شور و غل مچایا جس سے فرعون پر رُعب غالب ہوا اور تمام رات نیند نہ آئی۔ حضرت موسیٰؑ کی والدہ فرماتی ہین کہ کوئی آثار حمل کے نمودار نہین ہوئے اور اسی وجہ سے فرعون کی کوئی دایہ اُنپر مقرر نہ ہوئی حالانکہ دائیان ہر روز گھر مین اور پیادے

دروازہ پر واسطے دریافت و اطمینان کے آتے تھے چنانچہ پانسو چھہتر سال
بعد حضرت ابراہیمؑ کے شب کو حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے وقت پیدائش دایہ
نے حضور کو دیکھا تو اُسے بے اختیار محبت پیدا ہوئی اور ہرچند چاہا کہ اُنکو
مار ڈالے لیکن نہو سکا آخر آپ کی والدہ سے عرض کیا کہ میرا ہاتھ مارنے کو
نہیں اُٹھتا گیا تدبیر کیجیے آپ کی والدہ نے فرمایا کہ پڑوس میں ایک شخص نے
بکری ذبح کی ہے اُس بکری کا گوشت دیگچی میں ڈالکر پیادون کو دکھایا جائے
کہ اس گھر میں لڑکا پیدا ہوا تھا اُسکو مار ڈالا صبح کو پیادے بنابر تحقیق آئے
اور دایہ نکلی اور پیادون کو ایک سربستہ دیگچی دکھائی کہ لڑکا اس گھر میں پیدا
ہوا تھا میں نے اُسکو مار ڈالا اور جنگل کو لیے جاتی ہون پیادون کو دایون
پر اعتماد کلّی تھا اس سبب سے زیادہ تحقیق نہ کی اور حضرت موسیٰؑ گھر میں رہے لیکن
نجومیون نے جمع ہوکر فرعون کو خبر دی کہ لڑکا متذکرہ پیدا ہوگیا ہے اور ستارہ
اُسکا نکلا ہے خبردار رہیے تلاش کرنا چاہیے فرعون نے کوتوال پر تاکید اور
پیادون پر بڑی سختی کی پیادون نے کہا کہ بجز ایک گھر کے کسی گھر میں بچہ
دریافت نہیں ہوا اور دایہ کے کہنے پر اعتبار کیا ہے اگر فرمائیے تو گھر میں جاکر
پوری تلاش کیجاوے اور دایون پر اطمینان نہ کیا جاوے۔ کوتوال نے کہا
کہ فوراً جاؤ اگر لڑکا چھپا ہے تو معلوم ہوجائیگا حضرت موسیٰؑ اُسوقت اپنی بہن
مریم کی گود میں تھے جب اُنھون نے دیکھا کہ پیادے شور کرتے گھر کے اندر
آتے ہیں تو آپ کو جلتے تنور میں ڈال دیا تاکہ تمام گھر کے لوگون پر آفت نہ آوے
اور وہ بظاہر بچ نہ سکتے تھے اور اُنکی موجودگی میں سب پر الزام تھا پیادون
نے تمام گھر تلاش کیا مگر کہیں لڑکا نہ پایا اور چونکہ تنور جل رہا تھا اُس کا خیال
نہیں کیا اور بہ تلاش چلے گئے آپ کی والدہ اس واقعہ دردآمیز سے نہایت

از خود رفتہ ہو گئیں بعد افاقہ کے لڑکی سے پوچھا کہ لڑکے کو کہاں ڈالدیا اُسنے
کہا کہ اس تنور میں ڈالدیا ہے والدہ سخت رنجیدہ تنور کی طرف آئیں اور دیکھا
کہ شعلے آگ کے تنور سے نکلتے ہیں آپ کی والدہ آپ کی زندگی سے مایوس
ہو گئیں ناگاہ تنور سے آواز آئی کہ اے ماں غم ست کہا کہ اللہ تعالی نے اس
آگ کو مجھ پر سرد کر دیا ہے جیسا کہ میرے دادا ابراہیم پر کیا تھا آپکی والدہ متعجب
ہوئیں اور فرمایا کہ اب کس طرح تمکو تنور سے نکالوں حضرت موسیٰؑ نے فرمایا
کہ تیرے ہاتھوں کو بھی آگ نقصان نہ پہونچائےگی آپ نے ہاتھ ڈال کر
نکال لیا۔ اُس روز حضرت موسیٰؑ کی عمر چالیس روز کی تھی والدہ نے آپکو
تنور سے نکالا اور گھر کے آدمیوں سے مشورہ کیا کہ یہ لڑکا قدرت الٰہی کا ایک
عجیب نمونہ ہے۔ مگر پھر یہ لڑکا ہی ہی بولےگا اور روئےگا اور پیادگان فرعون
گھر گھر تلاش میں پھرتے ہیں اُسکی آواز سُنیں گے تو اُسکو اور ہمکو سخت اذیت
ہوگی بہتر ہے کہ اِس کو ایک صندوقچہ میں رکھکر دریائے نیل میں چھوڑ دیں تاکہ
بھکر کسی گانوں والے کے یہاں خود پہونچ جائے اور زندہ رہے اور ہم بھی فرعون
کے خیال سے نجات پاویں چنانچہ سب کی یہی رائے قرار پائی اور ایک بڑھئی کو
جسکا نام سانوم تھا خفیہ طور پر بلایا اور کہا کہ ایک صندوقچہ اِسقدر عرض و طول
کا بنادے اور تختہ ایسا ملادے کہ اُس میں پانی اثر نہ کرے بڑھئی نے دریافت
کیا کہ صندوقچہ کی کس لیے ضرورت ہے آپ کی والدہ نے فرمایا کہ ہمارے یہاں
لڑکا پیدا ہوا ہے اُسے دریائے نیل میں چھوڑ دینگے تاکہ بادشاہ پر ظاہر نہ ہو
بڑھئی نے کہا بہت اچھا بنا کر لاتا ہوں جب گھر گیا اور سُنا کہ فرعون کی منادی
ہوئی ہے کہ جو کوئی اُس لڑکے کی خبر دیگا جو آج کل بنی اسرائیل میں پیدا ہوا ہے
تو طرح طرح کے انعام ملیں گے بڑھئی کو طمع ہوئی اور چاہا کہ کوتوال سے احوال کہے

جب قدم گھر سے نکالا اوّل اندھا ہوگیا اور دونوں پاؤں لنگڑے ہو گئے اور
زمین میں دھنس گیا غیب سے آواز آئی کہ اگر یہ راز کسی سے کہے گا فی الفور
زمین میں سما جاوے گا بڑھئی نے توبۃ النصوح کی تب اندھے پن اور دھنسنے سے
نجات پائی گھر میں آیا اور راتوں رات صندوقچہ حسب فرمایش بنایا اور صندوقچہ میں
جانب آسمان سوراخ رکھے اور اُسی رات صندوقچہ والدہ حضرت موسیٰ کے پاس
پہونچا دیا آپ کی والدہ نے بہت روپیہ اُسکی اُجرت میں دیا مگر اُس نے نہ لیا
اور کہا کہ میں دل و جان سے اس لڑکے کا معتقد ہوں اور مُرید ہوں ہرگز ہرگز
اُسکے کام میں اُجرت نہ لونگا مگر زیارت سے مشرف کرا دیجیے والدہ نے آپ کو
دکھا دیا اور اُسنے اپنی آنکھیں آپ کے قدموں سے ملیں اور چلا گیا اوّل جو آپ پر
ایمان لایا وہ یہی بڑھئی تھا آپ کی والدہ نے دوسری رات حضرت موسیٰ کو غسل
دیا اور خوشبو ملی اور نئے کپڑے پہنائے اور آنکھوں میں سُرمہ لگایا اور دودھ پلایا
اور صندوقچہ کی درازیں روغن قیر سے بند کیں اور روئی بچھائی اور اُس میں
آپ کو نہایت رنجیدہ ہوکر دریاے نیل پر لے گئیں اُسوقت ابلیس لعین بصورت
اژدہاے بزرگ سیاہ ظاہر ہوا اور کہا کہ اگر اسکو تم دریا میں ڈالوگی تو میں ایک
لقمہ کر جاؤنگا آپ کی والدہ بہت عقلمند تھیں جانا کہ اگر یہ اژدہا قسم جانور سے ہے
تو نطق کہاں سے پایا بالیقین شیطان لعین ہے اُسکے کہنے پر التفات نہ کیا اور صندوقچہ
اُس نجم ملکست کا دریا میں ڈالدیا اور زار زار روتی تھیں اور زبان حال سے
یوں فرماتی تھیں ؎

خوش برو فاللہ خیر حافظاً		میبردی وے رود جانم بتو

مگر اپنی بیٹی سے کہا کہ اگر میری زندگی چاہتی ہے تو اس صندوقچہ کے پیچھے جا
اور دیکھ کہ کہاں جاتا ہے اگر حدود شہر سے نکل جاویگا تو مجھکو اطمینان ہوگا اگر شہر کے

کسی آدمی نے دیکھا تو ضرور لے کر بادشاہ کو دے دیگا چنانچہ آپ کی ہمشیرہ کنارہ
کنارہ دریا کے ہمراہ صندوقچہ دور بیگانہ وار جاتی تھین کہتے ہین کہ تاریخ تولد موسیٰ
تک بارہ ہزار کے قریب لڑکے بنی اسرائیل کے قتل کیے گئے اور اسی خیال سے
کہ اگر لڑکا ہوگا قتل کیا جاویگا مستورات نے نوّے ہزار حمل گرادیے مگر تقدیر الٰہی
سب پر مقدم تھی فرعون کی تدبیر نے کچھ اثر نہ کیا۔
القصہ وہ صندوقچہ دریاے نیل سے ایک نہر مین ہوکر جو دریاے مذکور سے فرعون
اپنے باغ عین الشمس مین لے گیا تھا عین باغ مین پہونچا اُسوقت فرعون سیر باغ
کر رہا تھا اور آسیہ بنت مزاحم بنی اسرائیل جو بڑی خدا ترسا ور پاک باز تھین
زوجہ فرعون اور اُسکی بیٹی اور نیز دیگر اہل محل اُسوقت موجود تھے صندوقچہ کو دیکھکر
دوڑے اور اُسکو لے کر فرعون کو دے دیا ہمشیرہ موسیٰ نے جب دیکھا کہ صندوقچہ نہر
مین سے ہوکر فرعون کے باغ مین چلا گیا تو دوڑکر اپنی ماں سے ذکر کیا اُس وقت
آپ کی والدہ بیتاب ہوگئین اور قریب تھا کہ شور و غل کرکے گھر سے نکلین حق سبحانہ
نے اُنکے دل پر الہام فرمایا کہ رنج مت کر اور قدرت کا تماشا دیکھ کہ کس طرح یہ بچہ
تجھ تک پہونچاتا ہون اور آخر اُسکو رسولان اولی العزم سے کرتا ہون آخر کار جب
فرعون نے تابوت کھولا تو ایک لڑکا صاحب جمال دیکھا کہ اپنے انگوٹھون سے دودھ
پیتا تھا ہامان وزیر کو بلاکر کہا کہ یہ وہی لڑکا ہے جسکی منجمان نے خبر مجکو دی تھی میرے
اقبال کو دیکھ کہ کس طرح خود بخود مجھ تک پہونچا اسکو مار ڈال ارکان سلطنت نے بھی
جو اس واقعہ سے خبردار ہوئے تو یہی عرض کیا کہ یہ وہی لڑکا ہے جو انہدام سلطنت کا
باعث ہوگا اسکے قتل مین ایک ساعت کا توقف نہ ہونا چاہیے مگر آسیہ زوجہ فرعون
ملعون آپ کا جمال جہان آرا دیکھکر فریفتہ ہوگئین اور کہا کہ اس بے گناہ کو خیال فاسد
سے نہ مارو زندہ رکھو شاید ہماری کام آوے اور ہم اپنا لڑکا بنالین کیونکہ ہمارے کوئی لڑکا

نہیں مقلب القلوب نے آپ کی محبت فرعون کے دل مین ڈالی اور بوجہ اصرار اپنی بی بی کے آپ کو نہ مارا اور آسیہ نے آپ کو اپنا بیٹا بنایا اور دائیان آپ کے لیے تلاش کین مگر آپ نے کسی کا دودھ نہ پیا آپ کی ہمشیرہ بغرض دریافت حال بار بار محل مین آتی تھین اُنھون نے یہ حال سُنکر کہا کہ مین اَنّا بتاؤن جو نہایت دردمندی اور خیر خواہی سے دودھ پلائے اور اپنے گھر لیجا کر پرورش کرے اور یقین ہے کہ یہ اُسکا دودھ پیے اور اپنی والدہ کے پاس آئین اور کہا کہ لو امّان مبارک ہو بھائی کو فرعون کی بی بی نے بیٹا بنایا ہے چلو تم کو دودھ پلانے کے لیے بُلاتی ہین وہ خوشی کے مارے جامہ مین نہ سمائین۔ وہان جاکر بیٹے کو دیکھکر دل بیتاب قابو سے نکل گیا مگر پھر سنبھالا اور آپ کو دودھ پلایا فرعون نے ایک اشرفی رائج الوقت مقرر کردی اور کہا کہ یہی اَنّا دودھ پلاوے آسیہ نے آپ کے لیے سونے کے تختون کا گہوارہ بنوایا اور آپ کو نہایت عزت و احترام سے رکھا۔ دو سال تک آپ کی والدہ نے فرعون کے محل مین آپ کو دودھ پلایا اور بعد دو سال کے آسیہ نے ایک مہر سونے سے لدا ہوا اور کئی اونٹ جس مین تحفہ لدا تھا حضرت موسیٰ کی والدہ کو دیکر رخصت کیا اور حضرت موسیٰ کو خود تربیت دینا شروع کیا فرعون کی بیٹی ایلیا نامی کو برص کا مرض تھا اطبا علاج سے عاجز ہوگئے تھے آرام نہ ہوتا تھا اور یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ اُسکو شفا ایک بیمار کے لعاب دہن سے ہوگی جو دریا سے نکلے گا چنانچہ حضرت موسیٰ کا لعاب دہن اُسنے عقیدۃً پیا فوراً شفا پائی چونکہ آپ کو نہر مین درختون کے نیچے پایا تھا اس لیے آپ کا نام موسیٰ رکھا گیا زبان عبرانی و قبطی مین مو کے معنی پانی اور شا کے معنی درخت کے ہین اس لیے اصل نام موشا تھا جو مقرر کیا گیا تھا مگر عربی مین یا کو واو سے اور شین کو سین سے بدل لیا جس سے موسیٰ ہوا۔ جب آپ تین سال کے ہوئے ایک روز آپ کو فرعون گود مین لیے کھلاتا تھا ناگاہ آپ نے اُسکی ڈاڑھی

پکڑ کے کھینچی اور کئی بال توڑ ڈالے اور فرعون کے منھ پر زور سے طمانچے مارے اور
نہایت خوشی سے کھل کھلا کر ہنسے فرعون کو غصہ آیا اور اپنی بی بی سے کہا کہ مین
نہ کہتا تھا کہ یہ میرا وہی دشمن ہے جس سے مین ڈرتا تھا اور تم نے مارنے نہ دیا اب بھی
اس سے دست بردار ہو بی بی آسیہ نے کہا کہ تم کس خیال مین ہو لڑکون مین ایسی
بیوقوفی کی باتین بہت ہوتی ہین اُنکی بے عقلی کی باتون کو دشمنی پر قیاس
نہ کرنا چاہیے فرعون نے کہا کہ اس لڑکے کو مثل اور لڑکون کے خیال نہ کرنا چاہیے
قیافہ سے اس مین عقل و ہوش بمقابلہ دیگر لڑکون کے بہت زیادہ ہے اور یہ حرکت
اس کی جان بوجھ کر ہے آسیہ نے کہا کہ اس عمر مین عقل کہان اور مین اسکا امتحان
کرتی ہون اگر یہ فعل قصداً صادر ہوا ہے تو قابل سزا ہے ورنہ قابل معافی و درگذر
ہے پس واسطے آزمایش کے ایک طشت زر آگ سے بھر کر اور ایک طشت نقرہ مروارید
و یاقوت سے پر کر کے منگوایا گیا اور حضرت موسیٰ سے کہا کہ جو کچھ تمکو چاہیے اِن
دونون طشت سے لے لو حضرت موسیٰ نے چاہا کہ ہاتھ طشت مروارید و یاقوت پر
بڑھاوٴن مگر حضرت جبریل امین بحکم خدای تعالیٰ فوراً پہونچے اور آپ کا ہاتھ آگ کے
طشت مین ڈالدیا اور ایک چنگاری آس سے اٹھا کر حضرت موسیٰ کے منھ مین پہونچا دی
جس سے زبان جل گئی اور گرہ پڑ گئی تب اُس چنگاری کو پھینکدیا اور اُسوقت سے
آپ کو لکنت ہو گئی۔ فرعون سے بی بی آسیہ نے کہا کہ آپ نے اس لڑکے کی عقل و
ہوش کو دیکھا۔ حضرت موسیٰ جب آٹھ برس کے ہوئے ایک روز فرعون کے ساتھ
بیٹھے تھے فرعون نے مرغبان سے کہا کہ مرغیان چگنے کو کھولدو چنانچہ مرغ نکلے اور
اُنھون نے پہلے بازی کی اور پھر بولے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ سچ کہا۔ فرعون نے
پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ پروردگار کی تسبیح کرتا ہے۔ اس مضمون
سے کہ وہ پاک ہے خداوند جسنے پیسر چھوڑا ہے کو ایک مدت دراز کے لیے ساتھ دولت

وحشمت کے بنایا اور طرح طرح کی نعمتین اُسکو دین حالانکہ وہ بجاے ہر نعمت کے
کفران و ناشکری کرتا ہے فرعون نے کہا کہ مُرغون کو ان باتون سے کیا کام ہے
اپنی طرف سے تم باتین بناتے ہو حضرت موسیٰ نے مرغ کو آواز دی کہ یہان آ
اور زبان عام سے بول مرغ آگے آیا اور زبان فصیح سے پہلے مضمون کی تفسیر کی
فرعون کا چہرہ اُتر گیا اور بہت ڈرا ہامان وزیر موجود تھا اُسنے عرض کیا کہ یہ
مُرغ جادو کیا ہوا ہے چاہیے کہ اُسکو ذبح کرو جب وہ ذبح کیا گیا تو حق تعالے
نے اُسکو مکرر روح عطا فرمائی اور ہوا پر اُڑ گیا اور غائب ہو گیا جب حضرت موسیٰ
نو برس کے ہوئے فرعون نے آپ کو اپنے تخت پر مہربانی سے بٹھایا اور تمام وزیر
اور امیر اُس تخت کے چارون طرف کھڑے تھے۔ فرعون جو اپنی عادت کے
مطابق مغرور و متکبر تھا کفر کے کلمات کہنے لگا حضرت موسیٰ غصہ مین آکر اُسکے
تخت سے اُتر آئے۔ فرعون نے پوچھا کہان جاتے ہو حضرت موسیٰ نے اُس
تخت مین اپنے پاؤن سے ٹھوکر ماری کہ دو پایے تخت کے ٹوٹ گئے اور تخت
ٹیڑھا ہو گیا اور فرعون تخت سے گرا اور ناک سے بہت خون گیا دربار مین غلغلہ
مچ گیا حضرت موسیٰ جلدی سے بھاگ کر آسیہ کے پاس آئے اور یہ سب قصہ کہا
فرعون جب محل مین آیا اور حضرت موسیٰ کو آسیہ کے پاس بیٹھا دیکھا تو آسیہ پر
غصے ہوا کہ تم نے اِس لڑکے کے مارنے کو منع کر دیا اب یہ لڑکا شہرہ نسبت ہے
آسیہ نے کہا کہ بچے کم سنی مین شوخی کرتے ہین اور ماں سے لپٹتے ہین یہ جگہ
شکایت کی نہین بلکہ دال ہے کہ بعد بلوغ بہت عقل اور تمیز سے اس تمام شوخی
اور قوت کا استعمال ماں باپ کے دشمنون کے ساتھ کرے گا۔ اور تمام وزیر اور
امیر اسکے قہر و خوف سے تمھارے ساتھ ہوشیار رہین گے اسکے بعد دسترخوان
بچھا اور کھانا چُنا گیا فرعون اور حضرت موسیٰ ایک ساتھ کھانا کھاتے تھے

تورہ

ایک پورا بزغالہ جو تنور مین پکا تھا فرعون کے لیے لایا گیا حضرت موسیٰ نے
اُس بزغالہ سے فرمایا کہ قم باذن اللہ وہ بزغالہ یعنی مرغ کو ہی اُٹھا اور دوڑا
فرعون نہایت متعجب ہوا آسیہ نے کہا کہ یہ سب چیزین تیرے بقاء مُلک و
دولت کے کام آوینگی اِس لڑکے کو غنیمت جان بعد اُسکے فرعون نے حضرت
موسیٰ کو آداب سکھایا اور اُن سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا چودھوین سال مین
آپ نبوّت سے مشرف کیے گئے جب سِن مبارک ستّرہ سال کا ہوا تو چار سَو غلام
زربفتی لباس و تاج مرصع اور طوق زرّین سے آراستہ آپ کی ملازمت مین
رہتے تھے جس وقت آپ نہایت حشمت و تجمل سے سوار ہوتے تھے تو سب
آپ کو شاہزادہ مصر جانتے تھے جب حضرت موسیٰ اٹھیس سال کے ہوئے ایک روز
دریاے نیل پر وضو فرما کر نماز پڑھتے تھے اتفاق سے فرعون کا ایک خاص شخص
اُس جگہ آیا اور حضرت موسیٰ سے کہا کہ اس طریقے پر کس کے لیے عبادت کرتا ہی
حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ واسطے اپنے آقا اور خداوند تعالی کے اُسنے کہا کہ تم کو
اپنے باپ کی عبادت کرنا چاہیے وہ کافی ہے۔ دوسرا آقا تم کو نہ چاہیے حضرت
موسیٰ نے فرمایا کہ تجھ پر اور فرعون پر خدا کی لعنت اُسنے کہا کہ مین فرعون سے
یہ سب حال کہونگا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ زمین اِسکو پکڑ زمین نے اُسکو
زانو تک دھنسایا اور نچھوڑا جب تک اُسنے سخت قسم نہ کھائی کہ ہرگز فرعون سے
نہ کہونگا مگر آپ کی نماز اور عبادت کا حال مصاحب فرعون تک پہونچا اور رفتہ
رفتہ فرعون نے سُنا اور کہا کہ جب حضرت موسیٰ نماز پڑھین مجکو خبر کرو ایک
خدمتگار وقت نماز کا منتظر رہا جب حضرت موسیٰ نے نماز شروع کی اُسنے فرعون
سے اطلاع کی فرعون خود آیا اور تا فراغ نماز حضرت موسیٰ وہان کھڑا رہا اور بعد
مین حضرت موسیٰ سے پوچھا کہ یہ عبادت کس کے لیے کرتا ہے حضرت موسیٰ نے

فرمایا کہ یہ اُس آقا کے واسطے جو مجکو کھلاتا پلاتا ہے پہناتا اور تربیت دیتا ہے
فرعون نے کہا کہ سچ کہتے ہو یہ سب کام مین کرتا ہون حضرت موسیٰ بنی اسرائیل
کے مسن لوگون کو بلاتے اور اُن سے زیادہ موافقت رکھتے تھے یہ بات
فرعونیون کو شاق گذری ایک روز حضرت موسیٰ نے سرداران بنی اسرائیل
کو اپنی مجلس مین بلایا اور دریافت کیا کہ کب سے فرعون کے عذاب مین
گرفتار ہو اُنھون نے کہا کہ ایک زمانہ گذر چکا ہی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ
خدا کی جانب سے تمھارے گناہون کا بدلہ ہی اب تم کو چاہیے کہ نذر مانو یہ عذاب
جاتا رہے تو اُس نذر کو پورا کرنا سب نے کہا کہ ہم نماز پڑھین گے اور روزہ
رکھین گے اور مساکین کو روٹی بہت دین گے آپ نے فرمایا کہ ایک چیز اپنے
اوپر واجب کرلو وہی سب کو کفایت کرے گی اور وہ یہ ہی کہ اپنے پروردگار کی
اطاعت کرو سب نے دل وجان سے قبول کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مین نے
سنا ہے کہ زمانہ سابق کے بُت پرستون مین ایک پیغمبر تھا مگر اُنھون نے مرتبہ
پیغمبر کا نہ جانا اور گڑھے مین لکڑیان جمع کرکے آگ جلائی اور پیغمبر کو اُس آگ
مین ڈالدیا مگر آگ نے کچھ نقصان نہ پہونچایا۔ وہ پیغمبر ہمارے اور تمھارے
دادا تھے یعنی حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام۔ حضرت موسیٰ نے
فرمایا کہ مثل اپنے دادا کے رہنا چاہیے اور فرعون اور فرعونیون کی ایذا سے
نہ ڈرنا چاہیے خدا ے تعالیٰ اُسکے شر سے تم کو نجات دے گا جب حضرت موسیٰ
تیس سال کے ہوئے تو اپنے ایام دولت مین بسبب جنسیت کے بنی اسرائیل پر
ہمیشہ ترحم فرماتے تھے اور قبطیون سے ناخوش رہتے تھے ایک روز راستہ مین
دیکھا کہ ایک دارو غہ باورچیخانہ فرعون کا ایک بنی اسرائیل کے سر سے گٹھا
لکڑیون کا کھینچ رہا ہی اور کہتا ہے کہ باورچیخانہ فرعون تک پہونچا دو اسرائیلی نے

جب موسیٰ کو دیکھا تو فریاد کرنے لگا حضرت موسیٰ نے ہرچند بطور نصیحت کے اُسکو
ظلم کرنے سے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا اور مجبوراً ایک گھونسا اُسکی پیشانی پر مارا
کہ وہ ملعون جہنم کو سدھارا اور مظلوم اسرائیلی نے نجات پائی اور اپنے گھر کو چلا گیا
یہ خبر فرعون کو پہونچی اُسنے کہا یہ غلط ہے کہ حضرت موسیٰ نے اسرائیلی کی حمایت پر
قبطی کو مارا ہو دوسرے روز جب سیر کو نکلے تو پھر وہی اتفاق ہوا کہ وہی اسرائیلی
دوسرے قبطی کے ساتھ دست و گریبان ہو رہا تھا اسنے حضرت موسیٰ کو دیکھ کر
پھر فریاد کی حضرت موسیٰ نے اوّل اُس اسرائیلی کو جھڑکا کہ تیرے سبب ایک بار
ایک قبطی کو مار چکا ہون آج پھر وہی قضیہ ہے اُسکے بعد حضرت موسیٰ نے چاہا
کہ اُس قبطی کو دور کرین مگر اسرائیلی نے سمجھا کہ مجھکو مارتے ہین اسرائیلی تو زدو پنجہ
موسیٰ روز اوّل دیکھ چکا تھا بے اختیار بول اُٹھا کہ اے موسیٰ کل تو نے ایک
شخص کو مار ڈالا ہے اور آج مجھکو مارنا چاہتا ہے قبطی نے بھی اسرائیل کو چھوڑ دیا
اور سب بازار کے لوگون نے دربار فرعون مین گواہی دی کہ قبطی کے قاتل
موسیٰ ہین اور روساء قبط نے فرعون سے چاہا کہ موسیٰ کو بعوض قبطی کے مار ڈالین
فرعون نے قتل موسیٰ مین توقف کیا حزقیل قبطی جو ایمان سے مشرف ہو چکے تھے
اُس مجلس سے اُٹھے اور حضرت موسیٰ کو اطلاع دی کہ امیران قبط تمھارے مار ڈالنے
کی کوشش کر رہے ہین بہتر ہو گا کہ تم چندروز کے لیے اِس شہر سے چلے جاؤ حضرت
موسیٰ یہ سُنکر بلا سواری اور بلا معلوم راستہ کے ساٹ روز مین مداین پہونچے
راستہ مین دو شیر ببر آپ کے ہمراہ رہتے جو رات کو آپ کی حفاظت کرتے اور دن
مین راستہ بتلاتے تھے حضرت شعیب نے آپ کی خبر تشریف آوری کی سُنکر آپ کو
بُلا یا اور دولت و اقبال کی نشانیان آپ کی پیشانی سے معلوم کرکے اپنی دختر
صفورا سے آپ کی شادی کردی حضرت موسیٰ نے بعوض دین مہر کے دس سال اپنے

خسر کی بکریان چرائین حضرت شعیبؑ نے فرمایا کہ گھر مین جاؤ اور ایک لاٹھی اُن
لاٹھیون مین سے جو پیغمبرون سے ہم کو میراث مین ملی ہین لے آؤ حضرت موسیٰ
گھر مین گئے تو اندھیرے مین لاٹھی حضرت آدمؑ کی جو بہشت سے لائے تھے خود بخود
آپ کے ہاتھ لگی حضرت شعیبؑ نے اُسکو بسبب ضعف بصارت کے ہاتھ سے چھوا اور
فرمایا کہ دوسری لاٹھی لاؤ غرض سات بار گئے اور وہی لاٹھی ہاتھ آئی حضرت
شعیبؑ نے جانا کہ یہ خلعت رسالت سے بھی مشرف ہوگا فرمایا کہ اس لاٹھی سے
غافل نہ ہو جو بہت کام آوے گی اور وہین آپ کے جیرسوم نامی لڑکا پیدا ہوا
دس برس کے بعد آپ کو اپنے گھر کا خیال آیا اور اپنی بی بی اور بیٹے کو ہمراہ لے کر
موسم سرما مین وہان سے تشریف لے چلے اور پانچ روز کے بعد جمعہ کے روز آپ وادی
سینا مین پہونچے اور ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا اور نہایت سردی طاری ہوئی بضرورت
وہان مقام کیا اور سردی کی وجہ سے ہر چند چقماق جھاڑی مگر آگ نہ نکلی ایک لحظہ
کے بعد جنگل کی طرف نگاہ کی تو طور سینا کی طرف روشنی نظر آئی لاٹھی لیکر آگ
لینے کے لیے اُس طرف روانہ ہوئے اور اپنے اہل کو وہین چھوڑا کہتے ہین کہ وہ
روشنی فرودگاہ سے بارہ فرسنگ پر تھی آپ اپنی قوت روحانی اور کمال نفسانی سے
جلد اُسکے نزدیک پہونچے تو دیکھا کہ روشنی شفاف بے دود سبز درخت کی شاخ سے
نکل کر آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور لحظہ بہ لحظہ وہ روشنی اور درخت کی تازگی زیادہ
ہوتی جاتی ہے حضرت موسیٰ اس فکر مین حیران کھڑے رہے کہ کس طرح پر اُس سے آگ
حاصل کرون کیونکہ جب وہ متوجہ ہوتے تھے تو روشنی اوپر کو چلی جاتی تھی اس عرصہ مین
ایک آواز سُنی جو پہلے کبھی نہ سُنی تھی وہ یہ تھی (یا موسیٰ) حضرت کلیم نے جواب دیا کہ
لبیک لبیک مگر چارون طرف کوئی نظر نہ آتا تھا جب تین بار یہ آواز سُنی تب کہا کہ اے
منادی احسان کر تو کون ہے تیری آواز سُنتا ہون اور تجھکو کہین نہین دیکھتا پھر ندا سُنی کہ

انی انا اللہ رب العلمین و انا ربک یا موسیٰ حضرت موسیٰ سجدہ مین فوراً گئے
اور عرض کیا کہ خداوندا یہ کلام تیرا ہے یا تیرے رسول کا خطاب ہوا کہ یہ کلام میرا کلام
اور یہ نور میرا نور ہے اور مین پروردگار عالم ہون اے موسیٰ آگے آؤ اِس بات
کے سُننے سے حضرت کلیم اللہ کے مزاج پر خوف و بیم غالب ہوا بہزار حیلہ لاٹھی ہاتھ
مین لے کر کھڑے ہوئے اور ایک فرشتہ نے بموجب حکم الٰہی حضرت موسیٰ کی مدد
درخت تک پہونچنے مین کی جب درخت کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو حکم ہوا انی انا
ربک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی - یعنی مین تیرا رب ہون
اپنی جوتیان نکال تحقیق تو وادی مقدس مین ہے جسکا نام طوی ہے پھر حضرت موسیٰ
پر خدا کی عنایت خاص ہوئی کہ خلعت نبوت پہنایا اور معرفت کے نور سے آپ کے
دل کو آراستہ کیا اور فرمایا کہ انا اخترتک فاستمع لما یوحی - یعنی مین نے تجھکو
برگزیدہ کیا پس سُن تو جو وحی کیجاوے - پس تجلی خداوند تعالیٰ کی آپ کو ملاحظہ ہوئی
اور بلاواسطت فرشتہ آپ خداوند تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور اُسی روز آپ
موسیٰ کلیم اللہ مشہور ہوئے اور معجزات عطا ہوئے جسکی تصریح تفاسیر مین بخوبی
موجود ہے اور وہان سے ہدایت ہوئی کہ بنی اسرائیل کی آہ وزاری پر مجھے
رحم آیا تم فرعون سے کہو کہ بنی اسرائیل کو اپنے مُلک سے جانے دین اور فرعون
و فرعونیون پر غلبہ دینے کا وعدہ ہوا اور ارشاد ہوا کہ حضرت ہارونؑ جو بہت بڑے
فصیح اللسان ہین اُنکو تمھارا قوت بازو اور وزیر بناوین گے حضرت موسیٰ وہان
سے مع اہل وعیال کے چلے اور قریب مصر کے راستہ مین حضرت ہارونؑ بحکم خداوند
تعالیٰ پیشوائی کے لیے کھڑے تھے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو خداوند تعالےٰ کا
پیغام بشارت التیام سُنایا سُنکر سجدۂ شکر مین گر پڑے اور نہایت خوش ہوئے
حضرت موسیٰ و ہارون اُسی روز بڑی کوشش کرکے فرعون کے پاس گئے اور کہا

کہ ہم خداوند تعالیٰ کے پاس سے پیغام لائے ہین آپ خداوند عالم سے ڈر کر راہِ راست پر آیئے اور بنی اسرائیل کو تکلیف نہ دیجیے فرعون نے کہا کہ خداوند عالم کون ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا جسنے آسمان و زمین اور ہر چیز پیدا کی ہو فرعون نے کہا کہ تم وہی ہو جو خون کرکے بھاگ گئے تھے اب یہ منصب اعلیٰ کہان سے پایا کہ مجھے نصیحت کرنے آئے ہو آپ نے فرمایا کہ مین نے ایک گھونسا تادیبًا مارا تھا نہ اس خیال سے کہ وہ مرجاوے ایسی صورت مین قصاص لازم نہین آتا تو بسبب علیے آدہ اصلی کے میرے قتل پر مصروف تھا اور مجھے مقابلہ کی طاقت نہ تھی اب اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا رسول کرکے تیری دعوت کو بھیجا ہو اور تعجب ہے کہ تو ایک کافر کے مارنے سے مجھے سرزنش کرتا ہو اور چارسو برس سے بنی اسرائیل کے فرزندون کو قتل کررہا ہے اب مناسب یہ ہو کہ خدا کی وحدانیت اور میری نبوّت کا اقرار کر اور بنی اسرائیل کو میرے سپرد کر یہ تاریخ ۲۵۔ رمضان المبارک کی تھی کہ آپ کا مباحثہ و مناظرہ فرعون سے مجمع عظیم مین ہوا فرعون نے کہا کہ یہ دیوانہ ہو اسکو حبس دوام کرونگا آپ نے فرمایا تجھ کو مجھپر دسترس نہ ہوگی اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے تئین حجت ظاہر اور دلیل قاہر عطا کی ہے چنانچہ حضرت نے اپنا عصا پھینکا وہ فی الفور اژدہائے عظیم بن گیا اور آنکھین مانند مشعل کے روشن ہوئین اور مُنھ سے شعلے نکلنے لگے اور دانتون کے پیسنے کی آواز مہیب لوگون کے کانون مین پڑی اور مانند شیر مست کے غرّانے لگا اور جس چیز پر گذرتا تھا اُسکے ٹکڑے کرتا تھا اور جس چیز پر گذرتا تھا وہ جل جاتی تھی فرعون ہیبت کے مارے تخت سے گر گیا اور تخت کا پایہ پکڑکے فریاد کرنے لگا کہ اگر تو اس بلا کو دفع کرے گا مین تیری نبوّت کو قبول کرونگا جب آپ نے اُس اژدہے کے مُنھ پر ہاتھ ڈالا تو بدستور سابق وہ لاٹھی ہوگئی اور فرعون اور اُسکے مصاحب پھر بدستور بیٹھے پھر حضرت

نے اپنا ہاتھ جیب مین ڈالکر نکالا تو اسکی روشنی سے سب کی آنکھین خیرہ ہوگئین
اور کوئی تاب ید بیضا کے دیکھنے کی نہ لاسکا کیس واسطے کہ شعاع اسکی آفتاب پر
فوق تھی سب نے امان چاہی۔
نقل ہے کہ فرعون نے کہا کہ اگر آپ کی دعوت قبول کرلون تو مجکو کیا عوض ملے گا
آپ نے اُس سے فرمایا کہ اگر تو ایک کام بجا لاوے تو اُسکے عوض مین چار چیزین تجکو
ملین گی اُسنے پوچھا کہ آپ کی کیا خواہش ہو آپ نے فرمایا کہ تو عبادت کر اس خدا
کی جسکے سوا کوئی دوسرا خدا نہین پھر پوچھا کہ وہ چار چیزین کون سی ہین فرمایا
کہ اوّل مین دعا کرون گا کہ تو جوان رہیگا۔ دوم ہمیشہ بادشاہ رہے گا کوئی
تیرے ہاتھ سے بادشاہی نہ لے گا۔ سوم تندرست رہے گا کبھی بیمار نہوگا۔ چہارم
آخرت مین بہشت دائما تجھے نصیب ہوگی۔ فرعون نے کہا کہ آج مین اس مقدمہ مین
عقلمندون سے مصلحت کرون گا۔ اوّل اُسنے اپنی بی بی سے کہا اُسنے جواب دیا
کہ ایسی نعمتون کو کوئی ہاتھ سے نہین دیتا بے توقف ایمان لے آ۔ پھر اُسنے باہر
نکل کر ہامان بے سروسامان سے دریافت کیا وہ بولا کہ اب تک تو مسند الوہیت
پر بیٹھا اور اب عبودیت پر بیٹھے گا فرعون نے ہامان کے اختلال سے حضرت
موسٰی سے انکار کیا اور کہا کہ یہ شخص جادوگر ہے اس حیلہ سے ملک لینا چاہتا ہے
پس بمشورہ اہلکاران و امیران عید کا دن مقرر کرکے بہتّر ہزار بڑے بڑے
جادوگر ہر شہر کے اشتہار دے کر بلائے اور میدان عیدگاہ مین ایک خلق
تماشائی جمع ہوئی کہ صحرا و کوہ آدمیون سے بھر گیا اور حضرت موسٰی کلیم اللہ و
ہارون رسول کریم اللہ بھی تشریف لائے جادوگرون کی درخواست پر فرعون
نے کہا کہ اگر تم غالب ہوگے تو ہمارے پاس رہا کرنا جادوگرون نے حضرت
موسٰی سے پوچھا آپ نے کمال بے پروائی سے فرمایا کہ تم جو چاہو سو کرو چنانچہ

اُنھون نے فرعون کا نام لے کر اپنے شعبدون کو ڈالا کہ آفتاب کی گرمی سے وہ
مورتین جو مجوف کرکے پارے سے بھری تھین حرکت کرنے لگین لوگ اُنکو سچ مچ
سمجھکر ڈرنے لگے نظر بندی سے چمڑے اور لاٹھیون کے ستّر ہزار سانپ اور
درخت لگائے تھے حضرت موسیٰ نے اوّل ساحرون کو نصیحت فرمائی ساحر حُسنِ
مقال اور کیفیت احوال سُنکر متردد و حیران ہوئے کہ یہ صورت باسعادت اور
شکل منوّر بادولت جادوگرون کی نہین ہے اور بولے کہ اگر موسیٰ تو ہم غالب رہا
تو ہم تیری متابعت کرین گے پس حسب نزول وحی ملک العلام آپ نے
اپنا عصا ڈالا کہ وہ اژدہا ے عظیم بن گیا اور کف مُنھ سے نکلنے لگی اور ایک
غُل مچ گیا اور ستّر ہزار شعبدون کو لقمہ کرگیا کہ نشان تک باقی نہ رہا اور مثل
رعد کے گرجتا تھا اور لوگون کا کلیجہ ہیبت کے مارے پانی ہوتا تھا اور پتھر اور
اینٹ جو سامنے آتی تھی چبا جاتا تھا آخر مُنھ پھیلا کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا
فرعون اسکی ہیبت سے بھاگا اور صف ایک دوسرے پر گرنے لگی کہ اس صدمہ
مین پچیس ہزار آدمی پائمال ہوکر راہی ملک عدم ہوئے اور شور قیامت
اُس میدان مین برپا ہوا سب کی التجا سے حضرت موسیٰ نے اُسکو پکڑ لیا وہ
پھر عصا ہوگیا جادوگر یہ حال دیکھکر کہ واقعی یہ جادو نہین ایمان لے آئے
اور سجدہ مین بے توقف گر گئے اور فرعون کو اُنکے اسلام لانے سے خجالت ہوئی
اور کہا کہ تم اس بہانے سے مُلک لینا چاہتے ہو یہ کہکر دشمن بن گیا اور اُن
ایمان لانے والون کو بڑی تکلیف سے قتل کیا مگر وہ ایمان پر قائم رہے اور
دعاء خاتمہ کرتے تھے فرعون کی بی بی نے بھی اپنا ایمان لانا ظاہر کیا فرعون
کے دل مین تو کینہ تھا اُس مظلومہ بے گناہ کو بھی شہید کیا فرعون نے اور زیادہ
بنی اسرائیل کو تکلیف دینا شروع کیا اور حضرت کی سفارش کا کچھ خیال نہ کیا

بنی اسرائیل نے عرض کیا کہ پہلے اپنے باپ دادون سے آپ کی نبوت کی خوشخبری سُنتے تھے کہ آپ کے عہد نبوت مین ہم نجات پاوینگے اس لیئے تکلیف پر صبر اور آپ کی امید پر جیتے تھے اب آپ کی تشریف آوری پر ہمارا دُکھ نہ مٹا اب ہم کو طاقت تحمل کی نہین اگر حکم ہو تو اس مُلک سے ہجرت کر جاوین یا لڑین مگر حضرت موسیٰ نے سب کی تسلی کی اور کہا کہ زمین خدا کی ہے خدا کو اختیار ہے کہ تم کو ہی نائب کرے اور تمھارے دشمن کو زمین مین کھپا دے پھر حسب ایماء حضرت موسیٰ حضرت ہارونؑ نے دریاے نیل اور ہر ایک بلند تالاب پر عصا مارا کہ وہ سب پانی خون ہوگیا اور مچھلیان مرگئین سات روز تک یہی تکلیف رہی نقل ہے کہ ایک قبطن ایک بنی اسرائیل کی عورت سے بہت بولی کہ اے بہن مین پیاس سے مرتی ہون تو اپنے مُنھ مین کُلی لے کر میرے مُنھ مین ڈالدے جب اُس نے کُلی اُسکے مُنھ مین ڈالی وہ فی الفور خون خالص ہوگئی نعوذ باللہ من غضبہ

مگر فرعون نے اس کا خیال نکیا تب پھر عصا آپ نے دریا اور نہرون اور تالابون پر مارا کہ مینڈک بیشمار چڑھ آئے اور تمام زمین مصر کی چھپگئی کھانے مین پانی مین بستر مین مینڈک ہی مینڈک تھے تب فرعون نے عاجز آکر دُعا چاہی اور کہا کہ بنی اسرائیل کو جانے دونگا تب موسیٰ کی دعا سے سب مرگئے اور اُنکے تودے لگائے گئے اور زمین سڑگئی مگر فرعون برگشتہ ہوگیا تب آپ نے پھر عصا مارا کہ تمام جوئین ہوگئین جن سے سب لوگ عاجز آگئے مگر اُس سنگدل پر کچھ اثر نہوا تب حضرت موسیٰ نے حسب آمد وحی صبح کے وقت فرعون کو کہ وہ دریا کو جا رہا تھا کہا کہ خدا کے بندون کو اپنے مُلک سے جانے دے ورنہ سواے زمین جشن کے جہان بنی اسرائیل رہتے تھے خدا تعالی تیرے مُلک پر مچھرون کو مسلط کرے گا اور سب تکلیف پاوینگے چنانچہ خدا نے ایسا ہی کیا

جس سے فرعون اور اُسکے گھر والے اور تمام اہل مصر چیخ اوٹھے تب فرعون نے
حضرت موسیٰ و حضرت ہارونؑ کو بلاکر کہاکہ بنی اسرائیل شہر سے باہر نہ جاوین
یہین قربانی کرلین حضرت موسیٰ نے انکار کیا اور کہاکہ اہل مصر گائے پوجتے
ہین تین دن کی راہ باہر مصر سے جاکر قربانی کرین گے فرعون نے منظور کیا
اور کہاکہ بہت دور نہ جانا اور میری اِس بلا کے دور ہونے کے لیے بھی دعا کرنا
تب حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ بلائین سب دور دفع ہوگئین مگر فرعون وعدہ
سے پھر گیا پھر بحکم الٰہی حضرت موسیٰ نے فرعون سے کہاکہ اب مویشیون مین موت
آوے گی چنانچہ مصریون کے تمام جانور مر گئے۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ بیل۔ گدھا۔ نام کو
نہ بچا اور بنی اسرائیل کا ایک بھی جانور ضائع نہ ہوا پھر بحکم الٰہی حضرت موسیٰ نے
بھٹی کی خاک لے کر آسمان کی طرف اُڑائی کہ مصر کے تمام آدمیون اور جانورون مین
طاعون پھنسی اور پھوڑے اِس کثرت سے پیدا ہوئے کہ الامان پھر حضرت موسیٰ
نے فرعون سے راستہ مین کہاکہ بنی اسرائیل کا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو
ایمان لے آ اور بنی اسرائیل کو جانے دے ورنہ ایسا طوفان آویگا کہ کبھی آج تک
مصر مین نہین آیا ہو چنانچہ حضرت موسیٰ کے حکم سے ملازمان فرعون جو خدا سے
ڈرتے تھے وہ بھی سب اپنا اپنا مال میدان سے گھرون مین لے آئے اور حضرت
موسیٰ کے عصا آسمان کی طرف اُٹھاتے ہی ابر اور ہیبتناک کڑک اور بجلی فوراً
نمودار ہوئی اور ایسے بڑے بڑے اولے برسے کہ پرند اور چرند انسان
اور حیوان درخت اور کھیتی سب ستیاناس ہوگئی مگر اراضی جشن مین اولے نہ برسے
تب فرعون نے حضرت موسیٰ و ہارونؑ سے کہاکہ بیشک مین نے گناہ کیا خدا
عادل ہے تم دعا کرو آپ کو بغیر دعا کیے نہین جانے دون گا تب آپ کی دعا سے
وہ بلا دفع ہوئی مگر فرعون پھر پھر گیا اور کہنے لگا کہ یہ بھلائی ہمارے واسطے ہے

اور وہ سختی حضرت موسیٰ کے سبب سے ہوئی تھی حضرت موسیٰ نے فرعون سے پھر کہا
کہ اب بھی باز آ۔ اور خدا کے آگے عاجزی کر اور خدا کے بندون کو جانے دے ورنہ
باقی ماندہ درختون کو ٹڈیان چاٹ جاوین گی۔ بعد تشریف بری حضرت موسیٰ کے
فرعونیون اور اُسکے ملازمون نے جو خفیہ ایمان رکھتے تھے فرعون کو سمجھایا کہ مصر
اُجڑ گیا ہی اور اب بہت معجزے آپ کے دیکھ چکا ہے پھر بھی قتل پر آمادہ ہو کاش
اگر اب کوئی بلا آئے تو کیسے دفع ہوگی مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے ہم تم
تباہ ہو جاوین گے خدا کسی پر ظلم نہین کرتا مگر نصیحت تمھاری سمجھ مین نہین آتی
خداوند تعالیٰ جسکو برباد کرتا ہے اُسپر کسی کی ہدایت اثر نہین کرتی مجبور ہو کر
فرعون نے کہا کہ اچھا مرد قربانی کے لیے چلے جائین اور باقی یہین رہین مگر حضرت
موسیٰ نے انکار کیا اور کہا اگر جاوین گے تو سب کو ہمراہ لے کر جاوین گے اِسپر
فرعون ناخوش ہوا اور آپ کو دربار سے نکلوا دیا حضرت موسیٰ نے اپنا عصا بحکم
خدائے تعالیٰ آسمان کی طرف اُٹھایا لہ تمام دن اور رات پُروا آندھی چلی اور
دوسرے روز صبح ہی بیشمار ٹڈیان آئین اور تمام روے زمین کو ڈھانک لیا اور
تمام مُلک مصر کی گھانس اور درخت کی سبزی نہ چھوڑی تب فرعون نے عاجز آکر
آپکو پھر طلب کیا اور کہا کہ واقعی مین گنہگار تمھارے خدا کا ہون اب منت کرتا ہون
کہ اِس مرتبہ میرا گناہ معاف کرا دیجیے حضرت موسیٰ نے دعا فرمائی اور ایک ٹڈی بھی
باقی نہ رہی مگر فرعون پھر پھر گیا اور بولا کہ مجھکو چھوڑو کہ مین مار ڈالون موسیٰ کو اور
پکارنے لگا اپنے رب کو اور کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ موسیٰ بگاڑ دے تمھارا دین اور
ڈالے مُلک مین خرابی) فرعون یقیناً جانتا تھا کہ یہ نبی ہین اور جو کچھ یہ لائے ہین
وہ معجزے ہین سحر نہین ہے اور تھا وہ مفسد اور خونی کہ ذرا سی بات مین آدمی کو
مار ڈالتا تھا مگر یہ خیال اُسکے دل مین ضرور بیٹھا ہوا تھا کہ ایسا نہو مین ارادہ کرون

موسیٰ کے قتل کا اور خود ہلاک ہو جاؤن چنانچہ یہ جملہ کہ لگا پکارنے اپنے رب کو
اور کہنے لگا کہ چھوڑ دو مجھکو کہ مَین مارڈالون اُسکے ڈرنے کی تصدیق ہی اُسکا
کہنا واسطے فریب دینے قوم کے تھا کہ تم ہی روکتے ہو ورنہ مَین تو مارنے کو
مستعد ہون حالانکہ مارے ڈر کے مار نہین سکتا تھا صرف جھوٹ موٹ اظہار کرتا
تھا ورنہ کسی سے مشورہ کی کیا ضرورت تھی اور مشورہ پھر کیون موقوف رکھتا
پھر بحکم خدا ے تعالیٰ حضرت موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف لمبا کیا تین روز
تک اوپر زمین پر سخت اندھیرا رہا کہ ایک کو دوسرا نظر نہ آتا تھا تب فرعون نے
حضرت موسیٰ کو بُلا کر کہا کہ تم اور تمھارے بچے جاوین اور گاے بھینس وغیرہ
یہین رہین مگر حضرت موسیٰ نے منظور نفرمایا کہ ایک جانور بھی یہان نہ چھوڑا
جاوے گا تب فرعون سخت ناخوش ہوا اور کہا کہ تجھے منھ نہ دکھانا ورنہ قتل
کرادونگا پھر تو حضرت موسیٰ جوش مین آیا اور فرمایا کہ اچھا اب مَین بھی تیرا مُنھ
نہ دیکھونگا چنانچہ چالیس سال اس فہمایش اور دعوت با محبت ساتھ معجزون کے
یعنی عصا - ید بیضا - خون ہونا پانی کا - مینڈک - کثرت مچھرون اور جوئین وغیرہ کی
گذر گئے جب فرعون اور قبطیون کے ایمان لانے سے مایوسی ہوئی تب حضرت
موسیٰ نے خداوند عالم سے عرض کیا کہ آپ نے فرعون بے عون اور فرعونیون کو بقدر
مال و زینت دُنیا کی دی ہی کہ جسکے سبب وہ لوگون کو گمراہ کر رہا ہی یہ بغیر عذاب الیم
کے ایمان نہ لاوینگے اُنکا مال تباہ کر اور اُنکے دلون پر سخت سے سخت صدمہ
پہونچا اور بنی اسرائیل کو کسی حیلہ سے اُن سے چھڑا کہ وہ بے خوف و ہراس تیری
عبادت کرین خداے تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسی بلا نازل کرونگا کہ سب کلیجہ تھام کر
رہ جاوینگے اور تم کو خود بخود یہان سے نکال دینگے اور اگر فرعون تمھارا
پیچھا کرے گا تو ہلاک ہوگا تم سب کے سب اس مہینے کی دسوین تاریخ کو اپنے

مکانون کو قبلہ بناؤ اور فی گھر ایک ایک بکرا بے عیب لیکر چودھوین تک رکھو اور شام کو خدا کے نام سے ذبح کرو اور بھون کر کھا جاؤ یہ تمھاری عبادت اور عید فتح ہوگئی اور اُس بکرے کے خون سے ہر ایک مکان کے دروازے پر نشان کر دینا اور اُس سے پہلے ہر ایک مرد اور عورت اپنے اپنے ہمسایہ سے سونے اور چاندی کے برتن مستعار لے وہ تم کو بلا وسواس دیدین گے کیونکہ مین مصریون کے دل مین تم کو عزیز کر دون گا چنانچہ سب بنی اسرائیل نے ایسا ہی کیا آدھی رات کو ملک الموت مصر مین آیا اور امیر سے لیکر فقیر اور انسان سے لے کر حیوان تک سب کا پہلوٹا بچہ مرگیا اور گھر گھر ایسا سخت کہرام برپا ہوا کہ نہ ایسا کبھی ہوا تھا اور نہ کبھی ہوگا فرعون نے رات کو ہی آپ کو اس خیال سے کہ اگر یہ نہ جاوین گے تو ہم سب مر جائین گے کہا کہ ابھی بنی اسرائیل کو مع اپنے کل مویشی کے لیجائیے اور قربانی کرنے کے لیے اجازت دو اور کہدو کہ میرے لیے بھی دعاے برکت چاہین پھر تو بنی اسرائیل کو وہان سے روانہ کرانے مین بہت ہی عجلت کی گئی اس وجہ سے بنی اسرائیل نے گندھا ہوا آٹا بلا انتظار خمیر کے لگن سمیت کپڑون مین باندھ کر اُٹھا لیا تھا اور رئیسان بنی اسرائیل نے اپنے تمام فرقہ کو جو مصر مین منتشر تھے اور جو بنی اسرائیل بطور معلمی[1] وعلی ہذا قبطیون کے نوکر تھے سب کو ایک جگہ جمع کیا اور راتون رات

[1] یہانسے پایا جاتا ہے کہ تعلیم وتعلم کی ابتدا بنی اسرائیل سے ہے کیونکہ جو صحائف روزانہ انبیا علیہ الصلوۃ والسلام اُترتے تھے اُنکے پڑھنے اور نقل کرنے کے لیے اہل شہر بلکہ دور دور سے لوگ حاضر ہوکر سیکھتے تھے اور کامیاب وفیضیاب ہوکر دوسری جگہ اُنکی اشاعت کرتے تھے اور علم اخلاق وتہذیب جو عین خاصہ احکام الہی ہے اُسکو غیر مذاہب کے لوگ حاضر ہوکر حاصل کرتے تھے اسی وجہ سے اُن کا یہ موروثی پیشہ تھا جو کسی زمانہ شرفا مین اس سے بہتر اور کوئی شغل نہ تھا اور عالمان باعمل وفاضلان مکمل جب سے اب تک ہر خاندان مین ہوتے رہے ہین ۱۲—

کوچ کیا کیونکہ رئیسان بنی اسرائیل نے فرعون سے کہدیا تھا کہ ہمارا روز عاشورا
کا متبرک اور دن تولد حضرت آدمؑ کا ہے چاہتے ہین کہ کل بنی اسرائیل باہر شہر
سے جمع ہو کر خدا ے تعالی کی عبادت کرین اور رسم عید بجا لائین تمام بنی اسرائیل
نہایت زیب و زینت اور زیور و پوشاک کے ساتھ جو قبطیون سے بہ بہانۂ عید
لیا تھا شہر سے باہر خیمہ گاہ پر آئے آخر شب کو جب سب جمع ہو گئے حضرت ہارونؑ
آگے اور حضرت موسیٰ جماعت کے پیچھے تھے بعد طوفان نوح ۱۸۶۵ برس مین بنی اسرائیل
نے مصر سے یہ کوچ کیا تھا مگر راہ نہ ملی ہر چند چپ و راست چلے مگر راستہ کا
سراغ نہ ملا جملہ مردمان کار چھ لاکھ ستر ہزار تھے اور مجموعہ مرد و عورت لڑکے
اور جوان اور بڈھے سب بارہ لاکھ تھے حضرت موسیٰ نے بزرگان بنی اسرائیل
سے پوچھا کہ راہ نہ ملنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ بارہا اس راستے سے آمد و رفت رہی
ہے بزرگان بنی اسرائیل نے کہا کہ اصل وجہ یہ ہے کہ حضرت یوسفؑ نے قبل
وفات کے وصیت فرمائی تھی اور اپنی اولاد اور اپنے بھائی کی اولاد سے عہد و
پیمان لیا تھا کہ جسوقت مصر سے باہر جاؤ تو میرا تابوت بھی ساتھ لیجانا اور آبائی
مدفن مین پہونچا دینا اب چونکہ مصر سے علیحدہ ہوتے ہین مگر تابوت ہمراہ نہین لیا
اس لیے غیب سے یہ راستہ بند ہو گیا حضرت موسیٰ نے دریافت کیا کہ قبر مبارک
کہان ہے جہان سے تابوت ہمراہ لیا جاوے جملہ بزرگان بنی اسرائیل نے کہا
کہ ہم کو موقع قبر معلوم نہین ہی مگر اپنے باپ دادا سے یہی وصیت سُنی تھی حضرت
موسیٰ نے تمام لشکر مین منادی فرمائی کہ خدا کے لیے جسکو اس قبر مبارک کی خبر ہو
وہ اطلاع دے مگر کسی نے اقرار نہین کیا لیکن ایک پیرزال فرتوت نے کہا کہ مین
قبر مبارک کا موقع جانتی ہون مگر مجھ سے خداوند تعالی وعدہ فرمائے کہ اگر مین
نشان دیدون تو جو کچھ چاہون وہ پاؤن حضرت موسیٰ نے توقف فرمایا

اُسی وقت وحی نازل ہوئی کہ عہد کرلو اور جو وہ چاہے اُسکو دیدو پیرزال نے
کہا کہ میرے مطلب دو ہین ایک دُنیا مین اور دوسرا آخرت کے لیے یعنی پیر فرتوت
ہون طاقت چلنے کی نہین مجھے سواری پر مصر ہمراہ لے چلو اور آخرت کو
بہشت مین درجہ تمھارا اسا یاؤن حضرت موسیٰؑ نے اُسکی دونون باتین منظور
فرمائین پیرزال نے نشان قبر مبارک کا عین دریاے نیل مین بتلایا حضرت
موسیٰؑ گئے اور خود تابوت جو سنگ مرمر کا تھا نکال کرلائے اور لشکر کے آگے
لے چلے اور راستہ گم شدہ مل گیا اور صبح بھی نمودار ہوئی قبطیون نے صبح کو
ایک بنی اسرائیل کا اثر نہ پایا تو اپنے مال کی وجہ سے دیوانون کی طرح شور و
غل مچانے لگے اور واویلا کرنے لگے آخر جاسیس نے فرعون کو اطلاع دی کہ
بنی اسرائیل جا ے عید سے جہان جمع ہوئے تھے راتون رات کوچ کرکے
آگے کو روانہ ہوگئے اب حضرت موسیٰؑ کی عمر اسّی سال اور حضرت ہارون کی عمر
تراسّی سال کی تھی فرعون نے غصّہ مین آکر ملازمون کو حکم دیا کہ گرد و نواح شہر
و قصبہ و گانون سے سواریان عمدہ گھوڑون کی حاضر کیجاوین اور چاہا کہ اُسی
روز تعاقب کرے مگر چونکہ اُس روز سب قبطیون کا پہلوٹا بچہ مرا تھا مجبوراً توقف
ہوا دوسرے روز فرعون نے خود بھی فوج کے ساتھ سوار ہوکر قریب وقت
اشراق کے پیچھا کیا کہتے ہین کہ ستّر ہزار سوار ابلق اُسکے مقدمۃ الجیش مین تھی سو ہزار سوار
تیرانداز اور اسی قدر نیزہ بردار اور اسی قدر گرز بردار تھے جملہ چوبیس لاکھ سوار اور چھہ سو
گاڑیان اپنی اور اہلِ مصر کی ساتھ لین جن مین فرعونیون کو بٹھایا بنی اسرائیل
نے تین روز مین رعمیس سے سکات اور وہان سے ایتام اور وہان سے
فی الحیرات مین بعل صفون کے مقابل جو بحر قلزم مین واقع تھا قیام کیا اور خیمے
کھڑے کر رہے تھے کہ چھہ گھڑی دن چڑھے فرعون کا مقدمۃ الجیش آگیا بنی اسرائیل نے

حضرت موسیٰ سے کہا کہ یا نبی اللہ مصر میں جگہ قبروں کی نہ تھی کہ ہم کو بیابان میں
لے آئے کیونکہ آگے دریا طغیانی میں ہے اور کشتیاں اسقدر میسر نہ ہونگی اور
پیچھے فرعون کا مقدمۃ الجیش آگیا ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کچھ خوف نہ کرو
وعدہ خداے تعالیٰ کا سچا ہے غمگین مت ہو اسی اثناء میں حضرت جبرئیل مع
وحی نازل ہوئے کہ اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ کہ عصا دریا پر مارو اور کہو کہ پھٹ جا
اور راستہ دے مگر دریا بدستور رہا بعدہٗ حکم آیا کہ دریا کو کنیت کے ساتھ یاد کرو
دوسری بار حضرت موسیٰ نے عصا دریا پر مارا اور فرمایا کہ اے ابو خالد بحکم خداے
تعالیٰ پھٹ جا اور راستہ دے چنانچہ فوراً بارہ راستے خشک قعر دریا میں ہو گئے
اور دریا جریان سے رک گیا حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس روز
دو آفتاب دریا پر مسلط فرمائے کہ دریا کے اجزاء جدا جدا ہو گئے اور نسیم عنایت
چلنے لگی اور آفتاب لطف الٰہی نے زمین کو خشک کر دیا کہ بنی اسرائیل آرام سے
گذر گئے اور اوّل حضرت یوشعؑ و حضرت ہارونؑ و بعدہٗ جملہ بنی اسرائیل بارہ اسباط
ہر ایک جدا جدا راستہ سے گذرے تھے اور سب کے پیچھے حضرت موسیٰ مع اسباط
خود گذرے حضرت موسیٰ کنارۂ دریا پر اتنے عرصے کھڑے رہے کہ تمام صغیر و کبیر
دریا کے اندر داخل ہو گئے بعد اُسکے حضرت موسیٰ بھی روانہ ہوئے اور داہنے
بائیں پانی کی بڑی بڑی دیواریں تھیں پانی کی اُن دیواروں میں روشندان
تھے کہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو اطمینان کے لیے دیکھتا تھا اور باتیں کرتا تھا
حتیٰ کہ سب سلامتی سے چار گھڑی میں بخوبی اس دریاے حائل سے ساحل
نجات پر عبور کر گئے بجز اس مرتبہ کے کبھی آفتاب اُس زمین پر نہ چمکا تھا اور نہ
قیامت تک چمکے گا فرعون نے یہ حال دیکھ کر کہا کہ یہ دریا میرے اقبال سے پھٹ
گیا ہے تاکہ جنکا تعاقب کیا گیا ہے اُن کو پکڑ لوں اور معجزہ حضرت موسیٰ سے قدرت

خداوند تعالیٰ کا کرشمہ دیکھ کر مارے ہیبت کے کانپا اور دریا کے فکر مین ڈوبا کہ آیا
متابعت حضرت موسیٰ کی کرون یا مصر کو پھر جاؤن اور ہامان نے بھی فرعون کو
دریا مین جانے سے روکا کہ کشتی سے عبور کرنا چاہیے مگر حضرت جبریلؑ اسپ مادہ پر
سوار ہو کر دریا مین داخل ہوئے اور فرعون کا گھوڑا اُسکو دیکھکر بے اختیار
فی الفور دریا مین داخل ہوا اور اُسکے پیچھے اُسکے لشکر بھی دریا مین داخل ہوئے
اور مقدمہ لشکر فرعون کا کنارے کے قریب پہونچا کیونکہ میکائیلؑ مردمان بازماندگان
فرعونیون کو ہانکتے تھے پھر بحکم خدا جلّ شانہ حضرت موسیٰ نے دریا پر عصا مارا اور
دریا اپنی اصلی حالت پر آگیا اور پانی نے فرعون اور اُسکے ساتھیون کو ہلاک کیا
اور سب ڈوب مرے اور وہ دن منگل کا تھا ڈوبتے مین فرعون نے کہا کہ مین
بنی اسرائیل کے خداے تعالیٰ پر ایمان لایا فرشتہ نے جواب دیا کہ اب ایمان لاتا ہے
نعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسول اللہ اور بنی اسرائیل نے کنارۂ دوم بحر قلزم
پر فرعون اور اُسکے لشکر کی نعشین تین دن تک دیکھین یہ تاریخ عاشوراء کی تھی
چنانچہ حدیث صحیح مین حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مدینۂ منورہ مین یہودیون کو روزہ رکھتے دیکھا دریافت سے اُنھون نے
عرض کیا کہ آج دن عاشوراء کا ہے آج کے دن حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون
سے نجات دی اور فرعون غرق ہوا حضرت موسیٰ نے بطریق شکریہ کے روزہ رکھا
ہے اُسکی اقتدا مین ہم بھی روزہ رکھتے ہین حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بھی صحابہؓ سے فرمایا کہ مجھپر بھی حق ہے اس لیے خود روزہ رکھا اور دوسرون
کو روزہ کی ہدایت فرمائی اور اخیر عمر مین ارشاد فرمایا کہ اگر آیندہ سال زندہ رہا تو
ہمراہ یوم عاشوراء کے نہم تاریخ کو بھی روزہ رکھون گا تاکہ یہودیون کی مشابہت
نہ رہے۔ کہتے ہین کہ ایک عورت بنی اسرائیل کی اخیر رات کو پانی بھرنے کی واسطے

دریا پر گئی اور جب پانی بھر چکی تو ڈاڑھی فرعون کی جو جواہرات و مروارید سے مرصع تھی اُس عورت کے ہاتھ پڑی اُس نے جڑ سے اُکھاڑ لی اور جواہرات اُس سے لے لیے اور یہ وہ عورت تھی جسنے محل فرعون مین کچھ محنت کی تھی مگر اُجرت نہین ملی تھی غیب سے آواز آئی کہ بعوض اپنی اُجرت کے لے لے اُسنے یہ آواز سُنی اور سب سے یہ قصّہ بیان کیا اور ڈاڑھی مروارید کی دکھلائی اور لوگون کو یقین ہوا کہ نتیجہ ظلم کا ذلّت و خواری ہے اور آخیر مظلوم کا رستگاری و فلاح ہے حضرت موسیٰ نے حضرت یوشع نبیرۂ حضرت یوسف صدیق اللہ علیہ السّلام کو مع چوبیس ہزار مردمان کارگے مصر کو بھیجا اُنھون نے وہان پہونچکر تمام خزانہ و اموال منقولہ جمع کر کے حضرت موسیٰ کے حضور بھیجدیا اور باغ و املاک ضبط کیے اور ایک شخص کو وہان کا حاکم کر کے خود حضرت موسیٰ کے حضور واپس آگئے اور پھر بنی اسرائیل قلزم سے کوچ کر کے تین دن مین سور کے بیابان مین پہونچے اور وہان سے ایلیم مین آئے جہان بارہ چشمے اور ستّر درخت کھجور کے تھے اور دوسرے مہینے کی پندرھوین تاریخ کو سین کے بیابان مین پہونچے وہان بنی اسرائیل نے بھوک کی فریاد کی کہ مصر مین مرتے تو بہتر تھا جہان گوشت کی ہانڈیون کے پاس بیٹھتے تھے اور من بھر کی روٹیان کھاتے تھے تب خوان نعمت خداوند تعالیٰ نے اِس طرح پر نزول فرمایا کہ کھانے کے لیے شیرین بھیجین جنکو سلوی اور شمالی یہ ورن جبانی بھی کہتے ہین اور یہ اکثر دریاے شور پر ہوتی ہین جنوبی ہوا اُنکو جوق جوق عصر کے وقت بنی اسرائیل کے خیمون پر اُڑا لاتی تھی اور بنی اسرائیل ہاتھ اور چادر وغیرہ سے اُنکا شکار کرتے اور بفراغت شکم سیر ہو کر کھاتے تھے

بعض تفسیر مین ہے یون مسطور	آئے تھا خون پہ بیٹھتے تھے طیور

سبز وہ ہوتے تھے صوت دلکش سے　　مثل بلبل ترانۂ خوش سے
گرتی اُن پر جو ایک باد اثر　　گرتے اُنکے تمام بال اور پر
بے رگ و خون و استخوان وہ تمام　　پاتے بریان یہ حق کا تھا انعام
حسب حاجت کے اُنکو لاتے تھے　　ساتھ منّ کے اُنھین وہ کھاتے تھے

اور قریب صبح اُوس پڑتی تھی جو برف سے زیادہ سفید چھوٹے چھوٹے دانون کی طرح درختون پر جمتی تھی اور کھانے مین شہد سے زیادہ میٹھی تھی اُن کو منّ کہتے تھے اور اہل کتاب نے اُنکو ترنجبین بھی کہا ہے خداے تعالیٰ و بزرگ نے فرمایا کہ تمھارے لیے گوشت اور روٹیان ہین ہر شخص خوراک ہر روز کی جمع کرلے اور جمعہ کو دُو دن کی کیونکہ سنیچر کو جمع نکیا کرین اُس روز کی تعظیم ضرور جانین چالیس برس تک یہ منّ و سلوی بنی اسرائیل کو ملتا رہا جب تک کہ وہ مُلک کنعان مین پہونچکر آباد ہوئے خداے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ارشاد فرمایا کہ کچھ منّ ایک مرتبان مین واسطے یادگار آیندہ نسلون کے رکھ دو چنانچہ آپ نے رکھ لیا۔ پھر مقام سین سے کوچ کرکے رفیدیم مین پہونچے وہان بنی اسرائیل کے عذر پر بحکم خداے تعالیٰ حضرت موسیٰ نے حوریت پہاڑ کی ایک چٹان پر اپنا عصا مارا اُس سے بارہ چشمے بہ تعداد اسباط بنی اسرائیل کے جاری ہو گئے۔

یعنی بارہ تھے سبط جیسے عیان　　یون ہی بارہ ہوئے وہ چشمے روان
جانا ہر ایک قوم نے تحقیق　　گھاٹ اپنا کر آب سے تطبیق
کوچ کرتا اگر کہین لشکر　　ساتھ لیجاتے اپنے وہ پتھر

اور اُسی جگہ قوم عمالیق جسکو عمالقہ کہتے ہین اولاد حضرت عیص سے جو اطراف کنعان مین بڑے جنگجو تھے بنی اسرائیل پر چڑھ آئے اور حضرت موسیٰ نے بحکم خداے تعالیٰ حضرت یوشع کو مع دیگر مردان جنگی بنی اسرائیل کے واسطے دفع

کرنے کے بھیجا اور حضرت موسیٰ و حضرت ہارون پہاڑ حور پر جا کر دعا کرنے لگے
جب تک وہ دعا فرماتے بنی اسرائیل فتح پاتے اور جب ہاتھ لٹکا دیتے تو عمالیق
غالب آتے حتیٰ کہ حضرت موسیٰ کے ہاتھ بھاری ہو گئے اور آخر کار بنی اسرائیل نے
فتح پائی اور حضرت موسیٰ نے وہان قربانی گاہ قائم کی حضرت شعیب خبر پاکر
مع صفورا اہلیہ حضرت موسیٰ اور دونون بیٹون کے جیرسوم اور الیعزر
تشریف لائے حضرت موسیٰ استقبال کو تشریف لے گئے حضرت شعیب نے حضرت
موسیٰ سے کہا کہ تم جو تمام دن بنی اسرائیل کی عدالت کرتے ہو تھک جاؤ گے
اپنا نائب مقرر کرو چنانچہ حضرت موسیٰ نے ایسا ہی کیا اور حضرت شعیب واپس
تشریف لے گئے اور مصر کے خروج سے تیسرے مہینے بیابان سینا مین جہان کوہ طور
ہے بنی اسرائیل پہونچے اُسکو کوہ سینا اور سین بھی کہتے ہین اور خیمے پہاڑ کے
آگے کھڑے کیے گئے بنی اسرائیل نے کئی بار حضرت موسیٰ سے عرض کیا کہ ہم
لیے علٰحدہ شریعت چاہیے جسکے موافق ہم عمل خیر کرکے رضاے الٰہی حاصل کرین
خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر طلب فرمایا اور ہم کلام ہوا اور فرمایا
کہ تم بنی اسرائیل سے کہدو کہ خدا نے تم کو پنجۂ ظلم سے کیسا بچایا اور مین نے تمھارے
ظالمون کے ساتھ کیا کیا اگر تم میرے حکمون پر چلوگے تو مین رحمت بھیجونگا
مگر ان حضرات نے حضرت موسیٰ کی ہدایت پر کہا کہ جب تک ہم خداے تعالیٰ کو اپنی
آنکھ سے نہ دیکھین گے یقین نہ لاوین گے تب بحکم خداے تعالیٰ حضرت موسیٰ نے
فرمایا کہ دو روز نہاؤ اور دھوؤ اور پاک و صاف ہو تیسرے روز خداے تعالیٰ
کی تجلی اور ظہور کوہ سینا پر ہوگا مگر کوئی شخص پہاڑ کو نہ چھوے اور نہ اُسپر چڑھے
ورنہ ہلاک ہوگا چنانچہ آپ مع حضرت ہارون و یوشع ندب وغیرہ ستر بزرگان
بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر پہاڑ پر تشریف لے گئے تیسرے روز پہاڑ پر کالی گھٹا

اور اس زور شور سے زلزلہ اور بجلی کی کڑک ہوئی کہ سب طالبان دیدار فنا ہو گئے
اور نور الٰہی ظاہر ہوا حضرت نے مناجات کی کہ تو ہی گمراہی سے ہدایت مین
لانے والا ہے اگر تو نے اُنکو طمع کلام سُنانے کی ندی ہوتی تو وہ دیدار کی جرأت
نہ کرتے تو چاہتا تو اُن سے آگے مجھے اور پھر سب کو ہلاک کرتا اب تنہا کس صورت سے
قوم مین جاؤن اللہ جل شانہٗ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور پھر سب کو زندہ کر دیا

صاعقہ سے وہ سب ہوئے جو ہلاک ۔ دیکھ موسیٰ ہوئے یہ حیرتناک
آکے حضرت مین عجز و زاری سے ۔ عرض کی یون جناب باری سے
اے خداوندِ کارسازِ جہان ۔ تجھ پہ روشن ہے جملہ رازِ نہان
آلِ یعقوب جب کرین یہ سوال ۔ پوچھین احبار قوم کا احوال
اسکا مین کیا جواب دون اُنکو ۔ اے خداوند کیا کہون اُنکو
پس ہوئی اُنکی مستجاب دعا ۔ حق نے اک ایک کو کیا اچھا

جب حجاب اُٹھ گیا تو قوم نے کہا کہ ہم نے یہ مشقت اسواسطے کی تھی کہ ہم بھی کلام الٰہی
سُنین اور قوم کے روبرو گواہی دین آپس مین جھگڑنے لگے تب پھر حضرت موسیٰ ؑ
نے عرض کیا اور بحکم خدا تعالیٰ فوراً ایک فیق بادل پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ کو مع
ستر آدمیون کے اُسنے چھپا لیا اور ان سب نے کلام الٰہی سُنا اور تجلی نور خداوندی
کا ملاحظہ کیا جس سے ان کا دل زیادہ منور ہو گیا اور سب نے اپنے گناہ سے استغفار کیا
اور حضرت موسیٰ کی نبوت کی تصدیق کی اور یہین معلوم ہوا کہ خداوند تعالیٰ اسنے
توریت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو نایب
اپنی جگہ چھوڑا اور فرمایا کہ اچھی طرح یہ کام کرنا اور خود اَربَعِینَ لَیلَۃً یعنے تیس رات
ذیقعدہ اور دس رات ذیحجہ جملہ چالیس دن رات پہاڑ پر معتکف رہے اور یہین سے
صوفیۂ کرام ؒ نے ریاضت و خلوت کے لیے چلہ کی میعاد حاصل کی ہو اوّل غرہ ذیقعدہ سے

تیس دن کا اعتکاف ختم ہونے مین صرف ایک روز باقی تھا اسوقت روزہ اور
کمزوری کی وجہ سے بوئے دہان بدل گئی تھی اس لیئے آپ نے مسواک فرمائی
غیب سے حکم آیا کہ وہ بو مشک سے زیادہ بہتر ہے اس لیئے دس روزے اور رکھ
تو دسوین ذیحجہ کو کتاب عطا کرون گا اور اپنے کلام سے آپ کو مشرف کرون گا
حضرت موسیٰ نے دوسری نیت اعتکاف دس روز کی اور کی اور اسی جگہ رہے
اور ظلمات لاہوتی دور ہوگئی اور دسوین ذیحجہ کو بوقت صبح کلام مشتمل وعظ و حکم
بلا اسباب و بلا واسطہ درمیان کے حضرت موسیٰ اور خداوند تعالیٰ کے مابین ہوا
حدیث شریف مین آیا ہو کہ (۱۵-۱۵) کلمات طیبات خداوند تعالیٰ نے اپنی زبان
قدرت سے ارشاد فرمائے حضرت موسیٰ کو دیدار کا تردد تھا خداوند تعالیٰ نے
فرمایا کہ مین اس پہاڑ پر تجلّی کرتا ہون پس جب خداوند تعالیٰ نے تجلّی فرمائی تو پہاڑ
کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور حضرت موسیٰ بھی بیہوش ہوگئے۔ جب ہوش آیا تو عرض
کیا کہ الٰہی توبہ ہے اور تو پاک ہے اور سب سے پہلے مین تجھپر ایمان لایا ہون اور
بارہ لوحین زبرجد کی جن پر توریت لکھی تھی اور اُس مین احکام حسب تفصیل ذیل تھے عطا فرمائے
اوّل کسی جاندار کی صورت نہ بنانا نہ اسکو سجدہ کرنا۔
دوم خدا تعالیٰ کے نام کی تعظیم و تکریم کرو فضول طور پر نام نہ لو۔
سوم سنیچر کے دن کی تعظیم کرو اور اُس روز کچھ کام نہ کرو۔
چہارم۔ والدین کی تعظیم اور خدمت کرو۔
پنجم۔ خون نہ کرو۔
ششم۔ زنا نکرو۔
ہفتم۔ چوری نہ کرو۔
ہشتم اپنے ہمسایہ کی جھوٹی شہادت ندو۔

نہم۔ ہمسایہ کے گھر کا لالچ نہ کرو۔

دہم۔ پڑوسی کی جورو لونڈی اور مویشی و دیگر اشیاء کا لالچ نہ کرو۔

علاوہ اسکے اور بہت سے احکام عبادت و سیاست و حلت و حرمت جانورون کے اور امامت حضرت ہارون کے لیے اور لباس کی قیود وغیرہ عطا ہوئین اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ عمل نیک کرین اگر بے انصافی کرین گے تو اُنکے دل پھیر دون گا ہدایت و ضلالت دونون اُسی کی طرف سے ہین جیسے بہشت و دوزخ پھر مُلک سینا سے مُلک شام کی جانب طیاری کے لیے حسب ارشاد حضرت موسیٰ ایک بڑا خیمہ اور اُسکا سامان طیار کیا گیا کیونکہ حکم الٰہی تھا کہ طیاری لشکر کیجا دے بعد انتظام و ترتیب لشکر کے دوسری سال کے پہلے ماہ مین وہان سے کوچ کیا تمام دن ابر سایہ کرتا تھا اور رات کو وہی ابر سراسر روشنی بن جاتا تھا دوسری ماہ کی ۲۰ تاریخ کو دشت فاران مین پہونچے اور قیام کیا اور وہ ابر وہین پہونچکر ٹھہرا جو تین دن کی راہ پر تھا یہان بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے دُعا کے لیے کہا اور التجا کی کہ ہم سے ایک کھانا یعنی من و سلویٰ پر صبر نہین ہوتا (اِس لیے کہ وہ اُنکو بے محنت ملتا تھا مؤلف) اور کہا کہ مچھلی جو مصر مین مفت ملتی تھی اور پیاز اور لہسن اور گندنا اور کھیرے اور ککڑیان اور خربزے اور ترکاریان وغیرہ یاد آتی ہین۔ ~~ع

پس ہمارے لیے تو اے موسیٰ	مانگ اپنے خدا سے اب یہ دعا
ہم نہ ٹھہرین گے ایک کھانے پر	صبر ہرگز کرین نہ سرتاسر

حضرت موسیٰ نے غصہ مین آکر خداوند تعالیٰ سے عرض کیا کہ ان لوگون کا بار مجھپر کیون ڈالا ہے کیا مین ان لوگون کا باپ ہون تب خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ آئندہ منزل پر چلو چنانچہ دوسری منزل پر مری پھیلی اور اسی وجہ سے اُس جگہ کا نام قبرات الشہاوہ رکھا اور وہان سے کوچ کرکے حصیرات مین گئے یہان حضرت موسیٰ

سے کچھ لوگون نے شکایت کی مگر اللہ تعالی نے اُنکو اُس الزام سے بری فرمایا
اسوقت حضرت موسیٰ کے ساتھ بارہ۱۲ اسباط بنی اسرائیل سے پانچ پانچ ہزار ہر ایک
سبط بنی اسرائیل تھا یہان حضرت موسیٰ نے بارہ۱۲ نقیب ہر ایک سبط سے
ایک ایک شخص لے کر مُلک کنعان کی جاسوسی کو طیار کیا جن مین یوشعؑ بن نون
اور کالبؑ بھی تھے اور میدان قادس سے مُلک کنعان کو تشریف لے گئے اور
وہان سے چالیس۴۰ روز بعد سب حال دریافت کرکے اور انگور وغیرہ میوہ جات
لے کر واپس تشریف لائے اور وہان کا سب حال کہا اور اُس زمین کی بڑی بڑی
خوبیان ظاہر کین کہتے ہین کہ ان نقیبون کا قد چار یا پانچ گز سے کم نہ تھا مگر نسبت
قد عمالقہ کے یہ لوگ مثل چڑیا کے نظر پڑتے تھے اور سب نے یوشعؑ اور کالبؑ سے
عہد شکنی کی چونکہ وہ عوج بن عوق عُرف عنق کو دیکھ آئے تھے اُسکے قد و جسامت
کی نسبت یہ بھی کہا کہ وہان کے رہنے والے جنگ جو اور قد آور ہین اور مقابلہ
اُن سے مشکل ہے تب اور لوگون نے کہا کہ جب تک وہ وہان رہین گے ہم
نہ جاوین گے بلکہ ہم یہین ٹھہرین گے اے موسیٰ تم مع اپنے خدا کے جاؤ اگرچہ
یوشعؑ اور کالبؑ نے اِس بھید کو چھپایا اور ہر چند اطمینان دیا اور کہا کہ اُن کا
اقبال جاچکا ہے تم فتح اور نصرت پاؤ گے خداوند تعالی نے تمھارے بزرگون
سے وعدہ کرلیا ہے اور خدا کے بھروسہ پر چلو مگر وہ نہ گئے تب حضرت موسیٰ نے
حضور خداوندی مین دعا کی کہ مین اور میرا بھائی تیری خدمت مین موجود ہین اور
اُنسے مجھے جدا کردے کیونکہ اُنکے خیالات اچھے نہین ہین تب خداوند تعالے
نے اُسی وقت ایک ابر پیدا کیا جس مین سے آواز صریح آئی کہ یہ لوگ کہان تک
ظاہر معجزون سے مُنکر ہون گے اِتنا نہین جانتے کہ طرفۃ العین مین سب کو
ہلاک کردون گا اور اُن سے اُتنے ہی لوگ پیدا کردون گا پھر حضرت موسیٰ نے

عرض کیا کہ یارب تو اپنے قہر سے ان لوگون کو ہلاک کرے گا تو تیرے ملک مین
نقصان نہ ہوگا لیکن جو اُمت میرے بعد ہوگی وہ کہین گے کہ موسی نے
اپنی قوم کو بددعا سے ہلاک کردیا تیرا احسان بہت ہی بخشدے اور ناگاہ
ہلاک مت کر حکم آیا کہ مین نے تیری دعا قبول کی اور اُنکو تیری خاطر سے بخشتا
لیکن تو نے اُنکو فاسق کہا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم ہی کہ سواے دونون
بھائیون یعنے یوشع وکالب کے سب کو اِس بیابان مین حیران و پریشان
رکھونگا بعد اِس حکم کے اُن دش آدمیون کے جنھون نے بھید کھولا تھا
اعضا کل گئے اور فوت ہوگئے باقی تمام لوگ اُسی جنگل مین گرفتار رہے
حضرت موسیٰ و ہارون و یوشع وکالب تو عمالقہ کی طرف تشریف لے گئے
اور بنی اسرائیل مصر کی طرف روانہ ہوئے تمام دن منزل کرتے مگر شام کو اپنے
تیئن منزل اول ہی مین پاتے اور اُس جنگل فاران مین جسکو تیہ بنی اسرائیل
کہتے ہین تخمیناً بیس مرتبہ کوچ و مقام کیا اور وہان سے حضرت موسیٰ جو عمالقہ
کی طرف گئے تو اتفاقاً اوّل عوج بن عنق سے ملاقات ہوئی کہتے ہین کہ
حضرت موسیٰ کی لاٹھی دش گز تھی اور دش گز آپ اُچھلے تب لاٹھی کا سر
عوج بن عنق کے ٹخنے تک پہونچا عوج مانند پہاڑ کے گر گیا اور اُسنے ایک زخم
سے اپنی جان کو بڑی ذلت کے ساتھ مالک دوزخ کو سونپا حضرت موسیٰ بنی اسرائیل
کی طرف پھرے تو اُنکو اُسی منزل اوّل پر پایا آپ نے اُن لوگون سے فرمایا کہ
مین وہان گیا اور اُن مین سے ایک شخص کو مین نے پایا کہ اللہ تعالیٰ نے
روے زمین مین ایسی ضخامت اور قد و قامت کا دوسرا شخص پیدا نہین کیا ہے
مگر بغیر تمھارے میری طبیعت نے نہ چاہا کہ اُس مُلک مین جاؤن اب ہمت
باندھو اور سفر اکو چلو خداوند تعالیٰ فتح نصیب کرے گا جب اُس گروہ نے اپنی

سرگردانی کا حال عرض کیا تب حضرت موسیٰ نے پھر خدای تعالیٰ سے عرض
خطاب الٰہی آیا کہ ایسے لوگوں کے لیے ملول نہ ہو آخر چالیس برس کے عرصہ
اس جماعت سے کوئی باقی نہ رہا سب فنا ہو گئے بجز یوشع و کالب کے ا
اس مدت میں جتنے فوت ہوئے اللہ تعالیٰ نے اُنکی نسل سے اتنے ہی پیدا کیے
چنانچہ بروقت نکلنے تیہ کے جتنے داخل ہوئے تھے اُتنے ہی موجود تھے اور و
سے قادس میں بنی اسرائیل پہونچے جہاں مریم ہمشیرہ حضرت ہارونؑ نے انتقا
فرمایا حضرت موسیٰ نے ادوم کے پاس ایلچی بھیجا کہ ہم تمہارے ملک میں سے
راستے جاوینگے اور کچھ نقصان نہ کرینگے باغوں اور کھیتوں اور گھاس کو ہم
نہ چھوئیں گے اور اگر لینگے تو قیمت سے لینگے مگر وہ رضامند نہ ہوا تب
اُس راستہ کو چھوڑکر کوہ طور پر سب بنی اسرائیل گئے جہاں حکم آیا کہ حضرت ہار
کا وقت آپہونچا ہے ۔

حضرت ہارون کا مختصر حال

حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے اور تین سال حضرت موسیٰ سے بڑے تھے
آپ گندم گون اور خوبصورت ہیں چشم غضبناک فصیح اللسان تھے جب فرعون
ظلم سے اطفال بنی اسرائیل قتل ہوئے تو قبطیوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ایسا
حال رہا تو بنی اسرائیل کی نسل منقطع ہو جاوے گی اور جب کوئی مشکل کام آ
تو ہم پر سخت مصیبت پڑ جاوے گی تب فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال بچے ق
اور ایک سال قتل نہ کیے جاویں چنانچہ حضرت ہارونؑ سال معافی میں اور حضر
موسیٰ سال قتل میں جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں پیدا ہوئے باقی حال آپ کا حضر
موسیٰ کے حال سے شامل ہے پھر ۱۲۳ سال کو وہ ہور کی چوٹی پر آپ نے ا

ان پیشہ سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ اور
خدا نے تعالیٰ آپ کے کپڑے آپکے صاحبزادے الیعذر کو پہنائے گئے
اور وہ آپکی جگہ امام ہوئے اور حضرت ہارون کی سی کے ڈاڑھی نہو گی مگر آپکی
ڈاڑھی تا ناف ہوگی۔ بنی اسرائیل نے تیس دن تک آپکا ماتم کیا اور چالیسوین
سال خروج سے کنارہ ملک ادوم کے سفر کرتے ہوتے قریب ملک کنعان کے پہونچے
تو وہان کے بادشاہ عراد نے جسکا پایہ تخت دکھن کی طرف تھا آپکی آمد ورفت
سنکر جنگ کے واسطے اٹھا اور ایک جماعت کو گرفتار کرکے لے گیا بنی اسرائیل نے
خدا سے التجا کی اور منت مانی اور پھر لڑائی کو اٹھے تو بہت سے کنعانیونکو گرفتار
کرکے انکی آبادیون اور قصبون کو نیست ونابود کردیا اور وہان سے کوچ کرکے
موآب مین آئے اور وہان سے سیحون نامی بادشاہ حسبون سے راستہ چاہا مگر
وہ بھی رضامند نہ ہوا تب بنی اسرائیل نے لڑکر اسکو بھی فتح کیا اور حسبون اور
اسکے سب شہرون اور نواح کو قبضے مین کیا اور اب بنی اسرائیل پھیلنا شروع
ہوئے اسوقت ملک شام مین طوائف الملوکی تھی یعنی چھوٹے چھوٹے رئیس تھے
حسبون سے بنی اسرائیل یعزیر کو فتح کرتے ہوئے بسن مین آئے اور یہان کے
عوج بادشاہ سے مقام ادرائی مین سخت مقابلہ ومقاتلہ ہوا جسکا قد لمبا ہونا
مشہور ہے اور مثل رستم کے شجاع اور مثل حاتم کے سخی اور مثل قارون کے مالدار
تھا آخر بنی اسرائیل نے اسکو مع زن وفرزند قتل کرکے اسکے ملک پر قبضہ کیا
وہان سے نہر یردن کے قریب شہر یریحو کے مقابل مین جسکو اریحا بھی کہتے ہین
مقام کیا وہان بادشاہ بلق بن صفور اکو بہت خوف ہوا اور سب اہالی موالی بھی
خوف زدہ ہوگئے آخر اسنے بلعم باعور کو جو شہر فتور مین بڑا با برکت شخص تھا پیغام
بھیجا کہ مصر سے بنی اسرائیل مثل مور وملخ سب ملکون مین پھیلتے چلے آتے ہین

اُن کے لیے بددعا کیجیے اوّل اُسنے عذر کیا مگر بعد مین مجبور ہوا اور راستے مین چلا
تو اُسکی سواری کا خچر بیٹھ گیا جب اُس نے خچر کو بہت مارا پیٹا تب خچر نے بحکم
خداے تعالی زبان سے کہا کہ فرشتہ میرے چلنے کو روک رہا ہی خدا اُسکا حکم نہین
تو فرشتہ کو دیکھ سکے الغرض بلعم بادشاہ کے پاس گیا اور بددعا کرنے سے انکار
کیا مگر بادشاہ نے ضد کر کے مجبور کیا تب بددعا کی مگر بددعا کی جگہ زبان سے
دعا ہی نکلتی تھی آخر بادشاہ سخت ناراض ہوا اور بلعم واپس آئے اور بنی اسرائیل
نے مقابلہ مین شکست فاش دی اور ملک پر قبضہ کر لیا وہان سے بلعم خیمہ بنی اسرائیل
نصب ہوا تھا۔ غالبًا جب بلعم کی دعا کا اثر نہ ہوا تب اُنھون نے فواحش عورتون
سے تدبیر زنا کی نکالی جس سے سخت وبا آئی اور چوبیس ہزار آدمی مر گئے مگر
فینحاس نبیرہ حضرت ہارون نے بڑی ہوشیاری کی جن خیمون مین زنا ہو رہا تھا
تھین اُنکو قتل کر دیا جس سے وبا دفع ہو گئی اور نبیرہ قیدا و بارہ ہزار لشکر
بنی اسرائیل مدیان پر جنھون نے وہ تدبیر نکالی تھی چڑھا اور مدیان کے بچون
اور عورتون کو قید اور بلعم باعور کو قتل کیا حضرت موسیٰ سے خداے تعالی نے
فرمایا کہ اب تمھاری وفات قریب ہی چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت یوشع کو
اپنا قائم مقام اور خلیفہ کیا اور الیعذر کو حضرت ہارون کی جگہ امام مقرر فرمایا
اور حکم فرمایا کہ تمام بنی اسرائیل کا شمار کرو اور اُن لوگون کو جو مصر سے نکلنے کے
وقت حاضر تھے تلاش کرو نقیبون نے عرض کیا کہ سواے یوشع اور کالب کے
اُن مین سے کوئی باقی نہین پھر سب کو جمع کیا اور وصیت کی حضرت یوشع کو
قوم کی تربیت کا اور قوم کو حضرت یوشع کی فرمانبرداری کا بڑی تاکید سے حکم دیا
اور بنی اسرائیل کو اطلاع دی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور رسول
اولوالعزم پیدا ہونے والے ہین اُنکی نافرمانی نہ کرنا ورنہ سخت مصیبت اٹھاؤ گے

پکڑے جاؤگے اور ہمیشہ لوگون کی آنکھون مین ذلیل وخوار ہوگے اور بہت کچھ
وصیت ونصیحت فرمائی اور کاتبون کو جمع کرکے توریت کے نسخے لکھوائے اور
ایک نسخہ اپنے دست مبارک سے لکھکر بذریعۂ جبرئیل علیہ السلام مقابلہ کیا اور باقی
نسخے اُس نسخے سے مقابلہ کیے گئے اور اسباط کو تقسیم کیے اور سب سے رخصت ہوکر
اباریم کے پہاڑ کی چوٹی پر تشریف لے گئے جہان خداوند تعالی نے وہ مُلک جو
دریائے یردن کے پرلے پار تھا آپ کو دکھایا اور فرمایا کہ یہ مُلک بنی اسرائیل کو
دونگا اور وہین وہم ماہ نیسان سنہ ۲۵۶۸ شمسی کو بعد ہبوط آدم بعمر ایکسو بیس (۱۲۰)
سال جان بحق ہوکر اپنے خاص لوگون مین شامل ہوئے قلم آپ کا عبرانی تھا اور
اٹھارہ آپ کے فرزند تھے بنی اسرائیل مواب کے میدانون مین تیس دن تک
روتے رہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز عشا آپ کے زمانہ مین جاری ہوئی تھی
آپ کا رنگ گندمی خوب چشم تیز نظر سطبر لب اور غضبناک تھے۔

بیان صندوق شہادت یعنی تابوت سکینہ

سورۂ بقر کے اکتیسوین رکوع مین اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی جسکا ترجمہ اس طرح سے ہے
کہ آوے تمھارے پاس ایک صندوق جس مین ہو دلجمعی تمھارے رب کی طرف سے اور
کچھ بچی ہوئی چیزین ہین جو چھوڑ گئین موسیٰ اور ہارونؑ کی اولاد سے صندوق
شہادت کی حقیقت جسکو تابوت سکینہ بھی کہتے ہین یہ ہی کہ جب حضرت موسیٰ کا
وقت رحلت قریب پہونچا تو حق تعالی سے دعا مانگی کہ بنی اسرائیل کو شرافت و
کرامت ودشمنون پر ظفر ونصرت اور سبب افتخار اور شیخت کا مرحمت فرما۔ تب
خداوند تعالی نے حکم فرمایا کہ ایک تابوت بناؤ حضرت موسیٰ نے صندوق درخت
شمشاد سے بنایا اور بند زرین سے اسکو محکم فرمایا اور وہ تین گز لانبا اور دو گز بلند

ور دو گز چوڑا تھا اور ایک قبہ جسکا تیس گز عرض اور دس گز مربع تھا اور قبہ پر
سراپردہ بنایا جو طول مین سو گز اور ارتفاع مین پچاس گز تھا خزانۂ الواح کے
صندوق کا شہادت اور قبہ کا ہیکل اور سراپردہ کا بیت المقدس نام رکھا تھا
اُسکے اندر مَن کا مرتبان اور حضرت ہارونؑ کی تبرکات چھڑی وغیرہ تھین اور
وہ پتھر جس سے بیابان تیہ مین بارہ چشمے بنی اسرائیل کے لیے جاری ہوئے
تھے اور الواح توریت اور وہ طشت جس مین انبیاء علیہم السلام کے قلوب
دھوئے جاتے تھے اور لباس حضرت ہارونؑ کا اور جامہ اور نعلین بھی رکھی تھین
یہ صندوق نہایت سخت وقت پر خیمہ جماعت سے باہر نکالا جاتا تھا اور جب غنیم
طاقتور ہوتا تھا تو اُسکے مقابلہ مین اسکو لیجاتے تھے اور اسکی برکت سے
فتحیاب ہوتے تھے یہ بھی بنی اسرائیل کے سپرد فرمایا تھا ؎

تھے جو صندوق مین تبرک چند	انکی تفصیل سُن تو اے دلبند
یعنے نعلین اسمین تھین اور عصا	اور الواح حضرت موسیٰ
اور ہارونؑ نبی کی تھی دستار	اور کر تو ترنجبین کو شمار
اور سلیمانؑ نبی کی خاتم جان	یہ تبرک کے ہین اسی کے بیان

ذکر عصاء حضرت موسیٰ علیہ السلام

واضح ہو کہ حضرت موسیٰؑ کا عصا درخت آس بہشت سے تھا اور دس ہاتھ لنبا تھا
کہ نصف اسکا حضرت موسیٰؑ کے قد کے برابر تھا اور اُس مین دو شاخین تھین جو
اندھیری رات مین مثل مشعل کے روشن ہو جاتی تھین اصل مین یہ عصا حضرت آدمؑ
بہشت سے لائے تھے اور ورثۃً انبیاء علیہم السلام مین چلا آتا تھا حضرت ابرہیمؑ
نے اپنے صاحبزادے مداین کو جو مدین مین قیام پذیر تھے عطا کیا تھا اور اُنسے

دو واسطون سے حضرت شعیبؑ کو ملا تھا اور حضرت شعیبؑ نے حضرت موسیٰؑ کو دیا تھا حضرت موسیٰؑ جس پتھر سے پانی چاہتے عصا مارتے اور اُس سے پانی جاری ہو جاتا یہ عصا ذی روح ہو کر داخل جنت ہوگا۔

حضرت یوشع علیہ السلام

سورۂ کہف کے آٹھویں رکوع مین آپ کا ذکر ہے رب العزت ارشاد فرماتا ہے کہ کہا موسیٰ نے اپنے جوان یوشع سے مین نہ ہٹون گا جب تک کہ نہ پہونچون دو دریا کے ملاپ تک چلا جاؤن گا قرنون۔

حضرت موسیٰؑ کے دل مین ایک مرتبہ یہ خیال گذرا تھا کہ تمام عالم مین مجھ سے زیادہ کوئی عالم اور فاضل نہین۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میرا ایک بندہ خضر نامی تجھ سے زیادہ عالم ہے اور عابد بھی ہے موسیٰؑ کو ملاقات کا شوق پیدا ہوا اور عرض کیا یا الٰہی اُسکا پتہ بتلا ارشاد ہوا کہ نمکین مچھلی لے لو اور دریا کے کنارہ کنارہ چلے جاؤ جب وہ پتھر دیکھو جہان چشمۂ حیوان ہے اُسکا پانی جب مچھلی پر پڑے گا تو وہ زندہ ہو جائے گی وہین حضرت خضر ملین گے حضرت موسیٰؑ نے سفر کا عزم بالجزم کیا اور حضرت یوشعؑ سے کہا کہ اب مین سفر کرتا ہون کبھی نہ رکون گا اور نہ دم لون گا جب تک کہ مجمع البحرین تک نہ پہونچون ورنہ یون ہی برسون چلا جاؤن گا مجمع البحرین وہ ہے جہان کھاری اور میٹھا پانی جمع ہو گیا ہے اور جہان بحر فارس اور بحر روم ملتا ہے۔ ؎

یا تن رسد بجانان یا جان ز تن برآید		دست از طلب ندارم تا کام من برآید

حضرت یوشعؑ نے فرمایا کہ مین بھی آپ کے ساتھ چلون گا اور ساتھ ہی رہونگا۔ ؎

خوش ست آوارگی آن را کہ ہمراہے چنین باشد

جب موسیٰؑ اور یوشعؑ توشہ کے لیے بھنی ہوئی مچھلی ساتھ لے دریا کے مجمع پر پہونچے
جہان حضرت خضرؑ کا مقام تھا حضرت موسیٰؑ پر خواب غالب ہوا اور وہان پر آرام کیا
اور حضرت یوشعؑ نے اُس چشمہ مین وضو کیا اور ایک قطرہ آب کے ہاتھ سے
بریان مچھلی پر گرا مچھلی نے زندہ ہوکر دریا کی راہ لی اور جس راہ سے گئی وہ راہ
سرنگ کی طرح خشک ہو گئی جب صخرہ سے دونون آگے بڑھے تو حضرت موسیٰؑ نے
کہا کہ لاؤ دوپہر کا کھانا کھاوین حضرت یوشعؑ نے کہا کہ جب ہم مجمع البحرین پر تھے
تو بریان مچھلی زندہ ہوکر دریا مین چلی گئی موسیٰؑ نے کہا کہ وہی تو مقام ملاقات
حضرت خضرؑ کی نشانی تھی فوراً دونون وہان سے پچھلے پاؤن لوٹے اور جب
صخرہ پر آئے تو حضرت خضرؑ سے ملاقات ہوئی۔ بقیہ حالات ملاقات تفسیر [illegible]
مین موجود ہین۔

آپ حضرت یوسفؑ کے پوتے تھے یعنی آپ کے والد ماجد کا نام نون بن افرائم
بن یوسفؑ تھا آپ ۱۵۱۱ سال بعد طوفان نوحؑ کے مدینہ اریحا مین پیدا ہوے
آپ ایک عمدہ شاگرد حضرت موسیٰؑ کے تھے اور بہنگام رحلت موسیٰؑ و ہارونؑ
علیہما السلام کے نبوت سے مشرف ہوئے اور حضرت موسیٰؑ کے امر بالمعروف
نہی عن المنکر مین کوشش و سعی فرماتے رہے حضرت موسیٰؑ نے وقت انتقال کے
آپ کو اپنا قائم مقام و خلیفہ فرمایا تھا اس وقت بنی اسرائیل سے جو بیس برس
عمر مین مصر سے نکلے تھے بجز یوشعؑ و کالب کوئی زندہ نہ تھا۔ آپ نے بنی اسرائیل
واسطے فتح کرنے ملک پار یردن کے آمادہ کیا جو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ مین فتح
باقی تھا اس وقت دریاے یردن کا پل نہ تھا جیسا کہ حضرت موسیٰؑ نے قلزم
بنی اسرائیل کو پار کیا تھا ویسا ہی یہ دریا بیچ سے خشک ہو گیا اور بنی اسرائیل
اُتر گئے اور شہر یریحو پر پہونچکر حملہ کیا اور سب ملک فتح کرکے بنی اسرائیل مین تقسیم

اور نابلس کے پاس حضرت یوسفؑ کے تابوت کو دفن کر دیا یہیں حضرت یوسفؑ کی بیع ہوئی تھی حضرت موسیٰؑ کے اٹھائیس برس بعد آپ نے انتقال فرمایا آپ کی عمر ایکسو دس سال کی تھی جانب شرق جامع قریہ شونیزیہ بغداد میں آپ کا مزار ہے۔

فینحاس

یہ حضرت ہارونؑ کے پوتے تھے ملک یرون کے تحت حکومت پر ۱۸ سال حکمرانی کی اور کالبؑ بھی سرداری کرتے رہے۔ بعدہٗ

غیثال

یہ کالاب کے بھائی تھے۔ آپ نے بنی اسرائیل کو کوشان کے ہاتھ سے چھوڑایا اور چالیس سال تک بہت عمدگی سے حکمرانی کی سنہ موسوی میں راہی ملک بقا ہوئے۔ بعدہٗ۔

آہوذ

آپ کی حکومت اسی سال تک رہی۔ ایک سو نوے سال موسوی میں انتقال کیا۔ بعدہٗ

شمسکار

پورے ایک سال بھی سلطنت نہیں کی۔ بعدہٗ

باراق

سنہ موسوی میں تخت حکومت پر قبضہ کیا اور چالیس سال تک بہت خوب حکومت کی اور انتقال کیا۔ بعدہٗ

کذعون

سنہ موسوی میں بادشاہ ہوئے اور بنی اسرائیل کو بہت آرام دیا اور چالیس سال تک حکمران رہے۔

ابی مالخ

گذعون کے بیٹے تھے ۲۹۵؁ موسوی میں تخت نشین ہوئے اور تین سال حکومت کی

یلوائیر یرجرشی

بائیس ۲۲ سال حکومت کی اور ۳۲۲؁ موسوی میں انتقال کیا۔

یفتح جرشی

۳۴۱؁ موسوی میں تخت حکومت پر بیٹھے اور موابیون کو جو بنی اسرائیل پر مسلط ہو گئے تھے بے شمار قتل کیا اور چھ ۶ سال حکومت کی۔

ابصن بادشاہ

سات سال فرمانروائی کرکے ۳۵۴؁ موسوی میں رحلت کی۔

آلون

دس سال تخت حکومت پر فرمانروا رہے۔

عبدون

آٹھ سال فرمانروائی کی اور ۳۷۲؁ موسوی میں راہی ملک بقا ہوئے۔

شمسون جبار

۳۹۲؁ موسوی میں بادشاہ ہوا اور بنی اسرائیل کو بہت آرام دیا اور بیس سال تک حکومت کی۔ ان کی عورت نے کچھ ان سے مخالفت کی تھی اس لیے اسکو طلاق دیدی اور اہل فلسطین موقع پاکر انکو مع صندوق شہادت لے گئے اور اپنے کنیسہ کے ستون سے باندھ دیا تھا چونکہ یہ بہت ہی زور آور تھے ستون اکھڑ گیا اور چھت گر پڑی یہ اور بڑے بڑے سردار فلسطین دب کر مر گئے اور دس سال تک کوئی سردار نہ رہا۔

عالی بادشاہ

۳۹۴؁ موسوی میں تخت حکومت پر بیٹھا اور یہ بڑا نیک اور اچھا بادشاہ ہوا

اسکی تخت نشینی کے پہلے سال مین حضرت سموئیلؑ موضع شیلو متصل قدس مین
پیدا ہوئے اور انیسوین سال مین حضرت داؤدؑ پیدا ہوئے یہ بنی اسرائیل
مین کاہن یعنے امام تھے چالیس سال حکومت کی اور سنہ ۲۸۰۳ موسوی مین انتقال کیا

حضرت شموئیلؑ

اللہ تعالی سیپارہ سیقول مین سورۃ البقر کے اکتیسوین رکوع مین ارشاد فرماتا ہی
کہ کیا تو نے نہ دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل مین سے موسیٰؑ کے بعد جب کہا کہ
اپنے نبی کو کھڑا کر دے ہمارے واسطے ایک بادشاہ کہ ہم لڑائی کرین اللہ کی راہ مین

سموئیل عرف اشموئیلؑ

حضرت شموئیل بیٹے امان ابن علقما اسباط لاوی سے تھے گیارہ سال تک آپ نے
بنی اسرائیل کا انتظام و سرداری کی سنہ ۲۹۳ موسوی تک یہ نسل قاضیون کے
اور بستی کے سردارون اور چودھریون کے حکومت اور فیصلجات و کاروبار
کرتے رہے اسکے بعد سلطنت کا طور قائم ہوا اور بنی اسرائیل نے بیت المقدس
مین جمع ہو کر حضرت شموئیلؑ سے کہا کہ کوئی بادشاہ قائم کر دیجیے جس کے ذریعہ
سے ہم اپنے مخالفون سے جہاد کرین اور فتحیاب ہون الم تر الی الملأ من
بنی اسرائیل من بعد موسیٰ اذ قالوا لنبی لهم ابعث لنا ملکاً نقاتل فی سبیل اللہ

کیا نہ تو نے گروہ وہ دیکھا
کہ بنی اسرائیل سے وہ کھتا
سب وہ بعد از وفات موسیٰؑ تھے
سید القوم اور رؤسا تھے
بولے وے اُسنے اے نبی اللہ
ہم کو ٹھہرا دو ایک تم اب شاہ
تا لڑین ہم خدا کی راہ مین سب
تا ہو جالوت ساتھ جنگ و حرب

اُنھون نے بحکم خداے تعالیٰ ساؤل طویل القامت کو جنھین طالوت کہتے ہین
بادشاہ مقرر کیا یہ یہودا کی اسباط سے تھے مگر سلطنت پہلے سے انکے خاندان
مین نہ تھی بلکہ بذریعہ دستکاری انکی معاش تھی اس لیے دیگر بنی اسرائیل
نے کہا کہ انّیٰ یکون لہ الملک علینا ونحن احق بالملک منہ ولم یؤت
سعۃ من المال یعنے اُس سے زیادہ ہم مستحق بادشاہت کے ہین خداے تعالیٰ
نے ایک عصا اور قدح پُر از روغن نازل فرمایا کہ جسکے قد سے یہ عصا برابر ہو اور
جسکو دیکھکر یہ روغن جوش کرے اور تیل کی مالش سے وہ شیر اکلیل یعنے تاج
ہوجاوے وہی لائق بادشاہت کے ہے چنانچہ بنی اسرائیل اُسکا امتحان کرتے
تھے اتفاق سے ساؤل اُس جگہ سے گذرے اور امتحانی چیزین سب پوری
اُترین حضرت شموئیل نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو علم وجسم مین بھی فضیلت
دی ہے اور اسکی سلطنت مین صندوق شہادت بھی ازخود واپس آجاوے گا
یہ بھی ایک برہان قطع ہے واللہ یؤتی ملکہ من یشاء واللہ واسع علیم
اور اللہ دیتا ہے اپنی سلطنت جسکو چاہے اور وہ کشایش والا ہے اور سب جانتا ہے
کیونکہ سلطنت کسی کا حق موروثی نہین جسکو خدا چاہتا ہے اُسکو دیتا ہے چنانچہ اُس
صندوق شہادت سے فلسطیون کو نحوست معلوم ہوئی اور اُنکے پانچ شہر برباد ہوگئے
تب اُنھون نے ناچار ہوکر دو بیلون پر صندوق شہادت لادکر اور استہ پر ہانک دیا
فرشتے بیلون کو ہانک کر یہان لے آئے سب اُسکو پاکر سجدہ شکر بجا لائے قصہ کوتاہ
جمیع اکابر نے طالوت کو تخت سلطنت پر بٹھایا۔

مُلک طالوت

اللہ تعالیٰ پارہ سیقول مین سورہ بقر کے انتیسوین رکوع مین ارشاد فرماتا ہے

اور کہا اُن کو اُنکے نبی نے اللہ تعالی نے کھڑا کر دیا تم کو طالوت بادشاہ آپکے والد قیس بن قانع بن مہلت ابن اخنوح بن یہودا ابن یعقوب تھے اور آپ بہت خوبصورت اور طویل قامت تھے اسی وجہ سے طالوت کے نام سے موسوم ہوئے جب آپ بادشاہ ہوئے تو تین سو تیرہ ۳۱۳ بہادران بنی اسرائیل سے لیکر جن مین حضرت داؤد کے والد اور بیٹے اور چھ بھائی قد آور بھی تھے واسطے قتل جالوت کے چلے راستہ مین تین پتھر اُنکو ملے اور وہ بولے کہ ہم کو اُٹھا لے جالوت کو مارینگے چنانچہ وہ ساتھ لے گئے۔

یہ قصہ اِس طرح ہے

کہ جالوت بادشاہ کافر تھا اور قد آور اور بہادر تھا اور اُسکے سر مین ایک بیضہ تھا جسکو تین آدمی اُٹھاتے تھے اور جسکے مقابلہ مین کسی کو جرأت نہ تھی اور بنی اسرائیل کے اطراف کے بلاد اُسنے چھین لیے تھے حضرت شمویل نے فرمایا کہ جالوت کو وہ شخص قتل کریگا جسکی نشانیان خداوند تعالی نے مجھے بتلائین اور ظاہر کی ہین چنانچہ حضرت شمویل موضع بیت اللحم مین ایشا عرف یسی کے یہان گئے اور اُنکے بیٹون کو طلب کیا اُنھون نے بارہ ۱۲ بیٹے بھیجدیے سب جوان زیبا طلعت اور خوبصورت و قوی ہیکل زبردست تھے اور ایک اُن مین بہ ملاحت رخسارہ و طول قد و فربہی سب بھائیون مین امتیاز رکھتا تھا شمویل نے جانا اغلب ہے کہ قاتل جالوت بھی یہی جوان ہوگا متوجہ امتحان ہوئے اور استعمال روغن و زرہ کا کیا مگر کچھ علامت و اثر اُنکا ظاہر نہ ہوا اُسوقت خطاب آیا کہ تو اختیار کرتا ہے آدمیون کو حسن و جمال پر اور مین اختیار کرتا ہون عبادت قلوب پر حضرت سموئیل نے مناجات کی کہ یارب مین نے بموجب حکم آزمایش کی مگر وہ شخص اُن مین موجود نہ پایا وحی آئی کہ ایک فرزند اُسکا اور ہے جو اس امر خطیر کے لائق ہے حضرت شموئیل نے

یسی سے کہا کہ اپنے دوسرے فرزند کو حاضر کرو جواب دیا کہ میرا اور فرزند نہین ہے
کہا کہ حضرت عالم الغیب والشہادۃ نے خبر دی ہو کہ تیرا فرزند اور بھی ہے یسی نے
کہا کہ بیٹا چھوٹا اور ہے جو بہ نسبت اور بھائیون کے دُبلا پتلا ہے اور وہ فلان جنگل
مین بکریان چراتا ہے حضرت شموئیل بھی وہان گئے اور دیکھا کہ شدّت سے پانی
جاری ہے اور حضرت داؤدؑ بہ نوبت دو دو بکریان اُٹھا کر پانی سے اُتار رہے ہین
حضرت شموئیل نے بہ نور نبوّت جانا کہ مظہر موعود یہی ہے پاس جا کر سلام کیا اور سنگ
تیج مذکور اُنکے سر پر رکھا چنانچہ روغن اُس سے ٹپک کر مانند تاج کے اُنکے سر پر
کھڑا ہوا اور زرہ اُنکے قد پر درست رہی بعد ازان حضرت شموئیل نے کچھ عجائبات
اُن سے پوچھے اور اُنھون نے بیان کیے اور پوچھا کہ جالوت کو مارو گے اُنھون نے
اقرار کیا اور نشان کرنے اور نیز اطمینان کرنے کے لیے اُنکے سر پر تیل ڈالا اور
اُن کو لشکر مین شامل کیا اور یہ بھی حکم دیا کہ دریاے یرون کا پانی کوئی نہ پیوے
مگر بہت لوگون نے پیاس مین صبر نہ کیا اور پانی پی لیا اس لیے اُن لوگونکو جنھون نے
پانی پیا تھا علحدہ کر دیا اور خاص خاص لوگون کو ہمراہ لے کر مقابلہ کیا ۔ ع

قدر اسّی ہزار تھی جمانی	کی جماعت جنھون نے بے پانی
جس نے پانی وہ سیر ہو کے پیا	پیٹ سو جا تمام اور نہ جیا

جالوت کا لشکر دیکھ کر بعض گھبرائے مگر حضرت داؤدؑ نے ایک گوشہ سے نکل کر سب کا
اطمینان کیا اور صرف تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمیون نے جو موافق عدد اصحاب بدر کے باقی
رہ گئے تھے مقابلہ کیا جالوت نے جب اس جماعت قلیل کو دیکھا نہایت عار و ننگ
آئی کہ اتنے آدمیون پر صف آرا ہونا کمال ناموسی ہی اسواسطے خود ابلق گھوڑے
پر سوار ہو کر ہتھیار باندھ کر میدان مین آیا طالوت کو اپنی لڑائی کے واسطے طلب
کیا اور کہا کہ اگر خود باہر نہ آوین تو اور کسی کو پسند کر کے بھیجین تا کہ جنگ آزمائی کرے

طالوت نے حکم دیا کہ جو شخص میری فوج سے مقابلہ کر کے اُسکو مارے گا مین نصف ملک اُسکو دونگا مگر یہ حصہ حضرت داؤدؑ کے لیے تھا چنانچہ جالوت مع ایک لاکھ مرد تیغ زن کے خود باہر نکلا اور کہتا تھا کہ مین تم سب کو تنہا کافی ہون میرے سامنے آتے جاؤ حضرت طالوت نے اوّل اُن دلاوران صف کو ساتھ لے کر جناب الٰہی سے دعا مانگی ربنا افرغ علینا صبرًا و ثبت اقدامنا۔ یا الٰہی ہمارے تئین صبر و ثبات قدم عنایت کر اور قوم کفّار پر فتح دے۔ داؤدؑ نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور مثل شیر غرّان کے کھڑے ہوکر وہی تین پتھر گوپھن مین رکھ اسطرح پر مارے کہ وہ جالوت کے سر پر گرے اور پیچھے سے نکل گئے اور جالوت گھوڑے سے زمین پر دھم سے گرا اصل مین اُسکا ماتھا کھلا ہوا تھا اور تمام بدن لوہے مین غرق تھا فوراً اُسکے تیغہ سے اُسی کا سر قلم کیا گیا۔ اور اس جوانمردی کی دھوم ہوگئی اور بنی اسرائیل خوش ہوئے یہان سے پایا جاتا ہی کہ جہاد ہمیشہ رہا ہی ورنہ مُفسد لوگ مُلک کو ضرور ویران کر دیتے بعد فتح کے ملک طالوت نے حسب وعدہ اپنی بیٹی سے داؤدؑ کی شادی کردی اور نصف سلطنت بھی دیدی آخر کار سینتالیس سال سلطنت کر کے فلسطینون کی لڑائی مین مع اپنے کئی لڑکون کے شہید ہوئے خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید مین بوجہ اُنکے بادشاہ ہونے کے بخطاب مَلِک یاد فرمایا ہے اِنکے بارہ بیٹے تھے۔ یوناثان۔ ابنیاداب۔ ملک یشوع ایشن بوست عرف انبست۔ برحیا۔ آرمیتا۔ وغیرہ۔

ایشن بوست عرف انبست

چھ برس تک گیارہ فرقہ بنی اسرائیل پر حکمران رہا۔

حضرت داؤد علیہ السّلام

اللہ تعالےٰ دوسرے پارہ سورۃ البقر کے تینتیسویں رکوع مین فرماتا ہی کہ اور مارا داؤد نے جالوت کو اور دی اُسکو اللہ نے سلطنت اور تدبیر اور سکھایا اُسکو جو چاہا۔

ظاہر ہو کہ آپ کے والد کا نام جوبسی عرف علیهان بواسطہ دس پُشت کے حضرت یعقوب تک پہونچتا ہی یسی عرف علیهان بن عوبر بن سلیمان بن بخشون بن دعمی بن ماذان بن حصروم بن فارض بن یہودا ابن یعقوب تھا اور ائل مین بموجب ایما اپنے والد ماجد کے فلاخن لیئے کو ہیں اور بھیلا پتھرون کا اور ایک عصا ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے ایک دن اپنے والد سے کہا کہ میرا سنگ فلاخن جس چیز پر پہونچتا ہی اُسکو گرا دیتا ہے اُنھون نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی تجکو قلعون کا حاکم کریگا پھر اُنھون نے دوسری مرتبہ کہا کہ آج مین نے دیکھا کہ فلان جنگل مین شیر میرا تابع ہوا اور اُسپر مین سوار ہوا اور اُسکے کان پکڑے اور اُسنے میری فرمانبرداری کی اُنکے باپ نے جواب دیا کہ حضرت ذوالمنن ایک مرد عالی مرتبہ کو تیرا مسخر کریگا پھر ایک روز آپ نے فرمایا کہ جب مین پہاڑون کی سیر مین تسبیح کرتا ہون تو سب پہاڑ میرے ساتھ تسبیح کرتے ہین آپ کے والد نے کہا کہ تجھے بشارت ہو کہ بخشندہ بے منت خیر و کرامت تجھکو عطا فرمائیگا پس بعد انتقال ایشن یوشع عرف انسبت کے آپ تمامی ممالک و خزائن کے مالک و متصرف ہو کر تخت سلطنت و حکومت پر بعمر چھتیس سال رونق افروز ہوئے اور بہت بڑے بادشاہ زمین کے ہوئے اور آپ پیغمبر گرامی قدر تھے اور صاحب کتاب زبور ۵ صحفے کی ہو جو ۱۲ رمضان کو بعد گذرنے ۵۰۰ سال نزول توریت کے نازل ہوئی تھی اور آپ بہتر صوت و الحان سے زبور کو پڑھتے تھے چوتھے روز آپ جنگل کو جاتے اور روتے اور زبور پڑھتے تھے اور آپ کے اس خوش آوازی سے جن و انس

وحوش وطیور پاس آجاتے او درست ہوجاتے اور اسی طرح پر آواز کرتے ایک
روز واسطے فیصلہ کے اور ایک روز واسطے اپنی بیبیون کے اور ایک روز
زبور پڑھنے مین مشغول رہتے اور ایک روز جنگلون اور پہاڑون اور دریاؤن
کے کنارون پر پھرتے جس روز محراب مین بیٹھتے جو چار ہزار محراب مین تھین سب
راہب یعنی عابد اور درویش وہان جمع ہوتے اور انکے ساتھ نوحہ کرتے اور
بخشش چاہتے پس جب داخل ہوتے محراب مین بچھائے جاتے تین بچھونے
ٹاٹ اور کھجور کے اور روتے آپ یہانتک روتے کہ غرق ہوجاتے بچھونے
آنسوؤن سے اور جس روز باہر جاتے اور خوش آوازی سے ذکر الٰہی کرتے اور
روتے تمام پہاڑ اور جانور اور ریت اور درخت آپ کے ساتھ روتے حتی کہ نہرین آنسوؤن
سے جاری ہوجاتین اور جب کنارے دریا کے آتے اور روتے تو روتین انکے
ساتھ مچھلیان اور چارپائے اور پرند وجانور پانی کے اور درندے حتی کہ جن انس
وحوش وطیور سب آپ ہی جیسی آواز بناتے اور دریا بھی بہنے سے اور ہوا چلنے سے
رک جاتی اور پہاڑ دور سے قریب آجاتے اور پہاڑ بھی پڑھتے اور روتے اور
اُس مجلس مین سے بہت سے جنازے نکلتے تھے اور چار ہزار آدمی ہر رات کو اس
محراب مین جہان عبادت آپ پڑھتے تھے جمع ہوتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے محبوب ترین روزہ طرف اللہ کے روزے داؤد کے ہین اور نماز دن
مین نماز داؤد کی ہے کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور
آدھی رات قیام کرتے اور چھٹے حصہ رات کو سوتے اور چالیس روز تک سجدہ مین رہتے
اور نہ کھاتے اور نہ پیتے اور روتے یہانتک کہ گھاسین آپ کے سر کے گرد اُگ آئین
اور ۳۲۰۰۰ ہزار آدمی آپ کے عبادت خانہ کی چوکیداری دیتے حق تعالیٰ نے
آپ کو ایک زنجیر عطا کی تھی جو سر پر بندھی رہتی تھی مدعی یا مدعا علیہ مین سے جو سچا ہوتا تھا

اُسکا ہاتھ اُس زنجیر تک پہونچتا تھا اور جھوٹے کا ہاتھ نہ پہونچتا تھا اسی وجہ سے بادشاہی کی ہیبت اور استحکام ازبس تھا آپ کا قلم عزیز یہ تھا اور لقمان حکیم آپ کی خدمت مین حاضر ہوا تھا اور فلسطین اور عمان اور مواب و آرمن وغیرہ بہت سے مُلک فتح کیے مصر تک اور اُس طرف دمشق تک مُلک کو وسعت دی اور آپ اپنے بیٹے صغیر سِن سے بوجہ وفور عقل و علم کے مشورہ فرمایا کرتے اور زمانہ سلطنت مین بھیس بدل کر نکلتے اور لوگون سے پوچھتے کہ تمھارا والی کیسا ہی اور حسب حکم خداوند تعالیٰ آپ لوہے سے زرہین بناتے تھے لوہا آپ کے ہاتھ پر موم ہوجاتا تھا آپ بغیر آگ اور ہتوڑے کے ہر روز کڑیان جوڑ کر ایک زرہ بناتے تھے اور چار ہزار درم کے عوض فروخت کرتے دو ہزار تصدق دیتے اور دو ہزار سے اپنا اور اپنی عیال کا نفقہ کرتے اور بیت المال سے خود خرچ نہ کرتے تھے آپ کی وفات کے بعد ہزار زرہین آپ کے خزانہ مین موجود تھین۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا داؤد انا جعلناک خلیفۃً فی الارض یعنی ای داؤد ہم نے تجھکو زمین مین نائب مُلک کیا کہا سلیمانؑ نے خلیفہ وہ ہی کہ عدل کرے رعیت مین اور تقسیم کرے درمیان اُنکے برابر اور شفقت کرے اُن پر جیسے کوئی شفقت کرتا ہی اپنے اہل پر اور حکم کرے ساتھ کتاب اللہ کے۔ اور روایت ہی کہ جو حاصل کرے مسلمانون کی زمین مین سے ایک درم یا کم یا زیادہ پھر رکھے اُسکو غیر حق مین تو وہ بادشاہ ہے نہ خلیفہ۔

چالیس سال آپ نے خلافت کی اور بحکم خداوند تعالیٰ آپ نے شہر یروشلم مین مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی تعمیر شروع کردی تھی اور خود مع احبار بنی اسرائیل اُس کے بنانے مین مشغول تھے مگر اختتام کو نہ پہونچی کیونکہ بعمر ساٹھ سال ۵۳۸ھ موسوی بعد ہبوط آدم ۳۲۳۴ شمسی مین روضۂ رضوان کو تشریف لے گئے ہمراہ جنازے کے

سوائے خالق اللہ کے چالیس ہزار راہب تھا اور بحکم حضرت سلیمانؑ طیور نے آفتاب کی تمازت کے باعث جنازے پر سایہ کیا تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

اللہ تعالیٰ انیسوین سیپارہ کے سورہ نمل کے دوسرے رکوع میں ارشاد فرماتا ہے۔ اور ہم نے دیا داؤد اور سلیمان کو ایک علم اور دونون نے کہا شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو بڑھایا اپنے بہت بندون ایمان والون پر اور وارث ہوا سلیمان داؤد کا اور بولا لوگو ہم کو سکھائی ہے بولی اڑتے جانورون کی اور دیا ہم کو ہر چیز مین سے بیشک یہی ہے بڑائی صریح (یعنی وارث ہوا نبی ہوا اور بادشاہ ہوا باپ کی جگہ) اور جمع کیے سلیمانؑ کے پاس اسکے لشکر جن اور انسان اور اڑتے جانور ان کی صفین بنین یہانتک کہ جب پہونچے چیونٹیون کے میدان پر کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو گھس جاؤ اپنے گھرون مین نہ پیس ڈالے تم کو سلیمان اور اسکا لشکر اور انکو خبر نہو (چیونٹی کی آواز کوئی نہین سنتا مگر انکو معلوم ہوگئی) پھر مسکرا کر ہنس پڑا اسکی بات سے اور بولا اے رب میرے میری قسمت مین دے کہ شکر کرون تیرے احسان کا جو تو نے کیا مجھپر اور میرے مان باپ پر اور یہ کہ کرون کام نیک جو تو پسند کرے اور ملالے مجھکو اپنی مہر سے اپنے نیک بندون مین اور خبر لی اڑتے جانورون کی تو کہا کیا ہے جو مین نہین دیکھتا ہدہد کو یا ہوگیا وہ غائب اسکو ماروں گا زور کی مار یا ذبح کر ڈالون گا یا لاوے میرے پاس کوئی سند صریح پھر بہت دیر نہ کی کہ ہدہد نے آکر کہا مین لے آیا خبر ایک چیز کی کہ تجھ کو اسکی خبر نہ تھی اور آیا ہون تیرے پاس سبا سے ایک خبر لیکر تحقیق ہمنے پائی ایک عورت بادشاہی کرتی اور اسکو سب چیز ملی ہے اور اس کا ایک تخت ہی بڑا بیٹھنے کا ایسا تکلف کا کہ ویسا اور کہین یا کسی بادشاہ کے پاس نہ تھا

آپ حضرت داؤدؑ کے بیٹے تھے ولادت آپ کی بعد ۱۹۲۱ سال طوفان سے ۱۲ رمضان المبارک کو بطن حنّانہ سے ہوئی تیرہ سال کی عمر مین آپ خلیفہ اپنے والد ماجد مرحوم کے ہوئے اور تخت سلطنت آپ کے نور نبوّت اور فیضان ز نور سے مزیّن تھا آپ کے والد نے جب آپ کو خلیفہ کرنا اپنی جگہ چاہا تو فرمایا آپ نے کہ آپ بسبب محبّت فرزندی کے مجھے خلیفہ کرتے ہو یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے سنے حضرت داؤدؑ نے کہا کہ بسبب محبت فرزندی کے کرتا ہون آپ نے اُسکے قبول کرنے سے انکار کیا یہان تک کہ اُسکا حکم کرے اللہ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ وحی بھیجی اللہ تبارک وتعالیٰ نے طرف داؤدؑ کے کہ مین پوچھنے والا ہون یعنے تیری زبانی تیرے بیٹے سلیمان سے سات باتین پس اگر خبر دے تجھکو تو وارث کر اُسکو علم اور نبوّت کا کہا سلیمانؑ نے کہ پوچھو جو کچھ چاہو کہا داؤد نے کہ خبر دے مجھکو کہ کونسی چیز شہد سے زیادہ میٹھی اور کونسی چیز برف سے زیادہ ٹھنڈی اور کونسی چیز ہاتھ لگانے مین ریشم سے زیادہ نرم ہے اور کونسی چیز ہے کہ نہین دکھائی دیتا نشان اُسکا صاف چیز مین اور کونسی چیز ہے کہ نہین معلوم ہوتا اثر اُسکا پانی مین اور کونسی چیز ہے کہ نہین دکھائی دیتا اثر اُسکا آسمان مین اور کون فربہ رہتا ہی ارزانی اور قحط مین کہا سلیمانؑ نے کہ شہد سے زیادہ میٹھی چیز تو آسایش اللہ کی ہی واسطے للہ محبّت رکھنے والون کے آپس مین اور ٹھنڈی چیز زیادہ برف سے وہ کلام ہے کہ وارد ہوا اولیاء اللہ کے دلون پر یعنے الہام اور واردات الٰہی اور نرم زیادہ ریشمی کپڑے سے اللہ کی حکمت ہی جسوقت پھیلادین اُسکو اولیاء اللہ آپس مین اور جس کا نہ معلوم ہو نشان پانی مین وہ آسمان ہی کہ چلتا ہے اور نہین معلوم ہوتا اثر اُسکے چلنے کا اور جسکا کہ نہین معلوم ہوتا نشان صاف چیز مین وہ چیونٹی ہی کہ گذرتی ہی پتھر پر اور نہین معلوم ہوتا نشان اُسکا اور جسکا نہین معلوم ہوتا نشان آسمان مین

وہ جانور ہے کہ اُڑتا ہی اور نہین معلوم ہوتا نشان اُسکا۔ اور جو فربہ رہتا ہے
ارزانی اور قحط مین وہ مومن ہے جب دیتا ہے اُسکو اللہ شکر کرتا ہی اور جب
مبتلا کرتا ہے اُسکو صبر کرتا ہے پس دل اُسکا بڑا سخی اور روشن ہوتا ہے پس
آوازہ آپ کی حکومت کا ایسا بلند ہوا کہ تا قیامت رہیگا جن وطیور اور ہوا
ہر وقت آپ کے جلوس مین تابع رہتے بموجب وصیت اپنے والد کے آپ نے
کروڑون روپیہ خرچ کرکے مسجد اقصی یعنے بیت المقدس کو نہایت شان و شوکت
سے طیار کرایا جنات اور انسان اور شیاطین سب اُسکی تیاری مین مشغول تھے
یعنی ہر فرقہ ایک کام جداگانہ کے لیے متعین تھا ایک فریق تعمیر کرتا تھا اور دوسرا
فریق جن اور شیاطین عمدہ سنگ مرمر اور بلور کانون مین سے کاٹ لاتا تھا اور
ایک فریق دریا مین غواصی کرکے موتی اور مرجان بقدر بیضۂ ماکیان اور دیگر
عمدہ جواہرات و نیز مشک و عنبر و دیگر خوشبوئین کانون اور دریاؤن وغیرہ سے
اسقدر لاکر جمع کرتا تھا کہ اُسکی مقدار اور شمار اللہ ہی جانتا ہے اور ایک فریق
سونا لاتا تھا اور ایک فریق چاندی لاتا تھا اور وہان ایک بڑا شہر تعمیر کیا تھا
جس مین بارہ محلے بنائے اور قبیلے بارہ سبط کے ہر محلہ مین بسائے اللہ تعالی
نے دو درخت زر و نقرہ کے بطور انار کے عنایت فرمائے تھے مسجد مین سنگ مرمر
اور سنگ زرد اور سبز اور بلور کے ستون تھے اور چھت اُسکی جواہرات بیش قیمت
کی تختیون سے جڑی تھی اور دیوارون اور چھتون مین موتی اور یاقوت اور تمام
جواہرات لگائے گئے تھے اور زمین مین تختیان فیروزے کی۔ بلندی اُس
سنگینی قبہ کی اٹھارہ میل تھی اور اُس قبہ پر ہرن سونے کا تھا جسکی آنکھین
یاقوت سرخ کی تھین اور مسجد کا طول ساٹھ گز اور عرض بیس گز اور بلندی تیس گز
تھی بس نہ تھا روے زمین مین کوئی اور مکان روشن تر اور پاکیزہ تر اُس مسجد سے

یہانتک کہ اندھیری رات میں مانند چودھوین رات کے چاند کے چمکتا تھا اور اُسکے مکانات کی تفصیل کتاب التاریخ مین درج ہے اسّی سال مین یہ تعمیر ختم ہوئی تھی اور جس روز بن چکی وہ روز عید کا تھا علماء بنی اسرائیل کو جمع کرکے اعلان کیا تھا کہ مین نے بنائی ہو خالصًا لوجہ اللہ تعالےٰ اور بلا تشبیہ اس مین ہر چیز خالصًا للہ تعالیٰ ہے اور اُس مین دس ہزار قاری بنی اسرائیل کے یعنی پانچ ہزار دن مین اور پانچ ہزار شب کو عبادت کیا کرتے تھے ایک ساعت علماء ربانی اور اولیاء حقانی سے خالی نہ رہتی تھی ایک مدت تک وہی کارخانہ رہا پھر بخت نصّر شاہ عراق جواہرات واسباب لوٹ لے گیا اور اسکو خراب کیا منجملہ فضائل اس مسجد کے ایک یہ ہے کہ اوّل بحکم خداے تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ نے بعدہٗ سام بن نوح نے بنایا تھا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زمین پر پہلی مسجد یہی ہے اور فاصلہ اس مسجد الحرام کا مسجد اقصیٰ تک چالیس سال کا ہو اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ارادہ کرے کہ کسی بقعہ بقعاء جنّت کو دیکھوں تو دیکھے اِس مسجد الحرام بیت المقدس کو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دروازہ آسمان دنیا کا طرف بیت المقدس کے کھولدیا ہو اور جو شخص اس مسجد مین نماز پڑھے اُسکے لیے ستّر ہزار فرشتے ہر روز نازل ہوکر استغفار الٰہی مین شاغل رہتے ہین اور ایک بالشت بھی زمین اس مسجد مقدس کی خالی نہین جہان فرشتون نے عبادت نہ کی ہو یا انبیا علیہم السّلام نے سجدہ نہ کیا ہو اور یہ قبلہ جملہ انبیاء کا ہے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ ماہ تک اس طرف نماز ادا کی اور یہی زمین قیامت کی ہوگی یہین سے لوگ جنّت اور دوزخ کو جاوینگے اور یہ بھی واضح ہو کہ بسم اللہ شریف کا جا کر مرتبہ دنیا مین نزول ہوا اوّل حضرت آدم علیہ السّلام پر جسکی برکت سے اُنکی اولاد نے تمام دنیا کو گھیر لیا اور

اپنے قبضہ میں کر لیا مگر بعد وفات آپ کے لوح محفوظ پر واپس چلی گئی۔ دُوم حضرت نوحؑ پر نازل ہوئی تھی جسکی برکت سے آپ کی کشتی بلا اور طوفان سے محفوظ رہ کر روان رہی۔ سوم حضرت سلیمانؑ پر جب چاہا کہ تمام روے زمین پر آپ کی خلافت ہو بحکم خداے تعالی حضرت جبرئیلؑ نے فرشتون کو ہمراہ لیکر تسبیح و تقدیس سبحانہٗ تعالی کی کرتے ہوئے انگوٹھی بادشاہت کی جسپر بسم اللہ شریف کندہ تھی اور مثل ستارے کے چمکتی تھی ستائیس رمضان شریف یوم جمعہ کو لاکر حضرت سلیمانؑ کو عنایت فرمائی اور کہا کہ مبارک ہو آپ نے خوش ہو کر جمیع بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر سجدۂ شکر ادا فرمایا اس انگوٹھی مین بخط نور تین سطرین تھین۔ اول مین بسم اللہ شریف دوسری مین کلمہ طیب تیسری مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکے سبب تمام روے زمین کیا جن کیا انس کیا طیور ہمہ اسباب آپ کے تابع ہو گئے بعد انتقال آپ کے وہ انگوٹھی دنیا سے اُٹھ گئی۔ چہارم ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی واسطے ہدایت تمام خلق کے جو قیامت تک قائم رہے گی۔

حضرت سلیمانؑ ہر مہینے کے اوّل و درمیان و آخر مین تین تین روز جملہ نوروزے رکھتے تھے اور باوصف ایسے زہد کے بوجہ طاقت بشری کے ایک ہزار محل رکھتے تھے جن مین سے تین سو منکوحہ اور سات سو مدخولہ تھین بلقیس ملکہ و والیۂ ملک سبا ملک یمن دختر شراجیل بنت ہاہاؤ اولاد سبا بن شجب بن یعرب بن قحطان سے تھی اور ازبس حسین با حشمت تھی اور تخت مکلل جواہرات و طلاء احمر سے رکھتی تھی جسکا طول و عرض اسّی گز کا تھا اور اُسنے اپنا ملک یمن سے قریب مبارک تک کہ شام کے گاؤن تھے خوب سرسبز آباد اور گاؤن بسائے تھے بسبب قرب کے ایک گاؤن سے دوسرا گاؤن نظر آتا تھا۔ اور سفر اُن مین بہت آسان بلکہ ایک سیر تھی و جھیلون کا پانی جو ملک عمّان سے لیا گیا تھا اُسکو سمیٹ کر دو پہاڑون مین روکا تھا اور اوپر

نیچے تین گھڑکیان رکھی تھین کہ جس قدر ضرورت ہو پانی لیا جائے کبھی کمی نہووے
اور گھاٹ پانی پینے کا اُس پہاڑ کے پایان مین تھا ابن عباسؓ سے منقول ہے
کہ سبا صنعا سے تین فرسخ پر تھا اور نہایت سیر حاصل تھی حتیٰ کہ نکلتی تھی عورت ٹوکرا
لے کر سر پر باغون مین بس بھر جاتا تھا ٹوکرا طرح طرح کے میوون سے بغیر ہاتھ لگائی
کسی چیز کے اور پاکیزگی ایسی تھی کہ وہان نہ مچھر تھا نہ مکھی نہ پسو نہ بچھو نہ سانپ
اور کوئی غربا سے وہان جاتا تھا تو اُسکے کپڑون کی جوئین مرجاتی تھین بلقیس کو
حضرت سلیمانؑ نے آصف بن برخیا سے خط لکھا کر بذریعہ ہُدہُد کے بھیجکر بُلوایا اور
مسلمان کیا اور اپنے نکاح مین لائے جسکی مفصّل کیفیت مشفقی احمد خان صوفی
اکبرآبادی مرحوم نے مثنوی بلقیس و سلیمانؑ فارسی نظم مین تحریر فرمائی ہی شہر تدمور
جنوبی عرب اسی ملکہ کا تعمیر کردہ ہے اور وہین اُسکی قبر ہے جسکے تعویذ پر ملکہ سبا کا
نام کندہ ہے خلیفۂ ولید نے بے ادبی کے خوف سے زیر خاک پوشیدہ کردیا اور جہان
کہین آپ کا لشکر پڑتا تھا وہان دسؔ فرسنگ مین لشکر اور پچیسؔ فرسنگ مین دیو
و پری ٹھہرتے تھے القصہ جب حضرت سلیمانؑ محکمۂ عدالت پر بیٹھتے تھے تو حضرت
آصف وزیر اعظم تخت کے سامنے کُرسی پر بیٹھ کر فیصلۂ معاملات کرتے تھے
اور چار ہزار علما دست راست پر اور چار ہزار خواص اور چار ہزار جن و پری کمربستہ خدمت مین رہتے اور
پرندے اُس مجلس پر اپنے پرون کا سایہ ڈالتے تھے اور وقت زوال تک عدالت ہوتی اُسکے بعد دیوان محل
مین رونق افروز ہوتی اور باورچی خانے مین بارہ ہزار باورچی تھے اور سات سو گاڑی آٹا اور اُسی کے
موافق رنگ برنگ کے سالن پکتے اور لوگون کو کھلاتے تھے اور ایک پیالے پر کہ جو مثل
حوض کے ہوتا تھا ہزار آدمی بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور دیگین جو چولھون
سے اُتر نہ سکتی تھین سیڑھیان لگا کر اُنکے مُنھ تک پہونچتے تھے اُن مین کی بعض
دیگین ابتک شام مین موجود ہین اور خود بدولت کی خوراک صرف دستکاری تھی

درختون کے پتّون سے زنبیل اور بوریا اور پنکھے بناتے تھے اور اُسکو بیچکر جَو کی روٹی مسکینون کے ہمراہ کھاتے تھے دیوون نے آپ کے لیے ایک بساط بنائی تھی جسکا عرض وطول ایک فرسنگ تھا اُسپر چار زریں کرسیان بچھی تھین اور ایک بساط زرین ساختۂ شیاطین خداوند تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی جسکا طول دو فرسخ کا تھا اور اُسپر ایک میز طلائی رکھی جاتی تھی اور اُسکے بائین اور داہنی طرف ہزار ہزار زرّین کرسیان رکھی جاتی تھین جن پر علماء اور اکابر بنی اسرائیل بیٹھتے تھے اور کرسیون کے پیچھے جنّ و شیاطین وطیور حاضر رہتے تھے اور جہان جانا منظور ہوتا وہان ہوا بہ سہولت اور بے تکان جلد پہونچا دیتی ہے

وہ جو تھے شعبدات شیطان کے — عہد اور مُلک مین سلیمانؑ کے
جب کہ وہ شعبدے ہوئے مشہور — پایا آفاق مین رواج فتور
تب سلیمانؑ نے غضب مین ہو — لے لیا سب سے اُن نوشتون کو
ایک صندوق مین مُقفّل کر — گاڑ دیے نیچے تخت کے اندر

قولہ تعالیٰ فسخرنا لہ الریح تجری بامرہ رُخَاءً حیث اصاب یعنی نرم و خوش آیند ہوا آپ کے تابع تھی جو ایسی تیز نہ چلتی تھی کہ ناگوار ہو اور ہلا مارے جس آپ تخت پر بیٹھتے تھے اور جو بنی اسرائیل آپ کے گرد بیٹھتے تھے وہ آپس مین باتین کرتے تھے ہوا اوّل و آخر روز مین مہینے مہینے کی راہ پر پہونچا دیتی تھی یعنی اگر اوّل روز دمشق سے چلتے تھے تو اصطخر جو فارس کا ایک موضع ہی وہان پہونچکر قیلولہ فرماتے تھے اور آخر روز اصطخر سے چلتے تو رات کو کابل مین رہتے اور بعضون نے کہا کہ صبح کا کھانا رَے مین اور شام کا کھانا سمرقند مین کھاتے۔

دیوون نے آپ کے لیے پردار گھوڑے دریا سے نکالے تھے جو گھوڑے اسوقت موجود ہین اُن ہی کی نسل سے ہین۔ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے

کہ فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت سلیمانؑ تعمیر
بیت المقدس سے تو اپنے رب سے تین چیزین مانگین اُن مین سے دو چیز ملین
اور مین امید کرتا ہون کہ تیسری بھی ملی ہو۔ پہلی چیز کہ نہ سزاوار ہو کسی کے لیے
بعد اُنکے مُلک بس وہ دی گئی اُنکو دوسری چیز کہ جو اس مسجد مین آکر دو رکعت
نماز پڑھے پاک ہو گناہون سے جیسا کہ بچہ مان کے پیٹ سے نکل کر۔ آپ نے
بعد تعمیر بیت المقدس ایک پُر تکلف مکان موضع قامہ مین اپنے واسطے طیار کرایا تھا
قلم آپکا کاہنی تھا۔ اور ایک لڑکا رحبام نامی آپکے تھا چالیس سال تک فرمانروائی
کی اور ترپن سال کی آپکی عمر تھی جس مین چھبیس سال بیت المقدس کی تعمیر مین مشغول رہے

ذکر وفات حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت سلیمانؑ بیت المقدس
مین برس برس دو دو برس مہینے مہینے دو دو مہینے کم و بیش اعتکاف کرتے تھے
خُدّام کھانا پانی وہان پہونچا دیتے تھے ایک درخت محراب بیت المقدس مین ہر صبح
اُگتا تھا۔ اور آپ درخت سے اُسکا نام پوچھتے تھے اور وہ اپنا نام اور خاصیتین بیان
کرتا تھا کہ مین فلان فلان مرض کی دوا ہون اور میرا یہ اثر ہے آپ اُسکو کٹوا لیتے
تھے اور اُسکی خاصیت لکھوا لیتے تھے اور اگر اُگتا تھا لگانے کے لیے تو اُس کو
دوسری جگہ لگا دیتے تھے۔ ایک روز حسب دستور عبادت مین مشغول تھے کہ ایک
درخت زمین سے نکلا اور بعد سوال کے عرض کیا کہ میرا نام خروف ہے اور خرابی
سلطنت میری خاصیت ہے خداوند تعالی نے وحی بھیجی کہ وقت رحلت قریب ہے
حضرت سلیمانؑ نے وصیتین کین اور جو اُمور لکھوانے تھے لکھوائے اور جناب الٰہی
مین عرض کی کہ میری موت ایک برس تک جنات اور شیاطین پر مخفی رہے تاکہ اس
عرصہ مین جو کام مین نے اُنکے سپرد کیے ہین تیار ہو جاوین دوسری مصلحت یہ تھی
کہ آدمیون کو شیاطین اور جنات کے دعوی سے یہ گمان تھا کہ وہ غیب کی باتین

جانتے ہین تا کہ آدمی جان لین کہ جن غیب دان نہین ہین اور انکا دعوی باطل ہے
پھر آپ نے غسل کیا اور لباس پاکیزہ پہنا اور حسب عادت محراب عبادت خانہ مین
تشریف لائے اور جس لاٹھی پر بندگی مین تکیہ کیا کرتے تھے اسی پر تکیہ کرکے نماز کو
کھڑے ہوئے قابض ارواح نے کھڑے ہونے کی حالت مین سنہ [illegible] موسوی مین
روح مقدس کو روضۂ رضوان مین پہونچایا جب تک حضرت سلیمانؑ عبادت خانہ مین
تشریف رکھتے تھے ارکین سلطنت مہمات ملک کو سنبھالتے تھے اور شیاطین آپ کی
ہیبت کے مارے بندگی کے وقت سامنے نہ دیکھ سکتے تھے اور جب انکی آنکھ
کبھی بے اختیار کھڑکیون مین سے پڑتی تو آپ کو عبادت مین کھڑا دیکھکر محنت شاقہ
کیا کرتے جب ایک سال پورا گذرا اور دابۃ الارض یعنی دیمک نے اس عصا کی
جڑ کھائی جسکی وجہ سے آپ زمین پر آگئے اور خبر وفات کی عالم مین مشہور ہوئی
سبحان اللہ آپ کے حالات سے کیا عظمت وشان خداوندی ظاہر ہوتی ہے
قادر بیچون نے آپ کی فرمانبرداری اور اسکی یاد اور رجوع پر یہ خوبیان دنیا
اور آخرت کی عطا فرمائین کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

رحبعام

یہ ایک چشم ایک گوش ایک دست ایک پاؤن رکھتا تھا مگر بدعای آصف وزیر
حضرت سلیمانؑ صحیح الارکان ہوگیا اور بعد وفات اپنے والد کے تخت نشین ہوا مگر
سختی کے باعث دس اسباط اسکی اطاعت سے نکل گئے صرف سبط یہودا وسبط
بنیامین پر حکومت رہی اور یہ بعد طوفان نوح سنہ [illegible] کا وقت تھا۔ بقیہ اسباط کا
بادشاہ یربعام ہوا اب سلطنت بنی اسرائیل دو حصون پر تقسیم ہوگئی اور بڑے
حصے کا نام اسرائیلی سلطنت ہوا۔ اور اسرائیلی سلطنت کا پایہ جردون مین قرار پایا
اور دوسو اکسٹھ سال مین یکے بعد دیگرے سترہ بادشاہ ہوئے ان مین جو بادشاہ

دیندار ہوتا تھا وہ توریت اور شریعت کی پابندی کرتا تھا۔ اخیر بادشاہ سلطنت اسرائیل کا خرقیا تھا اور ۳۵۳ موسوی مین یہ سلطنت ختم ہوگئی اور دوسری سلطنت کا پایۂ تخت شہر یروسلم ہوا۔ ان دونون سلطنتون مین جنگ و جدال حرب و قتال جاری رہے اور رجعام کے عہد سلطنت مین سمعناہ نبی تھے۔

ابیاہ

بیٹا رجعام کا تھا بعد انتقال اپنے والد کے تخت سلطنت پر بیٹھا۔

آسا

یہ بیٹا ابیاہ بادشاہ کا تھا بعد انتقال اپنے باپ کے تخت نشین ہوا یہ بڑا دیندار تھا اسکے زمانۂ حکومت مین عزریاہ نبی تھے۔

یہوسقط

یہ بیٹا آسا بادشاہ کا بڑا دیندار تھا اسی کے زمانہ مین الیاہ یعنے الیاس نبی تھے اور میکیاہ نبی بھی۔

یہورام

یہ بیٹا یہوسقط بادشاہ کا تھا مگر دیندار نہ تھا۔

اخزیاہ

یہ چھوٹا بیٹا یہورام بادشاہ کا تھا۔

یوآس

یہ اخزیاہ بادشاہ کا بیٹا تھا اسنے بیت المقدس کی از سر نو مرمت کی تھی اور یہ بڑا دیندار تھا اور بہت خوب سلطنت کی۔

امصیاہ

یہ یوآس بادشاہ کا بیٹا تھا اور بعد اپنے باپ کے تخت نشین ہوا۔

عزیاہ

یہ امصیاہ بادشاہ کا بیٹا تھا سلطنت کو بہت قوت دی اور حضرت زکریا نبی کے حکم پر عمل کیا بہت بامراد بادشاہ تھا اخیر ۶۹۹ سوسوی مین بحکم خدا انتقال کیا۔

یوتام

یہ عزیاہ بادشاہ کا بیٹا تھا ملک کو بہت ترقی دی حضرت یونسؑ اسی کے زمانہ مین گذرے۔

آخر

یہ یوتام بادشاہ کا بیٹا تھا۔

حزقیاہ

یہ آخر بادشاہ کا بیٹا تھا بڑا نیک اور صاحب اقبال تھا بیت المقدس کو تھاستون اور بتون سے پاک کیا اور خدا پرستی کو رواج دیا حضرت یسعیاہ بن عاموس اسکے زمانہ مین تھے۔

منسّی

یہ حزقیاہ بادشاہ کا بیٹا تھا بداعمالی کی وجہ سے بابل مین گرفتار ہوگیا جب وہان تائب ہوا تب واپس آکر سلطنت کی۔

آمون

منسّی بادشاہ کا بیٹا تھا۔

یوسیاہ

یہ آمون بادشاہ کا بیٹا تھا اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا بڑا دیندار اور صاحب اقبال تھا بتون کو توڑا اور بیت المقدس کو پاک و صاف اور توریت کو تلاش کیا

چونکہ نسخے بیشمار حوادث مین تلف ہوچکے تھے اس لیے اٹھارہ سال تک کہین پتہ نہ چلا آخر خلقیاہ کاہن نے کہین سے توریت کو حاصل کیا ارمیاہ نبی انکے زمانۂ سلطنت مین تھے۔

یہوآخز

یہ یوسیاہ بادشاہ کا بیٹا تھا۔ بعد انتقال اپنے باپ کے تخت نشین ہوا۔ تین مہینے گذرے تھے کہ الیاقیم ملقب یہویقیم اسکا بھائی بہ امداد شاہ مصر تخت نشین ہوا۔

الیاقیم ملقب بہ یہویقیم

یہ یوسیاہ بادشاہ کا بیٹا تھا۔ چار سال اسکی تخت نشینی کو گذرے تھے سنہ ۹۵۲ بادشاہ ۹ موسوی مین چھسو دس سال قبل پیدائش حضرت عیسیٰ بخت نصر بادشاہ شہر بابل ملک عراق مین تخت نشین ہوا۔ اور ملک شام پر حملہ کیا اور بیت المقدس کو خراب کیا۔ اور بہت سے مشائخ کو گرفتار کیا اور لے گیا۔

یہویکین

یہ الیاقیم بادشاہ کا بیٹا تھا آٹھ سال کی عمر مین تخت پر بیٹھا اور سوا تین مہینے سلطنت کی بخت نصر نے آٹھ سو گاؤ سالہ زرین و نقرئی اور بہت سے ظروف نقرئی و زرین اور اسباب بیت المقدس کا لوٹ لیا اور دانیال و حزقیل علیہما السلام کو بھی اور لوگون کے ساتھ لے گیا تب صدقیاہ اسکے چچا کو تخت پر قائم کیا۔

صدقیاہ

یہ یوسیاہ بادشاہ کا بیٹا تھا۔ اسکے زمانہ مین حضرت یرمیاہ نبی گذرے ہین اسکے

زمانہ مین بخت نصر بادشاہ نے نسخہ توریت کو جلایا اور بیت المقدس کو بھی جلا کر مسمار کیا اور اس جھگڑے مین ہزارہا انبیا بنی اسرائیل قتل ہوئے یہ حادثہ سنہ ۵۹۹ موسوی مین ہوا تھا گویا سلطنت کی بُو نے جن لوگون کے دماغ کو خراب کر دیا تھا وہ آخر برباد ہوگئے اور سلطنت بھی اُنکے ادبار سے جاتی رہی ستر سال مسجد بیت المقدس اور شہر پایۂ تخت حکومت اُجڑا رہا اور بخت نصر بھی مر کر خاک ہوگیا بعد فوت ہونے بخت نصر کے خورس بادشاہ ایران جو قبل داراکے تھا مُلک بابل پر قابض ہوا اور بنی اسرائیل کو جو چالیس ہزار سے زیادہ تھے اور جن مین حضرت عُزیرؑ نبی تھے بذریعہ حکم تحریری واسطے آباد کرنے بیت المقدس کے بھیجا یہ لوگ بیت المقدس و یروسلم پایۂ تخت حکومت کو دیکھکر آنسو بھر لائے اور ارمیا نبیؑ جو پہلے سے یہین تشریف رکھتے تھے اُنکو بھی نسبت آباد کرنے بیت المقدس کے تحریر کیا۔ مگر حضرت عزیر نبیؑ نے متعجب ہوکر کہا کہ اَنّٰی یُحْیِیْ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا یعنی اب یہ کس طرح آباد ہوگا اور نیند آگئی اور سوگئے اور سو برس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُنکو بیدار کیا کھانا اور پانی جو زنبیل مین تھا وہ بدستور تھا اور سواری کا خچر جو باندھ دیا تھا وہ مر گیا اور اُسکی ہڈیان اُسی شکل پر پڑی ہوئین نظر آئین فرشتہ نے دریافت کیا کہ کس قدر سوئے فرمایا ایک دن یا کچھ کم فرشتہ نے کہا تم پر سو برس گذرے پس آپ کے سامنے وہ گدھا زندہ کیا گیا اور اُسوقت اُنھون نے بیت المقدس کو آباد پایا اور کہا کہ اللہ قادر مطلق ہے بعدہٗ یحیی و زکریا انبیا علیہما السّلام نے بیت المقدس کو مکرر بنایا اور جب بنیاد چُنی گئی تو نوجوانون نے خوشی کے نعرے مارے اور بُڈھے جو پہلے بیت المقدس کو دیکھ چکے تھے چیخین مار مار کر روئے بعد تعمیر کے شمعون صادق کو وہان کا سردار بنایا اور امام مقرر فرمایا اور حضرت عزیر علیہ السّلام نے جمیع موجودہ انبیاء علیہم السّلام کو واسطے جمع کرنے احکام و قصص

توریت کے بطور یادداشت لکھا اور پھر بنی اسرائیل مین وعظ وپند وامامت وسرداری کرتے رہے۔ بہشت مین گدھا اور کتا نہوگا مگر حضرت عزیرؑ کا گدھا اور سگ اصحاب کہف داخل جنّت ہوگا۔

سگِ اصحابِ کہف روزے چند	پے نیکان گرفت مردم شد

حضرت زکریا ابن برخیا علیہ السلام

خدائے تعالیٰ تیسرے پارہ سورۂ آل عمران کے چوتھے رکوع مین ارشاد فرماتا ہی کہ یہان زکریا نے اپنے رب سے دعا مانگی اور کہا اے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاک اولاد عطا کر بیشک تو دعا کا سُننے والا ہی پس فرشتون نے آواز دی درانحالیکہ زکریا محراب مین کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تجھے یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہی وہ تصدیق کریگا کلمہ کی جو خدا کی طرف سے ہی اور سردار اور نبی ہوگا صالحین مین سے۔

بیت المقدس کے امام تھے آپ کی بی بی کا نام الیساع تھا حضرت زکریا بوجہ نہونے اولاد کے بہت غمگین رہتے تھے کہ بعد کو وارث کون ہوگا ایک روز حضرت مریمؑ کو بے موسم پھل کھاتے دیکھکر پوچھا کہ کہان سے آیا اُنھون نے فرمایا کہ خدا کی طرف سے ملتا ہے اُسوقت آپ کو خیال ہوا کہ مجھ بوڑھے کو بھی کاش بے وقت اولاد ملے تو کیا عجب ہی چنانچہ بحکم خدائے تعالیٰ آپ کو تین روز دعا مین گذرے اور کوئی کام نہ کیا اُسوقت حضرت جبرئیلؑ نے بیت المقدس مین آپ کو بشارت دی کہ آپکے صاحبزادہ ہوگا اور اُسکا نام یحییٰ رکھنا کیونکہ اس سے پہلے کوئی بشر اِس نام کا نہین ہوا ہے چنانچہ ۱۰۰۰ ۳۲ سال بعد طوفان نوح علیہ السلام کے حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے مگر جب ہیرودس بادشاہ نے آپ کے بیٹے حضرت یحییٰ کو شہید کیا تو آپ کو

ایک دہشت پیدا ہوئی اور اپنی زندگی سے مایوس ہو کر جنگل کی راہ لی ایک درخت نے آواز دی کہ اے نبی اللہ آؤ میں تم کو پناہ دونگا اُسی وقت وہ درخت شق ہوا اور آپ اُس میں جا بیٹھے شیطان لعین نے ایک گوشہ آپ کی چادر مبارک کا درخت سے باہر رہنے دیا اور اسی بناء پر اسنے آپ کے اعداسے مخبری کی اور خدا کے دشمنوں نے اُس درخت کو آرہ سے کاٹ کر جسم مبارک کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اور ایک سو سال کی عمر میں شربت شہادت نوش فرما کر بیت المقدس میں قبۃ الصخرہ کے نیچے مدفون ہوئے۔۔۔

حضرت یحیٰی علیہ السلام

خدا جل و علا سورۃ الانعام کے دسویں رکوع میں ارشاد فرماتا ہے کہ اور زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور الیاس سب نیک بندوں میں ہیں آپ حسین صورت باریک آواز مضبوط و قوی جسم بال کم دونوں ابرو ملے ہوئیں بچپن سے انتہا درجہ کے خدا ترس اور عابد زاہد تھے صغر سنی میں خلعت نبوت سے سرفراز فرمائے گئے اور گو بڑی چاؤ اور آرزو کے بعد باپ کے بڑھاپے میں پیدا ہوئے تھے مگر والدین کے انتہا سے زیادہ فرمانبردار تھے ایسے نہ تھے جیسے عموماً ناز پروردہ اور لاڈلے بچے گستاخ و بے تہذیب ہوتے ہیں خوف خدائے تعالیٰ میں روتے روتے رخساروں کا گوشت گل کر گر گیا تھا اور داڑھیں باہر سے نظر آتی تھیں یہ ہی پیغمبر ہیں کہ جنھوں نے نکاح نہیں کیا چالیس سال کی عمر میں ۵۴۹۷ ہبوط آدم سے ہیرودوس بادشاہ نے آپ کو شہید کرایا جسوقت کہ وہ محراب داؤد علیہ السلام میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے جسوقت سر آپ کا بادشاہ ظالم کے سامنے لایا گیا تو اُس میں سے ایک فوارہ خون کا جاری تھا اور زبان سے یہ کلمہ نکل رہا تھا کہ

(تجھکو یہ ہرگز جائز نہین ہے) بادشاہ نے گھر کی کوٹھری مین ایک گھڑا گڑھا کھدوا کر سر دفن کرا دیا مگر خون زمین کی مٹی کو تر کرتا ہوا باہر صحن مین چلا آیا منون مٹی ڈلوائی گئی مگر خون کا جوش کم نہوا اور اسی سزا مین بادشاہ مع تابعین اور بھاوج و بھتیجی کے زمین مین دھنسا دیے گئے بعدہٗ ملک خرتوس نے ملک شام کو زیر و زبر کیا اور بحکم خرتوس فیروز سرہنگ نے ستر ہزار یہود کو قصاص خون مین قتل کیا تاریخ شہادت سے آپ کا خون جوش مین تھا بعد اس قصاص کے خون آپ کا بند ہوا جامع مسجد دمشق کی تعمیر بنیاد کے وقت آپ کا سر مبارک ایک صندوق مین ملا جسکو ولید بن عبد الملک نے وہین دفن کرکے اوپر دو ستون علامت کے لیے قائم کرا دیے اور جسم مبارک بیت المقدس مین مدفون ہے۔

حضرت عیسیٰ روح اللہ و کلمۃ اللہ علیہ السلام

اللہ صاحب نے سورۂ زخرف مین فرمایا وہ کیا ہے ایک بندہ ہے جس پر ہم نے فضل کیا اور کھڑا کیا بنی اسرائیل کے واسطے۔ یعنی نہین ہے عیسیٰ مگر بندہ کہ انعام کیا ہم نے اُس پر یعنی ساتھ دینے نبوت کے اور ہم نے اسکو نمونہ قدرت الٰہی کا یعنی بغیر باپ کے پیدا کیا جو عجیب و غریب قدرت الٰہی کا عمدہ نمونہ واسطے بنی اسرائیل کے ہے عیسیٰ معرب الیسوع لفظ سریانی کا ہے آپ حضرت مریم بنت عمران بن ثامان بن الیا ور بن یہود بن عزین بن صادق بن عادور بن یاضم بن اسود بن زرو بابل کے بیٹے ہین اور یہ سلسلہ بیس پشت تک حضرت سلیمانؑ تک پہونچا ہے ۲۲۔ رمضان کو بعد ۱۰۰ ۱۳ سال طوفان نوحؑ کے ناصر الخلیل مین آپ پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہان ایک چشمہ پانی کا ظاہر کیا ملائکہ نے آپ کو

اُس چشمہ مین غسل دیا اور حضرت جبریلؑ نے بحکم رب الجلیل ندا دی کہ اے مریم
تیرے واسطے نہر جاری ہوئی اور خشک درخت خرما کے سرسبز ہوئے اب کھا تو
خرما تازہ اور پی پانی آپ نے بچپن مین کلام کیا کہ مین خدا کا بندہ ہون اور خدا
نے مجھے کتاب دی ہے اور مین خدا کا پیغمبر ہون نجومیون نے اطلاع دی تھی
کہ یہ لڑکا بادشاہ ہوگا اور غیر قوم مین اُسکی تابع ہونگی - مجذوم و مبروص وغیرہ
سخت مریضون کو آپ بحکم خدائے تعالیٰ تندرست فرماتے تھے - توبان کے ہاتھ
پاؤن کٹے ہوئے بند بند ملا کر اپنا ہاتھ پھیرا وہ قدرت الٰہی سے تندرست اور بینا
ہوگیا - آپ مٹی کا جانور بناکر دم عیسوی اُس مین پھونکتے تھے وہ جاندار ہوجاتا تھا
حضرت سام بن نوحؑ اپنی قبر مین سے آپکی دعا سے اُٹھے اور آپ کی رسالت کی
تصدیق فرمائی آپ کو کلمۃ اللہ اس واسطے کہا کہ آپ کلمۂ کُن کے کہنے سے پیدا ہوئے
بغیر باپ کے اور روح اللہ اس لیے کہا کہ مُردون کو زندہ کرتے تھے مائدہ کا
آپ پر نازل ہونا غرائب واقعات اور عجائب معجزات سے ہے جو ۲۴ - رمضان سے
اُترنا شروع ہوا تھا ہزار آدمی سیر ہوکر کھاتے تھے اور کم ہوتا تھا جسکا مفصل حال
تفاسیر و کتب سیر مین موجود ہے جب آپ تیس ۳۰ سال کے ہوئے بعد چھ سو بیس ۶۲۰ سال
نزول زبور کے آپ پر وحی نازل ہوئی اور صاحب کتاب انجیل ہوئے قبل آپ کا
رومی تھا حکیم جالینوس آپ پر ایمان لایا تھا - آپ نے حواریون کو وصیت کی تھی
کہ بعد میرے ایک نبی اُمّی عرب کی زمین تہامہ مین پیدا ہوگا قوم قریش سے
اپنی اولاد کو بطنًا بعد بطنٍ وصیت کرتے جاؤ کہ جو کوئی آپ کو پاوے ایمان لاوے
اِس جگہ سے پایا جاتا ہے کہ اہل مدینہ بعض اسرائیلی تھے اور بہت سی وصیتین کی
تھین تینتیس ۳۳ سال کی عمر مین آپ چوتھے آسمان پر اُٹھا لیے گئے اور یہ واقعہ غالبًا
سکندر کے تین سو چھتیس ۳۳۶ سال بعد ہوا تھا - اللہ تعالیٰ نے آپکی طبیعت بشری کو دور کیا

اور طبیعت ملائکہ کی عنایت فرمائی اخیر زمانہ تک فرشتون مین رہین گے بی بی مریمؑ چھپن سال تک زندہ رہین اور تریپن سال کی عمر مین انتقال فرمایا مریم کے معنی عابدہ کے ہین اور حضرت مریم اور بی بی آسیہ بنت مزاحم سیدۃ نساء العالمین ہین حضرت مریمؑ کا مزار ایک غار مین جبل قدس وطور واقع ہے اس نشیب مین اندر بطور باؤلی کے اترنا پڑتا ہے۔ چار زینے ایک مختصر حوک تک ہین اور ستائیس زینے بہت چوڑے سنگین ہین جس پر گھوڑے بخوبی اتر جاتے ہین اسکے اندر سنگ مرمر کی آپکی قبر ہے پیر دن جمعہ اجازت عام ہوجاتی ہے چار فانوس چاندی کے بسبب اندھیرے کے ہر وقت رات دن روشن رہتے ہین۔

حضرت ابراہیمؑ حضرت اسحٰقؑ حضرت لوطؑ حضرت یعقوبؑ حضرت راحیلؑ والدہ حضرت یوسفؑ حضرت یوسفؑ حضرت موسیٰؑ حضرت داؤدؑ حضرت یونسؑ کے مزارات پر جو چادرین ہر سال جدید تیار ہو کر ڈالی جاتی ہین [illegible] محکمہ اوقاف سلطنت روم سے دیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن السلام رضی اللہ عنہ صحابی رسول خدا صلعم

خدائے تعالیٰ چھبیسوین پارہ سورۂ احقاف کے پہلے رکوع مین فرماتا ہے کہ گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایسی کتاب کی مثل پر وہ یقین لایا اور تم نے غرور کیا بیشک اللہ راہ نہین دیتا ہے گنہگارون کو مفسرین اور اجماع جمہور کے نزدیک شاہد یعنی گواہ سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام ہین اور اسی سے لیا گیا ہے کہ یہ آیت مدنی ہے کیونکہ عبداللہ بن سلام مدینہ طیبہ مین اسلام لائے تھے پس اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام سے آپ کا ہونا یقینا قرآن مجید سے ثابت ہے

اسکی وجہِ نزول کر معلوم — زاہدی مین ہے جس طرح مرقوم
ابنِ مسعودؓ و جعفرِ طیارؓ — جاتے حبشہ کو تھے کہین اک بار
دونون جاتے تھے وے نجاشی پاس — حسب امرِ جلیل خیر الناس
جب کیا راہ مین اُنھون نے قیام — کہین پیش آئے کاروانِ شام
اُن کے ابن السلام عبد اللہؓ — اور اہلِ کتاب تھے ہمراہ
ابنِ مسعودؓ نے اک آیت جب — اُنکے آگے پڑھی وعید کی سب

یہ آیت جو چھٹے رکوع والمحصنات مین ہے

یا ایھا الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من

اے کتاب والو ایمان لاؤ اسپر جو ہم نے نازل کیا ہے

قبل ان نطمس وجوها فنردها علی ادبارها او نلعنهم کما

بتاتا تمھارے پاس والے کو پہلے اس سے کہ ہم مٹا ڈالین کتنے منھ پھر الٹ دین انکو پیٹھ کی طرف یا انکو لعنت کرین جیسے

لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا ۵ -

لعنت کی ہفتے والون کو اور اللہ نے جو حکم کیا سو ہوا -

سُن کے آیت یکایک اسکا دل — دینِ اسلام پر ہوا مائل
الغرض وہ گیا مدینے کو — [illegible]
آپ سے عرض اس طرح سے کیا — کہ مین سردار قوم عزت تھا
اہلِ عزت تھے میرے تابعدار — کرتے تھے میری عظمت اور وقار
ہو اگر اُن کو دعوتِ اسلام — آج آ کے اجابت اُسکی تمام
میرے اسلام کی جو پائین خبر — ہون مسلمان وہ سُنتے ہی یکسر
الغرض آپ نے بلائے وے — اور حسب الطلب وے سب آئے
بیٹھے پھر چھپ کے گھر مین ابن سلامؓ — کہ وہ آئے نبیؐ کے پاس تمام

پوچھا حضرت نے اُنسے کاے قوم ۔۔۔ جانتے ہو بن سلام کو تم
کس طرح کا وہ آدمی ہے بھلا ۔۔۔ تم مین رکھتا ہے مرتبہ کیسا
اس طرح سے دیا سبھون نے جواب ۔۔۔ کہ وہ دانا ترین ہے بہ کتاب
سیّد القوم ہے وہ سب کا رئیس ۔۔۔ ہم ہین اُسکے مطیع اور انیس

روایت ہے کہ یہ احوال اسلام کے پہلے سال کا ہے۔ عبد اللہ بن سلامؓ
بنی اسرائیل یوسفی وموسوی مشہور اولاد امجاد حضرت یوشع بن حضرت نون
ابن حضرت افراہیم بن حضرت یوسف صدیق اللہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے تھے
اور بہت بڑے صاحب تفسیر اور سارے علماء یہود مین بڑے عالم تھے توریت و
زبور و انجیل و دیگر صحائف الٰہی سے واقف اور سب پیغمبرون کی حقیقت سے
ماہر تھے عبد اللہ بن سلام فرماتے ہین کہ جب مین مدینۂ طیبہ مین پہونچا اور رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک دیکھا تو یقین کرلیا کہ یہ چہرہ سچا ہی اور آپ
حقیقۃً رسول ہین جنکا وعدہ توریت و زبور و انجیل اور دیگر صحائف مین ہے
اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام علیکم کی ہدایت اور فقراء کو کھانا کھلانے
اور درویشون اور محتاجون کے ساتھ غمخواری کے لیے فرمارہے تھے اور ارشاد
کرتے تھے کہ قرابت قطع نہ کرنا چاہیے اور جب سب لوگ سوتے ہون اور آرام مین
ہون تو اُسوقت خداوند تعالیٰ کی عبادت اور نماز پڑھنا چاہیے۔ یہ پہلا وعظ تھا
جو آپ نے مدینۂ طیبہ مین فرمایا ہے جب آپ بعد فراغ وعظ تنہا مکان مین تشریف
لے گئے جہان زمین سے آپ سوے چُنتے تھے تو مین بھی ساتھ گیا اور مین نے
عرض کیا کہ مین پوچھتا ہون تین چیزون کا حال کہ نہین جانتا اُن کو مگر پیغمبر۔
حدیث کی کتاب صحیح مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے
اُس نے پوچھا جو کچھ پوچھا اور حالانکہ مجھکو اُسکا کچھ بھی علم نہ تھا یہانتک کہ خدا نے

مجھکو اُسکا علم دیا۔ ایک تو یہ پوچھا کہ پہلی نشانی قیامت کی نشانیون سے کیا ہے
دوسرے یہ کہ اوّل طعام جو کھاوین گے اہل جنّت کیا ہی۔ تیسرے یہ کہ کیا حال ہے
فرزند کا کہ مشابہ ہوتا ہے اپنے باپ کے یا مان کے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اوّل علامت قیامت کی آگ ہے جو لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف
ہانک لیجاوے گی۔ دوم اہل جنّت کا پہلا کھانا مچھلی کا جگر گوشہ ہے کہ نہایت
لذیذ ہوتا ہے۔ سوم اگر مرد کا نطفہ سبقت کرتا ہی تو مشابہ ہوتا ہے فرزند اُسکے
اور اگر سبقت کرتا ہے نطفہ عورت کا تو مشابہ ہوتا ہے اُسکے پس کہا عبد اللہ
ابن السلام نے اشهد انك رسول الله حقا یعنی بلا شبہ آپ خدا کے رسول
برحق ہین اور ایک روایت مین ہے کہ کہا اشهد ان لا اله الا الله و اشهد
انك رسول الله پھر کہا کہ یا رسول اللہ یہ یہود بڑی بہتانی قوم ہے اگر وہ
جانین گے اسلام میرا اِس سے قبل کہ پوچھین آپ اُن سے یعنی احوال میرا تو
بے وقعت کہین گے مجھکو مین چھپ کر بیٹھتا ہون آپ قبل اطلاع میرے اسلام
کے میرا حال یہود مدینہ سے دریافت فرمایئن اور آپ الگ چھپ کر جا بیٹھے اور پھر
یہود حاضر ہوئے حضرتؐ نے یہود سے دریافت کیا کہ تم مین عبد اللہ بن السّلامؓ
کیسا آدمی ہے رؤساء شہر نے ایک زبان ہو کر کہا خَيرُنَا وَابنُ خَيرِنَا وَسَيِّدُنَا
وَابنُ سَيِّدِنَا یعنی نیک ہی ہم مین اور بیٹا نیک ہمارے کا ہے اور سردار ہے ہمارا
اور بیٹا سردار ہمارے کا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خبر دو تم اگر اسلام لاوے عبد اللہ
ابن السّلام تو کیا کہا اُنھون نے اعاذه الله من ذالك یعنی نگاہ رکھے اُسکو
خدا اسلام سے پس نکلے عبد اللہ بن السّلام یعنی حجرے سے اور کہا کہ اشهد
ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله پس کہا یہودیون نے خجالت
سے شَرُّنَا وَابنُ شَرِّنَا یعنی بُرا ہم مین سے اور بیٹا ہے ہمارے بُرے کا پس کہا

حضرت عبد اللہ بن السلام نے کہ یہ وہ ہی بات ہے جو مین نے کہی تھی ٥

پھر نکل آئے گھر سے ابن سلام ؓ — اور لگے کرنے قوم سے یہ کلام

دشمنان خدا ہوا اے مردم — کیا محمد کو جانتے ہو تم

انکی نعت و ثنا و وصف و کمال — جملہ توریت مین ہے مالامال

پس یہ آیت خدا نے بھیجی تب — کہ وہی ہین بیوقوف سفہا سب

یہ آیت دوسرے رکوع الم مین واقع ہے واذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء ط الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون ٥ ترجمہ اور جب کہا اُن لوگون کو کہ ایمان لاؤ اس طرح جس طرح ایمان لائے سب لوگ تو کہا اُنھون نے کیا ہم اُس طرح ایمان لائین جیسے ایمان لائے ہین بیوقوف سنتا ہی وہی ہین بیوقوف پر نہین جانتے ـ ٥

پڑھ کے توریت مثل ابن سلام ؓ — سمجھے قرآن کو جو راست کلام

آکے حبشہ سے ہمرہ جعفر ؓ — لائے ایمان پیش آن سرور

ظلمت ملک شام سے ہمہ تن — صبح اسلام سے ہوئے روشن

بعض تفسیر مین ہے یون مسطور — آل یعقوبؑ اس پہ تھے مغرور

کہ ہین ہم جملہ نسل ابراہیم — مورد بخشش خدا ے کریم

وعدہ حق ہوا ہے جو موعود — ہے ہمارے لیے وہ سب مقصود

اُن کو سمجھاتا ہے خدا اس طور — کہ ذرا تو کرو تم اس مین غور

ہم نے وعدہ جو پہلے فرمایا — نہ تمھاری وہ شان مین آیا

بلکہ اولاد سے وہی ہین مراد — چلتے ہین راہ ہو کے جو منقاد

اُن کے فرزند دو تھے پیغمبر — ماہ و خورشید سے منور تر

ذریت اسحاق ایک طرف تھا — آپ کی اولاد مین فقط وہ تھا

اب وہ بھیجا باٰل اسمٰعیل | دونون کے حق مین تھی دعاء خلیل

اور اللہ نے یہ فرمایا | کہ ہمیشہ سے ایک دین آیا

بھیجا تھا جو انبیاء کے تئین | لائی سب امتین تھین اسپہ یقین

اب دیا تم نے ہاتھ سے انصاف | چھوڑ بیٹھے اسے بضد و خلاف

نہین اس راہ پر ہو تم زنہار | ہان مگر جو کہ رکھتے ہین انکار

ان کو دنیا کے بیچ خواری ہے | یعنے جزیہ کی رسم جاری ہے

اور ان کو ہے آخرت مین نار | وہ بڑی مار جسکا ہے نہ شمار

بیشک وہ رب حضرت اللہ | نہین دیتا بقوم ظالم راہ

یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعهدی اوف بعهدکم وایای فارهبون ۝ وامنوا بما انزلت مصدقا لما معکم ولا تکونوا اول کافر بہ ترجمہ چھٹے رکوع الم مین ارشاد ہوا کہ اے بنی اسرائیل یاد کرو احسان میرا جو مین نے کیا تم پر اور پورا کرو اقرار میرا مین پورا کرون اقرار تمھارا اور میرا ہی ڈر رکھو اور مانو جو کچھ مین نے اتارا سچ بتاتا تمھارے پاس والے کو اور مت ہو تم پہلے منکر اسکے یعنی توریت مین نشان بتایا تھا کہ جو کوئی نبی اٹھے اور توریت کو سچا کہے تو جانو کہ وہ سچا ہے نہین تو جھوٹا ہے پس حق ان نعمتون کا جنکا ذکر ابتدا مین ہو چکا ہے اسوقت کہ نزول کتاب جدید و ظہور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اس لیے تمام خلائق سے پہلے تم کو یہ دین قبول کرنا چاہیے اور بہت ہی جلد اس کتاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لانا چاہیے اور اسکو پھیلانا چاہیے تاکہ بزرگی خاندان کی جو اسوقت تمام عالم پہ ہے قائم رہے اور مرتبہ اور منصب محافظت کارخانہ شریعت کا جاتا نہ رہے اور یہ عزت اور بزرگی خداوند تعالی نے حضرت عبد اللہ بن سلام

صحابۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے مین ازل سے فرمائی تھی اور جو وعوت اسلام مین داخل نہین ہوئے اُن سے وہ بزرگی جاتی رہی اور مثل عوام الناس کے ہو گئے۔ چنانچہ سات سو سردار و رئیس جو آپ کے رشتہ دار تھے ایمان لائے اور اقرار کیا کہ ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو خلعت اسلام سے آراستہ فرمایا اور آپ تینوں سے مدینۂ منورہ مین حاضر و جان نثار حضور رہے۔

نسب نامۂ حضرت شیخ عبدالحی بن شیخ احمد او لا و اجداد حضرت سیدنا عبداللہ بن السلام صحابۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تا حضرت آدم ابو البشر صفی اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام

باسم عبدالحی ابن احمد — پدر بودہ خوش از صہبای سرمد
ورا شاہ کبیر الدین پدر بود — کہ شیخ او تافتہ ہمچون قمر بود
باسم فتح شیر او را پدر بود — سراسر روے او ہمچون قمر بود
ورا شیخ محبت آب خوش گشت — ہمی کردے بباغ عشق حق گشت
ابش شیخ نجیب الدین جہان شد — کہ علمش مشتہر اندر جہان شد
ابو العلے ورا بودہ عجب اب — ہمیشہ بودوے مشغول با رب
اگر پرسی ابش را نام از من — بگویم بود عبداللہ خوش فن
ورا شیخ محمد اب بودے — کہ در دل مہر مولیٰ می فزودے
ابوت داشتے زو شیخ داؤد — اب او عبد دائم مرد خوش بود
رضی اللہ نام ابش در جہان ست — از و بس شہرہ اندر ہر مکان ست
رفاعہ در جہانش خوش پدر بود — کہ اندر حال درویشی اثر بود

ربیعه در زمانه نام ابش
که بوده عالم خوشگوے و دلکش

اب او را شهامت بس مزید ست
بدوران نام او عبد المجید ست

حبیب الله نامِ آبِ او بود
خیالش هشده از ربِ معبود

بعبد الله نامِ آبِ او شد
که عبد الله وے پُر آرزو شد

ابِ او بود یوسف ابنِ یعقوب
همین شد در زمانه خویش مرغوب

ابِ او در زمانه بود عاصم
بملکِ وحدتِ حق گشت قائم

شده آبش بدوران شیخ حارث
به علم معرفت ہے بود وارث

بدوران آبِ پاکش چون نصیر ست
بیادِ حضرتِ حق بود وے مست ست

فریصه نامِ ابش مشتهر بود
رخش پُر نور پیشانی چون قمر بود

بخالد نامِ ابش شهره ہے داشت
بکشتِ دل حبوبِ عشق بکاشت

ابِ او بود خالد ابنِ یحیی
بدل ذکرِ الٰهی داشت ماوا

ابِ او سعد ابنِ حارث آمد
ابش ثابت که بودش نیکنامے به

ابِ او سائب ابنِ رباح ست
بعالم پُر ز اصلاح و فلاح ست

محمد نامِ ابش در جهان ست
از و بس سرِ وحدت ها عیان ست

ابش عبد الله ابنِ سلام ست
صحابه حضرت خیر الانام ست

ز حضرت یوشع بگذشت ست او را
چهار بیست پشت اے همدم ما

ابِ یوشع نبیِ نون بود ست
زمین کز فیضِ او ممنون بود ست

براهیم ست نون را والد پاک
نبی حق عروجش تا با افلاک

شده صدیق یوسف والد او
نبی پاک و رشکِ ماه از رو

ابِ کان عظیمت با و تمام ست
ورا یعقوب و اسرائیل نام ست

برائے انبیا مشهور که بود ست
ابش اسحٰق ذی اکرام و جود ست

خلیل اللہ والد بود اورا — نمودہ کان بناے بیت مولی
نوشتہ اند پشت پنج اکثر — کہ شد از جد او ہود پیمبر
ورا از پشت سہ نوح پیمبر — نبی اللہ جد پاک ست برتر
جدش در چار می پشت ہمایون — شدہ ادریس خاص رب بیچون
جد عالی آن ششت نبی بود — وے گویند پشت دو می بود
صفی اللہ آدم بو البشر ہست — کہ مسجود ملک اورا پدر ہست
چو ملش ثابت و فرعش با فلاک — نوشتم نامہاے شجرہ پاک

جناب ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ کے والد ماجد حیی ولد اخطب اولاد امجاد حضرت ہارون علیہ السلام سے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ حمزہ بنت سموئل سے تھیں آپ کا خاندان عرب میں اچھا خیال کیا جاتا تھا سموئل تمام عرب میں وفاداری میں ضرب المثل تھا اور حیی بڑے سرداروں اور معززین میں سے تھے اور حضرت موصوفہ نے بھی طبیعت غیر معمولی پائی تھی سچی باتوں سے شایستہ عمدگی کے ساتھ مانوس تھیں آپ کی شادی چودہ سال کی عمر میں سلام بن مشکم ایک شاعر پرجوش سے ہوئی تھی اہل عرب شاعروں کی بڑی قدر کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے اکثر معزز اپنی لڑکیاں اُن ہی کو تلاش کرکے دیا کرتے تھے مگر چند روز کے بعد ہی اُسنے طلاق دیدی اور بعدہٗ آپ کا نکاح ثانی کنانہ سردار قلعہ خیبر کے ساتھ ہوا کہ جو مشہور شاعر اور شہسوار تھا کیونکہ جو شاعر بہادر بھی ہوتا تھا تو اسکی وقعت اور بھی زیادہ ہوتی تھی عرب میں عزت و سرداری کا مدار زیادہ تر بہادری پر ہوتا تھا اور شعرا کی وقعت اسی لیے زیادہ کیجاتی تھی کہ وہ اپنے بزرگوں کا نام تفاخر سے روشن کرتا تھا

اور دوسرے شاعر اسکے خوف سے اُسکے خاندان کی ہجو نہیں کرتے تھے آپ
نے خواب دیکھا کہ چاند میری گود میں آگیا ہے پھر بیان کیا یہ خواب اپنے شوہر سے
اُس نے طمانچہ مارا کہ جسکا نشان اُنکے رخسار پر ہو گیا اور کہا تو چاہتی ہے
کہ بادشاہ عرب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہوں - یہ شوہر
ہیں کنانہ خیبر کی لڑائی میں قتل ہوا حضرت صفیہ اسوقت نئی دلھن تھیں
اور آپ کے ہاتھوں میں مہندی کا رنگ تھا اور آپ بہت ہی خوبصورت تھیں
اور آپکا حسن بارعب و جلال کے ساتھ شاہانہ تھا - ام سنان کہتی ہیں کہ میری
آنکھوں نے حضرت صفیہ جیسی عورت خوبصورت کم دیکھی ہے حضرت ابن عمرؓ
کہتے ہیں کہ آپ کا ادب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتی تھیں جب یہ آئیں
دن خیبر کے تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو لاشیں اپنے بھائی
اور شوہر کی اسوقت غصہ چہرہ مبارک پر نمایاں تھا اور جب آپ دیکھ کر آئیں
حضرت کے پاس تو آپ پردے ہو بیٹھیں اور بچھونا اپنا آپ کے واسطے خالی کر دیا
اور انکا آداب دیکھکر آپ نے انکو اختیار دیا کہ آزاد کر دوں تجھکو کہ جا مل تو اپنے
قرابت والوں سے یا اسلام لاؤ نکاح کروں میں تجھ سے اُنھوں نے عرض کیا
کہ میں اسلام لا چکی تو پھر مجھکو آپ دوزخ کو بہشت پر مختار فرماتے ہیں - اس لئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے پھر چار سو درہم نکاح کر لیا اُس وقت
آپ کی عمر سترہ سال کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ نشان کیا ہے
تب آپ نے خواب کا قصہ بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن
لوگوں کو دعوت ولیمہ کھلائی اور خرمے تقسیم فرمائے - راستہ میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے ہی اونٹ پر آپ کو سوار کرائے آپ نے فرمایا کہ میری ران پر پاؤں
رکھکر چڑھ جا مگر اُنھوں نے بپاس ادب پاؤں نہ رکھا بلکہ گھٹنا رکھکر سوار ہو گئیں

ایک مرتبہ اونٹ کا پانوں پھسلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ گر گئیں لیکن
خیر سے کسی قسم کی چوٹ نہین آئی اور آنحضرتؐ نے فوراً ہی اُٹھکر آپ پر پردہ فرمایا
اور آپ کے پاک دل مین آنحضرتؐ کی محبت نے پوری گنجایش کر لی تھی آنحضرتؐ کو
تجربہ ہو چکا تھا کیونکہ جب آپ مدینہ مع صفیہؓ کے پہونچے تو حارث بن النعمان کے
مکان مین الگ اُنکو ٹھہرایا اور تمام ازواج مطہرات آپ کے دیکھنے کو آئین جب
حضرت عائشہؓ دیکھ کر نکلین تو آپ نے اُنکے پیچھے کا دامن پکڑ کر پوچھا کہ تم نے کیا دیکھا
تو آپ نے فرمایا کہ مین نے دیکھا کہ ایک یہودن بیٹھی ہے آپ نے فرمایا کہ نہین وہ
اسلام لا چکی ہے اور اُسکا اسلام اچھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہی کہ آن حضرتؐ کو
حضرت صفیہؓ پر پورا اعتبار ہو چکا تھا اور اُنکی نیک مزاجی سے واقف ہو گئے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیبیون نے آپ کے ساتھ بعض اوقات سختی کا
برتاؤ کیا لیکن یہ ہمیشہ آپکے ساتھ نرمی کرتی رہین اور محبت اور ہمدردی کا برتاؤ
کرتی رہین ایک بار حضرت عائشہؓ نے اور حضرت حفصہؓ نے اُنکے حسب و نسب کے
متعلق کوئی دل آزار کلمہ کہا جب آنحضرتؐ اِن کے پاس آئے تو آپ نے سب
کیفیت بیان کی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر وہ کہتی ہین کہ ہم بھی کے خاندان سے ہین
تو تم بھی کہو کہ میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام ہین اور میرے چچا حضرت موسیٰؑ
ہین اور میرے شوہر محمدؐ ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باپ دادا پر فخر کرنا نہایت
ناگوار معلوم ہوتا تھا اس لیے آپ نے صفیہؓ کو یہ دندان شکن جواب سکھلایا۔ مگر آپ
ایسی نیک تھین کہ آپ نے کبھی ازواج مطہرات مین سے کسی کی دل آزاری روا
نہین رکھی۔ اہل بیتؓ کے ساتھ آپ کو خصوصیت کے ساتھ محبت تھی سب سے پہل
جس وقت یہ خیبر سے مدینے لائی گئین تو تمام عورتون کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہرا
رضی اللہ عنہا بھی اِن کے دیکھنے کو آئین آپ نے اپنے کان کا سنہرا زیور جو

بیش قیمت بنا ہوا تھا اُسکو اُتار کر بطور تحفے کے اُنکو دیا اور عورتین جو اُنکے ساتھ
گئین تھین اُنکو بھی ایک ایک زیور دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بہت
عزت کرتے تھے کیونکہ ایک تو آپ بڑے معزز سردار کی بیٹی تھین دوسرے آپ کی
وجاہت اور دانشمندی بھی اسی کی مقتضی تھی ایک مرتبہ آنحضرت کسی سفر مین جارہے
تھے زینب بنت جحش اور آپ یعنی صفیہ دونون ہمراہ تھین مگر آپ کا اونٹ ایک
جگہ پر بیمار ہوگیا اور سواری کے قابل نرہا اور زینب بنت جحش کے پاس ضرورت
سے زیادہ اونٹ تھے آنحضرت نے اُن سے فرمایا کہ تم اپنے اونٹون مین سے ایک
اونٹ اِنکو دیدو مگر معلوم ہے کہ اُنکو اُسوقت کیا خیال آیا حالانکہ زینب بنت جحش
بہت بڑی فیاض تھین اور آنحضرت کی بہت مطیع تھین اُنھون نے کہا کہ مین اپنا
اونٹ نہ دون گی آنحضرت نے یہ ناگوار فقرہ سنکر تین مہینے تک اُنکے پاس جانا
چھوڑ دیا یہان تک کہ حضرت زینب کہتی ہین کہ مین مایوس ہوگئی اور پشیمان ہوکر
اپنے دل مین عہد کرلیا تھا کہ اب ایسی بات کبھی نہ کہون گی۔ حضرت صفیہ کا جوش
انتقام و فور محبت سے بالکل جاتا رہا تھا کوئی کیسی ہی دل آزار بات کہے لیکن وہ
خاموش رہتی تھین اور آخر اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت کے دل مین آپ کی محبت
پیدا ہوگئی۔ جب آنحضرت اُس مرض مین مبتلا ہوئے جس مین آپ نے وفات
فرمائی تو آپ کے پاس تمام ازواج مطہرات موجود تھین اور آن حضرت تکلیف
مرض کی وجہ سے کروٹین بدلتے تھے حضرت صفیہ بیتاب ہوکر کھڑی ہوگئین اور
اُنکی دونون آنکھون سے اشک جاری تھے اور کہا یارسول اللہ کاش آپ کا
مرض مجھکو ہوجاتا گو کسی کا مرض کسی کو ہو نہین جاتا لیکن جس انتہا محبت پر یہ
فقرہ دلالت کرتا ہے وہ قابل قدر ہے اُسوقت ازواج مطہرات نے آنکھون سے
ایک نے دوسرے کو اشارہ کیا اور آپ کی اس بات کو خفت کی طرف منسوب کیا

مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور فرمایا کہ واللہ یہ بات صفیہ رضؓ نے تہِ دل
سے کہی ہے اور وہ بہت سچی ہے۔ آپ معمولی دل و دماغ کی نہ تھیں بلکہ اہم اور
اعلیٰ ترین امور انجام دینے کی قابلیت اُن میں موجود تھی ۳۵ھ میں جب حضرت
عثمانؓ خلیفۂ ثالث کے مکان کو کوفہ و بصرہ و مصر کے باغیوں نے آکر گھیر لیا اور
چالیس دن تک اُنکا کھانا اور پانی بالکل بند رکھا اور محاصرہ کیے رہے اور آخر
اُسکے بعد مکان کو جلا دیا اور حضرت عثمانؓ کو بحالت تلاوت قرآن مجید شہید کیا
تو اِس دوران میں باغیوں کے ہٹانے میں آپ نے بہت کوشش کی اور خود
خچر پر سوار ہو کر گئیں اور اُن باغیوں کو قتل خلیفہ سے روکنا چاہا مگر اشتر نخعی نے
ایک ڈنڈا آپ کے خچر کے مُنھ پر مارا اور آخر جب آپ نے دیکھا کہ یہاں بہت سی
پالیسیاں عمل میں لائی جا رہی ہیں اور باغیوں کے روکنے کی کوئی طاقت موجود
نہیں ہے تو مجبور ہو کر بخیال اپنی رسوائی کے واپس چلی آئیں تاہم یہ بھی آپ
کی ہی کوشش تھی کہ چالیس دن تک برابر حضرت عثمانؓ کو پانی اور کھانا مختلف
طریقوں سے پہونچاتی رہیں۔ حضرت ابو عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضؓ ایک نہایت
عاقلہ اور فاضلہ بیوی تھیں آپ کی ایک لونڈی نے حضرت عمرؓ کے دربار میں آکر
اطلاع کی کہ حضرت صفیہؓ یہودیوں کی طرح یوم سبت کو بہت پسند کرتی ہیں اور یہودیوں
سے محبت رکھتی ہیں حضرت خلیفہ عمر رضؓ نے خود حاضر ہو کر آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ نے سبت کے بجائے جمعہ عطا کر دیا ہے اِس لیے میں سبت کو قابل احترام
نہیں سمجھتی ہاں یہود جو میرے قرابت مند ہیں اُن سے ملتی ہوں۔ حضرت عمرؓ
آپ کے جواب سے بہت خوش ہوئے اور آپ نے اپنی لونڈی سے کہا کہ تو نے
غلط شکایت کیوں کی کہا کہ شیطان نے مجھے بہکایا تھا اُسکو اپنی معافی پانے
کی وجہ سے آپ نے اُسکو آزاد فرما دیا۔ آپ کی تمام زندگی نہایت پاک اور مقدس گذری

اور حضرت معاویہ کے زمانہ خلافت مین ۲۳ ذی الحجہ سنہ ۵۲ھ یوم یکشنبہ کو بمقام مدینہ منورہ انتقال کیا اسوقت آپ کی عمر باسٹھ سال کی تھی اور جنت البقیع واقع مدینہ منورہ مین مدفون ہوئین۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

مولوی رشید احمد صاحب مرحوم انصاری گنگوہی نے مجھے لکھا تھا کہ تمام عرب کا نسب اسمٰعیلی و اسرائیلی ہے چنانچہ اسمٰعیلی ہونا تو احادیث سے ثابت ہوا اور انصار بھی اسرائیلی ہین جن کے اجداد زمانۂ حضرت موسیٰ سے بانتظار ولادت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ مین مقیم ہوئے تھے۔ اور حضرت سلطان عبدالقدوس نعمانی گنگوہی قدس اللہ سرہٗ اولاد امجاد حضرت اسمٰعیل ولد حماد بن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان رحمۃ اللہ علیہ سے ہین حضرت امام مالکؒ آپ کے شاگرد تھے اور حضرت امام شافعیؒ حضرت امام مالکؒ کے شاگرد ہین اور حضرت امام احمد حنبلؒ آپ کے شاگرد کے شاگرد ہین اسی وجہ آپ کا خطاب امام اعظم ہوا ہے۔ آپ اپنے والد ماجد کے ہمراہ حضور مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حاضر ہوئے اور حضرتؓ نے آپ کے اور آپ کی اولاد کے حق مین دعاء برکت کی حضرت اسمٰعیل مسطور تاریخ ابن خلکان مین لکھتے ہین کہ ہم امید کرتے ہین کہ حق سبحانہ تعالیٰ وہ دعا قبول کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دین اور علم ثریا ستارے کے پاس ہوگا تو عرب حاصل نکر سکین گے مگر ایک آدمی فارس یا اولاد فارس وہان سے بھی حاصل کر لیگا اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ اس حدیث کے مصداق امام اعظمؒ ہین آپ کے استادون اور شاگردون کا سلسلہ کتب سیر مین قابل دید ہے آپ کا نسب نامہ آبائی جواہر مضیئہ فی طبقات حنفیہ مین حسب ذیل لکھا ہے۔ ولادت آپ کی سنہ ۸۰ھ اور وفات ۱۵ شوال سنہ ۱۵۰ھ وقت تہجد یوم جمعہ ہے مزار شریف بغداد شریف کہنہ سے قطعہ

سال هشتاد بو حنیفه بزاد		در جهان داد علم فقه بداد
سال عمرش رسید تا هفتاد		در صد و پنجاه اش وفات افتاد

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن کاوس بن ہرمز بن مرزبان
ابن بہرام بن مہرگز بن ماجشر بن حسیک بن آوربود بن ہرواس بن بہرام
ابن ہیرگز بن اردریار بن آذرخور بن فیروز بن سیندوش بن رقبان
ابن لمتیکرد بن کرویو بن سیردار بن وادین بن سیدوش بن یزد بن فت فور
بن شادان بن ہرمزدیار بن خالنتان بن دینار بن کمیار بن ودین بن سیدوش
بن کرو بن ملک ساسان بن ملک تابک (جنکے نام کے ساتھ ملک ہے
وہ سلاطین اعراق وہند وحجاز مین گذرے) بن مہرس بن ساسان بن مثن
ابن ملک اسفندیار بن گشتاسب بن لہراسب بن ملک کمتش بن ملک کی یا متین
بن ملک کیابو بن کیقباد بن ملک راعا عرف ملک زاب بن ملک پرہما
بن مربان سوہ بن ملک منوچہر (اسکی اولاد اولاد فارس کہلائی جاتی ہے اسنے
قوانین ظلم کو منسوخ کیا اور عدل کو رواج دیا) بن ملک ایران عرف ایرج
(حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد مین تھا اور ملک ایران کا بانی ہے۔)
بن ملک فارس (ملک فارس کا بانی ہے) بن یہودا بن حضرت یعقوب
اسرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام

حضرت کمال الملک ملک کمال الدین المخاطب بکمال خان
والمعروف مولانا کالو رحمۃ اللہ علیہ

مسیحا یار و خضر رش بہنا و بھنان یوسف		نعمانی آفتاب من باین اعزازی آیہ

اگرچہ صفحۂ تواریخ مین مختلف حالات آپ کے لکھے ہین لیکن بہت مختصر حتی الوسع

بڑی صحت کے ساتھ لکھے جاتے ہین جب غازی خان صوبہ دار پنجاب نے بہمراہی
مولانا کالو پنجاب سے دہلی پہونچکر خسرو خان حسینی خلجیون کے خاندان کو
نیست و نابود کیا تھا اور تین چار مہینے تک اپنا سکہ و خطبہ جاری رکھا تھا
اُسکا کام تمام کیا اور خود ۷۲۱ھ مین تخت دہلی پر بیٹھکر اپنا لقب غیاث الدین
تغلق رکھا بعد وفات سلطان غیاث الدین محمد تغلق کے اُسکا بیٹا ۷۲۵ھ مین
الغ خان سلطان محمد تغلق نے تخت دہلی پر جلوس کیا اور فیروز ملک کو پیغام بھیجا کہ
باوجود ہونے وارث سلطنت کے آپ نہین ہو سکتے ہین مُلّا قاسم فرشتہ
لکھتا ہے کہ مخدوم زادہ عباسی و شیخ الشیوخ نصیر الدین محمود اودھی چراغ
دہلوی و دیگر مشائخ و امراء کبار و ارباب دخل سب متفق ہو کر ملک فیروز باربک
بھتیجہ بادشاہ مرحوم کے پاس گئے اور متفق اللفظ سب نے کہا کہ سریر سلطنت پر
جلوس کیجیے مگر مولانا کمال الدین نے ہی علماء و مشائخ مثل شیخ محمد نصیر الدین
چراغ دہلوی و مولانا شمس الدین باخرزی کے جواب مین کہا کہ جس شخص نے
اِس کام کو اوّل شروع کرایا ہے وہ ہی اولیٰ تر ہے اور اس جواب سے علماء
مسطور ساکت ہو گئے اور علماء نے گواہی ساتھ سبب اولاد ذکور کے نہین دی
اور بعد واقعہ الغ خان سلطان محمد تغلق کے یکم محرم ۷۵۲ھ (۱۳۲۵ء) کو مولانا کمال الدین
ہی باعث تخت نشینی فیروز تغلق کے ہوئے اور مولانا کالو نے فرمایا کہ جو وارث
ہے وہ ہی بادشاہ ہوگا۔ اور شعبان ۷۹۵ھ مین خان جہان (خطاب وزیر)
نے شاہزادہ محمد خان کی شکایت بادشاہ سے کی اور بادشاہ کو جب یہ باور ہوا
کہ خان جہان کی یہ چالاکی ہے تو بامیار بادشاہ شاہزادہ محمد خان نے باتفاق
مولانا کالو ہی کے آدھی رات کو خان جہان کے مکان کو محصور کیا اور خان جہان
سے جنگ کی اور جو زخمی ہوا اور تاب مقابلہ کی نہ لاکر میوات کو بھاگ گیا اور جب

جسرت سرحد ہند پر آیا تو سلطان مبارک شاہ مع مولانا ملک کالو دہلی سے برآمد ہو کر نہر ستلج پر خیمہ زن ہوئے اور جسرت بھی جسارت کرکے ہر روز لشکر سلطانی کے مقابل دوسری جانب فرد کش ہوتا تھا اور گیارہ شوال کو ملک کالو مع دیگر اُمرائے سلاطین و لشکر کشمیر کے تاخت زن ہوئے اور جسرت تاب مقاومت نہ لا کر بلا جنگ بھاگا اور اسکے اعوان و انصار بشمار تہ تیغ ہوئے اور ۸ محرم ۸۳۳ھ کو خان جہان جب قتل ہوا۔ تو کمال الملک مع امراء محمود حسن و خان اعظم وزیرک خان و اسلام خان اور حکام اطراف جور و زبر و زکمال الملک کے پاس آکر جمع ہوئے تھے حسب الطلب سلطان محمد شاہ مع جمیع اُمرا شہر میں داخل ہو کر باغیوں کو قتل کیا۔ اور دوسرے روز کمال الملک اور تمام اُمرا نے سلطان سے بیعت کی اور کمال الملک نے خطاب کمال خان پاکر منصب وزارت سے منصوب ہوئے اُسی زمانے میں حضرت مولانا حسام الدین چشتی مانکپوری سے مولانا کالو مُرید ہوئے اور خلافت پائی اور آپ صاحب ذوق و شوق تھے حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں کہ شیخ کالو سے بزرگ و مرتاض بود قبراو در کڑہ (ضلع الہ آباد) اور کتاب اوراد مولانا کالو مشہور ہے

درین وحشت سرائے پُر شر و شور		لب خنداں ندیدم جُز لب گور

ذکر با سعادت سراپا کرامت حضرت قطب الاقطاب حضرت مولانا شیخ العباد فنا فی اللہ المخاطب بہ شیخ مخدوم بھکاری طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

جب مطلع تاریخ کے چمکتے ہوئے صفحات آیات اور شعاع روایات کو بہ نظر تسوید مسودہ ہذا کے دیکھا گیا تو ظاہر ہے کہ دسویں صدی میں حضرت قطب الاقطاب مولانا شیخ عباد اللہ

المخاطب مخدوم بھکاری و شیخ المسلۃ شیخ سعد اللہ المخاطب مخدوم سدھاری برادر حقیقی
اولاد امجاد حضرت مولانا کالو رحمۃ اللہ علیہ سے تھے جنکے اجداد کو قریب ۲۹۹ھ
عرصہ تک حکومت ماوراء النہر کی حاصل رہی اور آپ کے بزرگ ۳۹۷ھ مین
قبائل کو لے کر سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ پنجاب آئے اور سلطان کی طرف
سے اُن بزرگون کا نہایت اعزاز و اکرام ہوا تھا چنانچہ جب پنجاب پہونچے تو
غزنوی ولاوران کی جانفشانی اور اُنکے ہمراہیون کی جان نثاری سے ملک
فتح ہوا سلطان نے اُنکی خدمت سے خوش ہوکر اجازت دی کہ ملک مفتوحہ مین
جہان کی آب و ہوا خوشگوار اور مزاج کے موافق ہو وہان سکونت پذیر ہون
وہ مقام اور نیز منصب حکومت موروثی کر دیا جاوے گا لیکن ان بزرگون نے
یہ خدمت فی سبیل اللہ کی تھی اس لیے اُسکا صلہ دُنیا کے بادشاہ سے لینا پسند
نہ کیا اور تجارت کو معاش قرار دے کر ملک التجار ہوئے آپ کا کارخانہ بھی شاہانہ
تھا اور بڑے کر و فر سے رہتے تھے چنانچہ محمد ابراہیم معصوم سلسلۃ الاسلام مین
لکھتے ہین کہ ژند فقر را بر لباس ملوکی برگزیدہ بود اور آپ ہمیشہ عارفان الٰہی
کی طلب و جستجو مین رہتے تھے بیت اللہ شریف کی راہ مین آپ کو حضرت الاسلام
شیخ سلیم چشتی قدس اللہ سرہٗ و اسرارہٗ سے ملازمت حاصل ہوئی حضرت شیخ نے
ہنوز کسی کو مُرید نہین کیا تھا لیکن جب ایک جوہر قابل اُنکو نظر آیا مجبور ہوگئے
اور مُریدان شیخ کی اوّلیت کا تمغہ مخدوم بھکاری کو عطا ہوا مخدوم صاحب نے
مراتب روحانیہ بہت ہی جلد طے کیے اور شیخ الاسلام کے خلیفۂ خاص ہوئے بعد
زیارت حرمین شریفین کے حضرت شیخ نے ۹۶۲ھ مین آپ کو کوہ فتحپور سیکری کو
روانہ کیا اور آپ نے وہان پہونچکر اپنے لیے اور اپنے بھائی مخدوم سدھاری کے
لیے مکانات طیار کرائے نقل جب حضرت شیخ کعبہ سے واپس تشریف لائے

آپ نے حضرت موصوف کی دعوت فرمائی اور لذیذ کھانے قسم قسم کے طیار کرائے اور تکلف کیا حضرت شیخ حضرت مخدوم کے مکان پر تشریف لائے مخدوم صاحب ہمراہ حضرت شیخ کے تھے اور راستہ مین ایک کالبد گاے کا پڑا تھا اور اُس سے بدبو آتی تھی حضرت مخدوم نے فرمایا کہ ای گاے اس جگہ سے اُٹھ جا کہ بیرا می آید نعش گاے اُٹھی اور دور جا پڑی ؎

کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ	توہم گردن از حکم داور مپیچ

آپ کی کرامات حضرت شیخ نے معائنہ کین حضرت شیخ کی راے ہوئی کہ مخدوم صاحب کو دوسری جگہ بھیجا جاے تاکہ دور افتادگان بارگاہی اس چشمۂ فیض سے سیراب ہون لیکن مخدوم صاحب کو اُس پیر حق کی جدائی منظور نہ تھی اس لیے عرض کیا بندہ را تاب جدائی صحبت گرامی نیست واین بندہ ماموراست ہرچہ حکم شود بجا آرد یہ سنکر حضرت شیخ نے اُسوقت اس معاملہ کو رفت وگذشت کیا لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد پھر تحریک کی اور بالآخر ۹۷۳ھ کو لوازم خلافت وولایت کے ساتھ قلعہ نرور ریاست گوالیار کو روانہ کیا اور وہان بندگان خدا کو رشد و ہدایت کرتے ہوئے ۱۹ محرم ۱۰۰۱ھ کو واصل بحق ہوئے تاریخ وفات (بحر معرفت) ہے آپ کے حالات وخرق عادات لاتعد ولاتحصیٰ ہین۔ اور زبان زد عام ہین مزار آپ کا گنج بنا ہی اور بمصداق قول حضرت نظامی کیا ہندو کیا مسلمان اسوقت تک ہر ایک آپ کی زیارت سے مشرف ہوکر فیض پاتے ہین ؎ -

بیائی بیایم زگنبد فرود	درودم رسانی رسانم درود
من آیم بجان گر تو آئی بتن	مرا زندہ پندار با خویشتن

شاہان سلف سے معافی اس مزار کے متعلق ہے۔ اور خدمت افتا وقضا خاص دارالخلافت دارالنور فتحپور سیکری کی آپ کی اولاد کو نسلاً بعد نسل عطا ہوئی۔

ب کے دو صاحبزادے تھے ایک ملک العلما شیخ الشیوخ مولانا محمد صالح قادر اعظمی
کبرآبادی دوسرے زبدۃ السالکین شیخ خواجہ محمود نزوری جو قلعۂ نزور میں
پنے والد بزرگوار کے صدر نشین ہوئے اور اولاد خواجہ صاحب کی قلعۂ نزور
مگروٹی میں رہی بالفعل سرخیل قلعۂ نزور کا منشی نثار محمد قانونگوی موروثی ہے

حضرت شیخ المشائخ شیخ سعد اللہ المخاطب مخدوم بھکاری رحمۃ اللہ علیہ

پ معزز خلفائے شیخ الاسلام شیخ سلیم چشتی قدس سرہٗ سے ہیں اور اولیاء عظام
سے ہیں آپ کمالات ظاہری و باطنی کے ایک خزینہ تھے اور ہیبت و بزرگی
پ کی پیشانی سے ظاہر تھی اور آخر دم تک عشق حقیقی میں چور و نشۂ وحدت
ین مامور رہے۔ آپ کو خلافت خاص اکبرآباد کی عطا ہوئی اور وہیں ایک
عالم کو اپنے علوم ظاہری و باطنی سے فیض پہونچاتے ہوئے عالم باقی کو رحلت
فرمائی اور محلہ گھٹیا اعظم خان میں بیرون صحن مسجد تعمیر کردہ آں حضرت میں
زیارت گاہ عام ہے افضل العلما و ملک الشعرا خواجہ خضر اسرائیلی نزوری
نے آپکی تاریخ وصال مندرجۂ ذیل فرمائی ہے شیخ غفور بخش پنشنر سب انسپکٹر و حکیم
مظہر حسین مختار فوجداری و دیگر معززین محلہ شاہد ہیں کہ اسوقت تک برابر
فیض جاری ہے۔

چون شیخ سدھاری آن ولی عہد	از قید وجود خویشتن رست
الحق بوصال حق شرف یافت	مستانہ بدوست دوست پیوست
تاریخ وصال او نوشتم	از بادۂ جام وصل شد مست
	۹۹۳ھ

ملک العلما شیخ ولی اللہ اولیا آپ کے خلیفہ تھے - اور تبصرۃ الاسلام و
شمائل الرسول منظوم کلام آپ کا یادگار زمانہ ہے - آپ کے پانچ صاحبزادے تھے

مولوی شیخ احمد۔ مولوی شیخ قطب الدین۔ مولوی شیخ محمد یوسف مولوی شیخ محمد نور۔ مولوی شیخ محمد مصطفےٰ۔ چنانچہ مولوی شیخ احمد صاحب کی اولاد سے شیخ اکرام الدین وکیل ریاست قرولی تھے جنکا ذکر و فر مشہور عام ہے۔

حضرت ملک العلما افضل الفضلا شیخ الشیوخ شیخ مولنا مولوی محمد صالح قادری اعظمی اکبرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ حضرت مخدوم بہکاری کے خلف ارشد تھے قبل اس سے کہ آپ کا ذکر باسعادت لکھا جاوے ایک غزل آپ کی جو میرے جد والد ماجد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب مین درج ہے ہدیۂ ناظرین کرتا ہون۔ غزل

مشتاق آفتاب جمال محمدیم ۔۔۔ تابندۂ محمد و آل محمدیم
پروانہ وار سوختۂ آتش فراق ۔۔۔ در آرزوے شمع وصال محمدیم
صافی زلال عشق شراب محمد یست ۔۔۔ ما تشنۂ شراب زلال محمدیم
خالی شدہ تمام ز فکر و خیال خود ۔۔۔ شام و سحر بفکر و خیال محمدیم
صالح شدہ ست شیفتہ ہر کس بحال خویش ۔۔۔ خوش حال ما کہ شیفتہ حال محمدیم

آپ بارہ سال کی عمر مین واسطے تحصیل علوم صوری فتحپور سیکری سے جونپور اپنے خال مولانا عبدالمجید صاحب کے پاس گئے اُس وقت جونپور دار العلوم تھا اور پانچ سو پالکی علماء کی شام کو سیر کے لیے نکلا کرتی تھین اور آپ نے اٹھارہ سال کی عمر مین تحصیل علوم سے فاتحہ فراغ پڑھا عالم عامل فاضل کامل متقی جلیل القدر ہو کر فتحپور سیکری تشریف لائے اور حضرت شیخ الاسلام شیخ سلیم چشتی رح سے خرقۂ خلافت پایا اور جامعیت علوم و اہتمام شریعت و حفظ اسرار طریقت مین عجیب غریب شان پائی سکر و جذب و عشق و محبت و قناعت و صبر و توکل آپ کا

بے مثل تھا ہر کہ و مہ آپ سے عقیدت رکھتا تھا خانقاہ فتحپور سیکری مین ہنگامہ درس
گرم رہا اور احیاء العلوم کیا۔ اور محی طریقۂ آبائی کے رہے اور رشد وارشاد سے
اور نور باطن سے ایک عالم کو منور کیا۔ اکثر فضلائے عصر کو آپ سے تلمذ تھا رعب و
وقار آپ کا غالب تھا اُمراء و وزرا سروقد تعظیم دیتے اور علما و مشائخ سب واجب التعظیم
سمجھتے آپ کے تقدس و کمال کو جو قبولیت عام نصیب ہوئی اُسکا اندازہ اس سے
ہوسکتا ہی کہ پبلک نے ہمیشہ آپ کو (شیخ الشیوخ) کے معزز لقب سے یاد کیا۔
چار دانگ عالم مین ایسے بہت کم بزرگ ہون گے جنکو پبلک نے اس قسم کا
اعزاز دیا ہو اگرچہ مُریدا پنے پیرون کی تعریف مین شہرت کے لیے پُل باندھا
کرتے ہین لیکن حقیقی تعریف و شہرت دوام اُسی کو ہوتی ہی کہ جسکی تقدیر مین ہو
چونکہ پبلک کافی طور پر آپ کی قدر کر چکی ہے اس لیے ہم آپ کی تعریف و توصیف
کو زیادہ طول دینا پسند نہین کرتے ہین۔ شاہجہان بادشاہ نے آپ کے مصارف
کے لیے ایک معقول جاگیر دی اور آپ کی اولاد کو خطاب مخدوم زادہ کا عطا کیا
مُلّا زاہد بادشاہ نامہ مین بتذکرہ خیر و فضلا شاہجہان بادشاہ کے لکھتا ہے کہ
تذکرۃ الشعرا جس مین ہندوستان کے شاعرون کا حال اور کلام ہی اور جسکو مولانا
ابو البرکات منیر لاہوری ولد عبد الجلیل نے ۱۰۵۲ھ مین لکھا تھا اور قبل فراغت
تذکرۃ الشعرا عین جوانی مین رجب ۱۰۵۴ھ مین پیغام اجل مُلّا منیر کو آپہونچا اور
دو برس تک اُسکی تدوین و تکمیل نہین ہوئی آخر اُسکو مولانا محمد صالح نے ہی
حسن انجام کو پہونچایا اور اُسکا خطبہ نہایت شد و مد سے لکھا۔ آپ کی یادگار سے
دیباچہ و خاتمہ تذکرۃ الشعرا و بہار سخن و بادشاہنامہ ہین آپ کی تاریخ وصال
افضل الشعرا خواجہ خضر اسرائیلی زروری و مصنف خزینۃ الاصفیا وغیرہ ہم نے
لکھی ہین مگر ہم مخبر الواصلین سے چند اشعار مع تاریخ وفات نذر ناظرین کرتے ہین

کہ جس مین مصنف نے آپ کی خوبیون کی اصل تصویر دکھلائی ہے۔ وہو ہذا

شیخ ما عارف است ربّانی — از مریدان شاہ جیلانی
اوّل و آخرش ہمہ پُر نور — ظاہر و باطنش ہمہ معمور
شیخ صالح کہ راہ عرفان ست — مطلع نور چرخ فیضان ست
شیخ گنج قناعتش میخوان — گل باغ توکلش میدان
جز خدا با کسے نبودش کار — بخدا بے خدا نبودش یار
عالم و عارف خدا بودہ — تابع شرع مصطفےٰ بودہ
علم منقول و نکتۂ معقول — از برش بود با فروع و اصول
درس میگفت از براے خدا — شغل از علم بود صبح و مسا
گرد خود حلقۂ خواص و عام — جمع ہرگز نکرد از پے نام
تابع شرع بود در ہمہ حال — قال او بود حال حالش قال
نشستے براے خواہش زر — بر در اغنیا چو حلقۂ در
نہ برآورد بہر شہرت عام — ہمچو عنقا بگوشہ گیری نام
نہ بتزویر فخر شیخی داشت — نہ لباس ہزار میخی داشت
درمیان خلائق پُر زیب — ہرگز او را نبود بہر فریب
شیخ ما مظہر کمالات ست — صاحب کشف و ہم کرامات ست
گر زبانم یکے ہزار شود — ہر ہزارش سخن گذار شود
شکر او را شمار نتوان کرد — بلکہ یک از ہزار نتوان کرد
صرف و نحو و حدیث و فقہ اصول — علم معقول و ہیئت و منقول
جبر و تقسیم و فن نیرنجات — طب و تشریح و نبض و قارورات
نسخ و تعلیق و ثلث و نسخ دگر — خط کوفی و ہم خط احمر

مهر را یافتم بخدمت او — شهر من زیمن همت او

اورا رهنما بمعنی شد — پایه ام فوق عرش اعلی شد

ظلمت من ازو منور شد — مس من زو طلای احمر شد

حاجت من بکس نماند جز او — هیچ دیگر هوس نماند ازو

گفتمش وسبدم نفس بنفس — انت لی لیس ما سواک هوس

هر کرا مرشد انچنین باشد — گر کند فخر جای این باشد

شکر و احسان او نهان نکنم — کافرم گر چنین بیان نکنم

وصف او برترست از تحریر — مدحش افزون ترست از تقریر

زین جهان رفت با نکونامی — قدس الله سره السامی

ماه ذیقعده بود سیزدهم — که بآدینه شد بچرخ نهم

عقل تاریخ نقل آن مسعود — زد رقم اهل فیض صالح بود

سال نقلش بری صدق و ثواب — شد رقم بود افضل الاقطاب

مرقد او که جای ارشاد ست — خاص در شهر اکبرآباد ست

مرقد او زبهشته خاک ست — گنبدش نو بحرم افلاک ست

حضرت ضیاء السلطنۃ

شاہ بیگم خانم ملقب بلقب ضیاء السلطنۃ منکوحہ حضرت خاقانی کی تھین- اور آپ کی والدہ ماجدہ معزز خاندان بنی اسرائیل سے تھین مہد علیا نے اُن کو پرورش کیا تھا وفات مہد علیا کے بعد کل جواہرات و اسباب تجمل ضیاء السلطنۃ کو ملا تھا آپ کا تمام کارخانہ (طویلہ فراش خانہ وغیرہ) دہلی دائرۂ حرم خانہ سے علیحدہ تھا معزز معزز اشخاص آپ کی سرکار مین نوکر تھے منجملہ اُنکے شعبان علیخان

آپ کا وزیر تھا۔ اور سرداروں مین نہایت معزز تھا خاقانی
قابلیت کلام کی وجہ سے آپ کی بیحد عزّت کرتا تھا الا سماء تتنز
لقب اُسکا اُسکی حسن لیاقت کا بینظیر ایک نمونہ ہے خط نسخ
قرآن مجید و کُتب ادعیہ و زیارات کے متعدد نسخے اِسنے اپنے
ولیعہد مرحوم نے اِسکی شان مین لکھا تھا

اے ضیاء السلطنہ روحی فداک		صد گریبان کردم از

خاقان مرحوم فرماتے ہین۔

نور چشم من ضیاء السلطنہ		یکشبہ ہجرِ تو بر ما

شاہزادہ وقت اُس سے قرض لیتے تھے جو اشعار و قصائد خاقان
ملاحظے کے لیے لکھے جاتے تھے اُنکو یہ ہی سُناتی تھی اگرچہ آپ
شفاعت بے شبہہ قابل قبول تھی مگر یہ بمقتضائے احتیاط کبھی کسی
نہین کرتی تھی سینتیس ۳۷ سال کی سن ہین بعد وفات خاقان کے
وزیر خارجہ کے ساتھ اُسنے اپنی شادی کی جس رات وہ حرم
رخصت ہوتی تھی شاہنشاہ مرحوم محمد شاہ رخصت کرنے آئے
وزیر خارجہ کے مکان تک اظہار احترام کے لیے اُسکے ساتھ سا
جسوقت کہ مرحوم حاجی میرزا آقاسی و میر مہدی امام جمعہ عقد نکاح
آئے تھے تو خود ضیاء السلطنہ نے پردے مین سے اُن کی
حاجی میرزا سے یہ بھی کہا تھا کہ چونکہ تم کو عرفان کا دعوے
میرزا مسعود کی طرف سے وکیل بنکر آئے ہو لہذا میرے
نصر اللہ صدر الملک ہون گے جو سالک طریقت ہین۔ صاح
اشعار لطیف کہتی تھی۔

انتخاب مردم شماری شیوخ بنی اسرائیل بابت سنہ ۱۸۹۱ء بابت ممالک متحدہ آگرہ واودھ وریاست رامپور علاوہ دیگر اضلاع وریاستہائے

ضلع	مرد	عورت	میزان		نام قسمت
			مرد	عورت	
آگرہ	۱۶	۱۶	۰	۰	
اٹاوہ	۷	۸	۰	۰	
متھرا	۱۷	۱۳	۰	۰	
ایٹہ	۶۷۵	۶۳۶	۰	۰	
مین پوری	۱۰	۱	۰	۰	
فرخ آباد	۱۲	۱۰	۰	۰	
میزان	۰	۰	۷۳۷	۶۸۴	قسمت آگرہ
بلندشہر	۶۲	۵۳	۰	۰	
دیرہ دون	۲۵	۱۷	۰	۰	
سہارنپور	۴۴	۳۴	۰	۰	
مظفرنگر	۱۷	۱۰	۰	۰	
میرٹھ	۳۴	۵۵	۰	۰	
علیگڈھ	۱۳۴	۱۰۷	۰	۰	
میزان	۰	۰	۳۱۶	۲۶۶	قسمت میرٹھ
باندا	۷۰	۵۴	۰	۰	

ضلع	مرد	عورت	میزان مرد	میزان عورت	نام قسمت
ہمیرپور	۱۱۱۱	۱۲۶۰	۰	۰	
جھانسی	۷	۱۱	۰	۰	
میزان	۰	۰	۱۱۸۸	۱۳۳۵	قسمت الہ آباد
بریلی	۹۴۰	۱۱۹۹	۰	۰	
بجنور	۷۷	۱۱۰	۰	۰	
بدایون	۵۰۸	۳۱۵	۰	۰	
مرادآباد	۶۳۶	۶۱۷	۰	۰	
شاہجہانپور	۶۸	۶۰	۰	۰	
پیلی بھیت	۴۵	۱۷	۰	۰	
میزان	۰	۰	۲۲۷۴	۲۳۲۸	قسمت روہیلکھنڈ
بلیا	۰	۱۸ نفر	۰	۱۸	قسمت بنارس
گورکھپور	۵	۴۱۵	۰	۰	
بستی	۲۵۰	۲۹۳	۰	۰	
میزان	۰	۰	۲۵۵	۷۰۸	قسمت گورکھپور
میزان کل ممالک متحدہ آگرہ			۴۷۷۰	۵۳۲۹	
اوناو	۱۰	۱	۰	۰	
سیتاپور	۱	۰	۰	۰	
ہردوئی	۱۳	۰	۰	۰	
کھیری	۰	۲	۰	۰	
میزان	۰	۰	۲۳	۳	قسمت لکھنؤ

ضلع	مرد	عورت	میزان مرد	میزان عورت	نام قسمت
گونڈہ	۲۱	۹	۰	۰	
بہرائچ	۳	۲	۰	۰	
پرتاب گڈھ	۱۱۵	۹۹	۰	۰	
بارہ بنکی	۳۹	۵۴	۰	۰	
میزان	۰	۰	۱۶۸	۱۶۴	قسمت فیض آباد
میزان کل اودھ		۰	۲۰۱	۱۶۷	
ریاست رام پور	۳	۱	۳	۱	ریاست رام پور
میزان کل ممالک متحدہ آگرہ و اودھ و ریاست رام پور			۴۹۶۴	۵۴۹۶	

حضرت موسی بن یہود ابن حضرت یعقوب اسرائیل علیہم الصلوۃ والسلام

اور یہ امر بھی قابل نگارش ہے کہ عرب کا قاعدہ ہے کہ جو شخص کثیر الاولاد یا کثیر المال ہو یا عمر میں زیادہ ہو یا اولاد انبیا علیہم السلام سے ہو اسکو ازراہ بزرگی شیخ کہتے ہیں چنانچہ جملہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام و نیز پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے شیخ مشہور تھے بوقت خطاب سید المرسلین بحکم خدا تعالی آپ اور اولاد سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہم السلام کی سید مشہور عالم ہوئے بقیہ اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہنوز شیخ علوی مشہور عام ہیں اور قوم افغان بھی اپنے کو بنی اسرائیل کہتے ہیں وجہ یہ ہو کہ شنسب جو غور کا امیر تھا وہ بمعیت قیس عبد الرشید بزمانہ خلافت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ آستانہ خلافت پر حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا اور شنسب نے فرمان امارت غور کا حاصل کیا اسی وجہ سے

شنسبی اور قیسی کا مرتبہ برابر ہے جو باہم برادریا بنی عم تھے۔ بنیامین جو جبل غور سے زمین قندھار و کابل تا حدود کوہ خیبر و پنجاب و سندھ و بعض بلاد شنسبیہ مین پھیلتے رہے شنسب کی اولاد مین مدت مدید تک نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ جبال غور کی حکومت رہی۔ ابدالی۔ دُرّانی۔ ورخیل۔ ادیچی۔ ترین۔ زیرک زئی۔ لیانہ۔ عثمان زئی۔ اتازئی۔ اُتمان زئی۔ کنازئی۔ طاہران لودی۔ لوہانی۔ نیازئی۔ آفریدی۔ بہلول زئی۔ یعقوب زئی۔ یوسف زئی۔ سیدزئی۔ وغیرہ وغیرہ ایک سو ستانوے خیل افغانان قرار پائے ہین جنکے شجرے تزک شاہجہانی ارمغان افغانی مین بہ تفصیل دیے گئے ہین۔ اہل تاریخ کا نسبت نسب آبائی قیس عبدالرشید کے اجماع ہی کہ حضرت بنیامین تک پہونچتا ہے۔ مگر کوئی نسب نامہ کسی تاریخ مین نظر سے نہین گذرا اور لقب افغان مین بہت اختلاف ہی مگر مولوی عبدالکریم علوی تاریخ احمدی مین لکھتے ہین کہ قیس عبدالرشید کہ مورث افغانان کا ہے نسب اُسکا بواسطۂ چونتیس [۳۴] افغنہ تک پہونچتا ہے اور نسب نامہ اُسکا حسب ذیل ہے واللہ اعلم بالصواب ممکن ہی کہ نسب شنسبی کا تا حضرت بنیامین پہونچتا ہو۔ قیس عبدالرشید بن وجیہ۔ بن فیض۔ بن عقص۔ بن سلون۔ بن غنشیہ۔ بن نعیم۔ بن مرہ۔ بن جلیدر۔ بن اسکندر۔ بن زنان۔ بن عیسن۔ بن بہلول۔ بن مسلم۔ بن صلاح۔ بن قارود۔ بن کرم۔ بن عمال۔ بن صدیقہ۔ بن معال۔ بن قس۔ بن علیم۔ بن اسموئیل۔ بن ہارون بن قمرود۔ بن الیسیٰ۔ بن خہیت۔ بن طلل۔ بن لوی۔ بن عامیل۔ بن غارخ بن ارہ دزند۔ بن متندل۔ بن مسلم۔ بن افغنہ۔ بن ارمیان۔ بن ساروں الملقب بملک بن طالوت۔ بن قیص۔ بن غنشیہ۔ بن عیص۔ بن رؤیل۔ بن یہودا بن حضرت یعقوب اسرائیل علیہ السلام۔ چنانچہ ۶۶ھ سے ۹۶ ہجری تک

گیارہ پادشاہ خاص ہندوستان مین تخت دہلی پر حسب ذیل حکمران رہے۔

سنہ جلوس	نام بادشاہان ہند
۶۸۷	جلال الدین فیروز شاہ خلجی
۶۹۵	علاؤ الدین غوری
۷۱۶	شہاب الدین
۷۱۶	قطب الدین مبارک
۸۵۵	بہلول خان لودی
۸۹۴	نظام خان سلطان سکندر
۹۲۲	ابراہیم خان
۹۴۷	شیر شاہ سور
۹۶۰	سلیم شاہ
۹۶۰	مبارز خان پسر نظام خان
۹۶۰	فیروز خان محمد شاہ عادل ولد سلیم خان

اور بعد سلطنت انگریزی زمانہ اجارہ کمپنی بہادر نواب سہارنپور و مالوہ و فرخ آباد و نواب ہاے روہیلکھنڈ و نواب کرنول دکھن قوم افغان صاحب ملک تھے اور بعد شہنشاہ معظم یعنی ایڈورڈ ہفتم ہندوستان حسب ذیل چند صاحب ملک ہین۔

جناب[۱] سراج الملتہ والدین ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان خلف الصدق حضرت ضیاء الملتہ والدین امیر عبد الرحمن خان والی مملکت خداداد افغانستان و ترکستان۔

جنابہ[۲] ملکہ سلطان جہان بیگم باالقابہا والیہ ریاست بھوپال۔

جناب[۳] نواب بہادر خان صاحب ریاست جوناگڈھ کاٹھیاوار۔

جناب[۴] نواب محمد حامد علیخان صاحب ریاست رامپور روہیلکھنڈ۔

جناب[۵] نواب محمد ابراہیم علیخانصاحب ریاست ٹونک دیوالی راجپوتانہ۔

جناب[۶] نواب محمد اسمٰعیل خان صاحب ریاست جاؤرہ مالوہ۔

جناب[۷] دیوان شیر محمد خان صاحب ریاست پالن بمبئی۔

جناب[۸] نواب جعفر علیخان صاحب ریاست کھمبی بمبئی۔

جناب[۹] نواب صاحب بہاور ریاست نیر پور سندھ۔

جناب نواب محمد ابراہیم علی خان صاحب مالیرکوٹلہ پنجاب۔
جناب نواب محمد حسین خان صاحب ریاست باؤنی بوندیل کھنڈ۔
جناب نواب محمد منور علی خان صاحب ریاست کوروائی۔
(زیادہ تر فہرست ۱۹۳۲ء سے مدد لی گئی ہے)۔

واللہ عالم الغیب والشھادۃ وھوالرحمن الرحیم وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

تقریظ از مولانا حافظ ابوالفرح محمد عبدالحمید صاحب بانی پتی مہتمم وبانی قیصری یتیم خانہ آگرہ صاحب تصانیف وتالیفات کثیرہ

خدا کی حمد اور اس کے صادق رسول کی صفت وثنا کا دائرہ پرکار امکان سے مرتسم ہونا اسی قدر محالات عقلیہ سے ہے کہ جیسے موضوعات الفاظ کی جدائی اپنے معانی سے اور حرکت فلک افلاک سے۔ اس ہیچمدان کا علم اور اس کی معلومات کا اندازہ لا احصی ثناءک کما اثنیت علی نفسک کی حد پر منتہی ہوکر عرض سا ہے کہ میرے عزیز محمد منظور الدین ابن محب بے ریا مولوی محمد ظفر الدین صاحب ابن مکرمی مولوی محمد صلح الدین صاحب رئیس ابن رئیس اکبرآبادی نے جو کتاب ارمغان اسرائیل اپنی سعی کاملہ سے ایسے وقت میں جبکہ صدہا قسم کی تاریخ وغیرہ تصنیف ہوچکی ہیں ایک عمدہ اور نادر تاریخ انبیاء کی تالیف کی یہ امداد غیبی ہے۔ اور مجھ ہیچمدان نے بعض اوقات ملاقات میں اسکے با معان نظر و فرصت قلیل بعض بعض مقامات دیکھے درحقیقت مولف سلمہ نے نہایت عرق ریزی و جانفشانی بقدر امکان بشری اور نہایت محنت اور تلاش کے ساتھ کتاب موصوف کو تالیف کیا ہے خداوند عالم مؤلف کی کوشش مشکور فرما کر ذریعہ یادگار دونوں عالم بناوے آمین۔ میں بغرض اس رسالہ مؤلفہ کی نسبت اتنا لکھنا کافی خیال کرتا ہوں۔

الحق لا یتجاوز عن ہٰذہ الرسالۃ فماذا بعد الحق الا الضلال

تقریظ از جناب منشی شیخ وحید الدین صاحب متوطن اٹاوہ

یہ امر محتاج بیان نہیں ہے کہ کسی کام کی اصلاح جب تک اُسکے لیے ایک باضابطہ ہدایت نہو بہت مشکل ہے فی زماننا چونکہ ہدایت اور ہادیوں کا سلسلہ اسلام کے لیے ختم رسالت کے ساتھ ختم ہو گیا ہے اور بزرگان دین نے بھی کنج لحد مین گوشۂ عافیت اختیار کر لیا ہمارے راستے پر سے آفتاب اور ماہتاب کا پرتو جہالت کے بادلون نے رُوک دیا لہٰذا ضرورت ہے کہ بجائے قدرتی روشنی کے مشعل سے کام نکالا جاے یعنی ہم اپنے انبیاء اور بزرگانِ دین کے حالات کو یاد کر کے اپنے اخلاق کی درستی کی کوشش کرین کیونکہ موجودہ زمانے مین جب تک ہم کو (درحالیکہ خود درستی اخلاق کی قابلیت بے انتہا غفلتون سے نہین رہی ہے) اخلاق حمیدہ کی نظیرین نملین گی ہمارے دماغ مین خیال مین دل مین ذہن مین وہ باتین پیدا نہین ہو سکتی ہین جو ہماری اصلاح کا باعث ہون چونکہ انبیاء علیہم السّلام خلاصہ اور پیشواے عالم ہوئے ہین اُنکے اخلاق سے بہتر ہم کو کوئی نظیر نہین مل سکتی لہٰذا بہت ضرورت ہے کہ ہم اپنے پیشواؤن کے حالات کو معلوم کرین اِسوقت مین ایسی کتابون کی بہت ضرورت ہے جن مین انبیا علیہم السّلام کے تذکرے اور اصحاب بزرگانِ دین کے حالات درج ہون چنانچہ ہمدردان قوم اِس کام کو کر رہے ہین اِسی طرح ہمارے محسن قابل مؤلف نے اِس رسالے کی ترتیب مین اپنا بیش بہا وقت جو نہایت عدیم الفرصتی کے ساتھ ہو صرف کر کے قوم پر بہت احسان کیا ہے کیونکہ تواریخ کا مرتب کرنا کوئی سہل الوصول امر نہین ہے اور وہ بھی ایسی تواریخ جسکے لیے کتب زمانہ سلف سے احتیاط کے ساتھ استنباط کرنا

والد ماجد نے تجویز کیا وہ منظور الدین تاریخی نام تھا۔ ہنوز آپ کی عمر پانچ
سال کی نہین ہوئی تھی کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے ۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۶ھ
بمقام آگرہ انتقال کیا۔ اور آپ اپنے جدماجد حضرت مولوی محمد اصلح الدین
صاحب طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ تحصیلدار کی پرورش و تربیت مین رہے
اور ساری عمر حضرت موصوف کے ساتھ ہی گذاری۔ اور آپ کے دادا نے
بھی سارا لاڈ آپ پر ختم کردیا آپ وجیہ و خوبصورت تھے گو برخلاف اپنے
اجداد کے لاغر اندام تھے مگر ہمت عالی تھی آخر ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ھ
کو آپ کے جدامجد نے بعارضۂ فالج بمقام علیگڈھ رحلت فرمائی اور اُسکے
پانچ ہی سال بعد مؤلف نے ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۵ھ بعارضۂ سل بمقام
اٹاوہ انتقال کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ وَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ۝
آپ نے دو صاحبزادے احمد الدین و ظفر عالم اور یہ کتاب باقیات الصالحات
مین چھوڑی۔ مرحوم نے اس کتاب کا دوسرا حصہ موسومہ جواہر اسرائیل بھی
لکھا ہے اور اُس مین اپنی تحقیقات کامل کا ثبوت دیا ہے اگر ناظرین کتاب
ہذا سے سَنَد درخواستین واسطے طبع جواہر اسرائیل کے مطبع رزاقی کانپور مین آوینگی
تو وہ حصہ بھی یہ مطبع طبع کردے گا پہلے ایک ہزار جلد اس کتاب کی شائع ہوچکی
ہی اور مزید خواستگاری اسکی تھی اس لیے باجازت وبعد تصحیح و درستی وکسیقدر
اضافہ جواہر اسرائیل سے کرکے مکرر طبع کیجاتی ہی کہ قند مکرر کا لطف ناظرین
حاصل فرماوین اور اب مین اس دعا پر اسکو مختصر کرتا ہون کہ حق سبحانہ تعالے
اس کتاب کے تالیف وسعی کرنے والون کو حسن ثواب عطا فرمائے اور اس
خاندان کے اعزاز کو دوبالا مرتبہ و حسن عاقبت مرحمت فرمائے آمین ثم آمین۔
ہم اس موقع پر حضرات ذیل کا بھی شکریہ ادا کیے بغیر نہ رہینگے کہ جنھون نے

اپنی بیش قیمت رائے سے اِس کتاب کو عزت بخشی۔
اڈیٹر صاحب شحنہ وطوطی ہند میرٹھ ۳ ستمبر ۱۹۰۳ء۔ آگرہ اخبار ۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء
میاں جی جہانگیر خان شکوہ آبادی ذریعۂ مفید عام آگرہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء۔
اودھ پنچ و آزاد لکھنؤ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۳ء۔ ایڈورڈ گزٹ شاہجہانپور ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء
تالیف و اشاعت لاہور ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۳ء۔ البشیر اٹاوہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۳ء
پیسہ اخبار لاہور ۲ اپریل ۱۹۰۴ء مولوی علی بشیر صاحب محاسب خزانۂ دفتر خاص
حضور نظام دکھن خلد اللہ ملکہ۔

تاریخہاے وفات مؤلف وجد امجد مؤلف

قطعہ تاریخ مرتبہ مولوی عبد السلام صاحب متخلص عالی کولوی وسابق منصرم بندوبست ضلع آگرہ یکی از اعزۂ مرحوم

اصلح الدین رفت از بزم ارفنا سوے بقا
در نسب عالی حسب الاعداش آفرید
در حیات خود بعز و جاہ ماند آن پاکباز
از صفات بیحسابش نطق را یارا کجا
کردہ قصد خلد بعد از شصت و ہشتم سالگی
ہیچو معنی در تہ الفاظ قالب در زمین
چون ظفر تاریخ فوت حضرت مرحوم خواست

از بنی یعقوب بود آن صاحب عزّ و وقار
یوسفی و قادری ہم بود آن عالی تبار
با مکارم ہم سرشتہ دار و ہم تحصیلدار
ہرچہ آرد در کتابت یک نباشد از ہزار
بود تاریخ ششم از ماہ رمضان در شمار
شد نہان نقش لبیک انوار فضائل آشکار
گفت عالی۔ باد بیجد ابر رحمت بر مزار
۱۳۲۰ھ

تاریخ رحلت مؤلف از جناب منشی علیم الدین علیم سرشتہ دار رزیڈنسی ریاست جے پور

در رحلت جان گزاے منظور الدین	گو یہ ہمہ خلق ہاے منظور الدین
در گوش علیم ہاتف غیب بگفت	تاریخش وائے وائے منظور الدین ۱۳۲۵ھ

قطعۂ ثانی از محمد مظفر الدین اکبرآبادی برادر خورد حقیقی مؤلف

آہ منظور الدین ز دنیا رفت	با خدا بود مرد حق آگہ
گفت مظفر بگوش من ہاتف	سال تاریخ گفت یغفر لہ ۱۳۲۵ھ

قطعۂ ثانی از منشی محمد راضی صاحب راضی مارہروی مختار عدالت فوجداری ضلع اٹاوہ

[illegible] مرنے والے	کہ تیری جوانی کا کیا رنج و غم ہے
[illegible] تیری صورت	تجھے جسنے دیکھا ہو وہ چشم نم ہے
[illegible] سال [illegible] تھا	جوانی میں تیرا یہ مرنا ستم ہے
[illegible] کیوں منہ کو موڑا	خوش آیا تجھے کیوں یہ ملک عدم ہے
اری موت تونے کسی کو نہ چھوڑا	کہاں جم ہی باقی کہاں جام جم ہے
کہاں ہے سکندر کہاں ہے وہ دارا	کہاں ہے وہ شوکت کہاں وہ حشم ہے
طفیل محمد اسے بخش یارب	کہ تیرا اس امت پہ ہردم کرم ہے
جو خیر الوریٰ ہے پیمبر ہمارا	تو امت بھی اسکی یہ خیر الامم ہے
پئے سال رحلت ندا آئی راضی	دیا آج گھر رے ریاض ارم ۱۳۲۵ھ

خاتمۃ الطبع الحمد للہ کہ کتاب ہذا حسب اجازت جناب مؤلف صاحب و حسب فرمایش جناب مستطاب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۵۰) و مالک مطابع مجیدی و زراقی باہتمام محمد غنی احمد ابن حاجی محمد عبد الصمد صاحب ماہ محرم ۱۳۲۵ھ کو مطبع زراقی سے طبع ہو کر شائع ہوئی

خلاصۃ التفاسیر خدا کے فضل سے مسلمانوں کے بچے قرآن شریف تو بخوبی پڑھ لیتے ہیں مگر بسبب ناواقفیت زبان عربی
اسکے مطالب سے بے بہرہ رہتے ہیں اور ہر ایک کا کام نہیں کہ پوری تحصیل عربی کی کرکے بخوبی سمجھنے کی لیاقت پیدا کرے اور
قرآن مجید کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اسی پر نظر کرکے علما نے اردو مین ترجمہ کرنا اور تفسیر لکھنا شروع کیا جسقدر تفسیرین اسوقت
تک تالیف ہوئی ہین اُن سب مین بہتر خلاصۃ التفاسیر ہے۔ اسکی خوبی اسکے نام سے ظاہر ہے کہ تمام معتبر عربی و فارسی تفسیرونکا خلاصہ
ہے ہر آیت کے ساتھ اسکا ترجمہ ہے بعد اُسکے شان نزول الفاظ عربی کی تحقیق سورتون کے صحیح احادیث سے فضائل فقہ کے مسائل
آیت کے مناسب حدیثین جو مضمون جس تفسیر سے نقل کیا گیا اُسکا حوالہ بھی لکھدیا ہے۔ یہ کتاب دو ہزار چھ سو صفحات سے
کچھ زائد پر ختم ہوئی ہے بہت مبسوط ہے چار جلدون مین ہے قیمت دس روپیہ عـــه

تفسیر موضح القرآن اردو تفسیر مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی۔ یہ تفسیر مولانا نے اپنے والد ماجد مولانا شاہ ولی اللہ صاحب
کے فارسی ترجمے کے بعد ۱۲۰۵ھ مین لکھی ہے ترتیب یہ رکھی ہے کہ اول ایک آیت لکھکر پھر اُسکے معنی بہت صاف صاف
لفظون مین لکھے ہین معنی کے لحاظ سے عالمون کو اور مطالب کی غرض سے واعظون کم استعداد والونکو اس تفسیر کا دیکھنا
نہایت ہی مناسب ہے اور عورتون کے لیے سب سے زیادہ مفید ہے قیمت تین روپیہ سے ؍

سراج مبین یہ سورہ یٰسین شریف کی مکمل اردو تفسیر ہے کاغذ چکنا گندہ۔ قیمت پانچ آنہ ۵ ؍

عمدہ لغات قرآن۔ قرآن شریف کی پوری لغت جسکا نام تاریخی "عمدہ لغات قرآن" ہے درحقیقت اسم بامسمّٰی ہے
آج تک ایسی لغت نہین چھپی تھی اسمین ہر لفظ بخط عربی اور کریم اللغات کی ترتیب پر سرکالم سے شروع ہوا ہے تاکہ تلاش مین
دیر اور دقت نہو ہر لفظ کے معنی اردو مین لکھے ہین تاکہ کم علم بھی بآسانی سمجھ لین۔ یہ لغت پورے قرآن شریف کی ہے
چھوٹا بڑا کوئی لفظ چھوڑا نہین گیا۔ اس عمدہ لغات قرآن کی ایک ایک جلد ہر مسلمان کو ضرور رکھنا چاہیے قیمت چھ آنہ ۶؍

تذکرۃ الاولیا اردو شائقین تذکرۃ الاولیاے کرام کی مدت سے تمنا تھی کہ تذکرۃ الاولیا فارسی کا (جو حضرت شاہ فریدالدین
عطار قدس سرہ العزیز کی تصنیف سے ہے) ترجمہ زبان سلیس عام فہم مین ہوجاوے کہ اس زمانے مین فارسی جاننے
والے بہت کم ہین اگرچہ اسکا ترجمہ دیگر مطابع مین بھی طبع ہوا تھا لیکن بسبب غیر محاورہ ہونے کے عام پسند نہ تھا
اسلیے از سر نو اسکا نہایت صحیح عام فہم سلیس ترجمہ کراکر خاص انتظام سے چھپوایا ہے قیمت صرف ایکروپیہ بارہ آنہ عــه

ترجمہ مجموعہ فتاوای عزیزی اردو مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے نام سے کون ہندوستان کا مسلمان ہے جو واقف
نہین سچ پوچھیے تو ہندوستان کے جس گوشہ مین علم کا چرچا ہے وہ سب اسی خاندان کا فیض ہے اس خاندان کے سب سے
زیادہ روشن چراغ حضرت خاتم المحدثین سراج المفسرین تاج المحققین والمدققین مولانا شاہ محمد عبد العزیز صاحب قدس سرہ
کے نام نامی سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ واقف ہے یون تو شاہ صاحب کی ہر کتاب جواہر سے تولنے کے قابل ہے۔ مگر اس فتاوے
کی قدر و مقبولیت اسقدر ہے کہ اور فتاوے اسکا مقابلہ نہین کرسکتے۔ لہذا احقر نے اسکا ترجمہ اردو کی بامحاورہ زبان
مین کرایا ترجمہ بہت سلیس ہے اور نہایت اہتمام سے عمدہ سفید چکنے کاغذ پر بخط واضح چھپوایا ہے کتاب دو جلدون پر ختم ہوئی ہے قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ